انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ﷺ

مسلسل اشاعت کے ۴۶ سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ ۱۲ جلد ۱۲

ذوالحج ۱۴۲۹ھ دسمبر 2008ء

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

عالمِ حیوانات اور عقیدۂ ختمِ نبوت

عقیدۂ ختمِ نبوت اور فتنۂ قادیانیت

۲۷ ویں آل پاکستان ختمِ نبوت کانفرنس

گستاخ کا انجام

www.khatm-e-nubuwwat.com www.lolaak.clickhere2.net www.laulak.info

ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ: ۷ ● جلد: ۱۲

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

نگرانِ اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا غلام رسول دینپوری

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفےٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفےٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالستار حیدری	مولانا عبدالحکیم نعمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4583486-4514122

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

قاری محمد اسماعیلؒ کا المناک سانحہ قتل	ادارہ	3
عید قربان اور اس کی کھالوں کا بہترین مصرف	؍؍	4

مقالات ومضامین

حضرت عثمان ذوالنورینؓ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	5
عالم حیوانات اور عقیدۂ ختم نبوت	مولانا محمد اکرم طوفانی	11
۲۷ویں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس	مولانا سعید احمد جلالپوری	14
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا آنکھوں دیکھا حال	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	19
گستاخ کا انجام	بنت آمنہ	23

ردقادیانیت

قادیانیوں کے ساتھ مناظرہ	مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ	25
عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت	مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ	28

متفرقات

حیات فیضؒ	مولانا خدا بخش ملتانی	34
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں علمائے کرام کے بیانات	مولانا عبدالحکیم نعمانی	40
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	48
تبصرہ کتب	مولانا غلام رسول دین پوری	51

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

قاری محمد اسماعیلؒ کا المناک سانحہ قتل!

۴؍نومبر ساڑھے سات بجے شب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گنجیال، قائد آباد کے امیر قاری محمد اسماعیلؒ کو جوہر آباد میں موٹر سائیکل سوار دو نوجوانوں نے فائر مار کر شہید کر دیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم صالح، نیک سیرت، نیک صورت انسان تھے۔ بیعت واصلاح کا تعلق خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے تھا اور مجلس کے مقامی یونٹ کے امیر تھے۔ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ اور ردقادیانیت کے تعاقب میں مصروف رہتے۔ ایک عالم دین اور قاری قرآن کا قتل ناحق انتظامیہ کے چہرہ پر بدنما داغ ہے۔ بدقسمتی سے پولیس کے ضلعی سربراہ ''ابوبکر خدا بخش نتھوکا'' کا تعلق بھی قادیانی سازشی گروہ سے ہے۔ خیر سے موصوف جب سے ضلع خوشاب کے ڈی۔ پی۔ او کی حیثیت سے متعین ہوئے ہیں۔ قادیانی گروہ کی تبلیغی، ارتدادی اور تخریب کارانہ سرگرمیاں عروج پر ہیں۔

قبل ازیں خوشاب کے علاقہ چک نمبر ۴۰ ڈی بی سے تعلق رکھنے والے بچے آپس میں کھیل رہے تھے۔ دوران کھیل لڑ پڑے۔ قادیانی بچہ اپنے باپ کو بلا کر آیا۔ قادیانی ملعون نے آؤ دیکھا نہ تاؤ مسلمان بچے عبدالرحمان کو اٹھا کر دیوار کے ساتھ دے مارا۔ شہید کئی بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا۔ اس المناک سانحہ کے زخم ابھی تک مندمل نہیں ہوئے تھے کہ قاری محمد اسماعیلؒ کو شہید کر دیا گیا۔ قاری صاحب کا قتل ایک سوچی سمجھی سکیم کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ تاکہ ملک عزیز کو بدامنی میں دھکیل دیا جائے۔

تبلیغی مرکز کے مہتمم مولانا عبدالجبار کی درخواست پر ایف۔ آئی۔ آر درج کی گئی۔ متعلقہ ڈی۔ ایس۔ پی اور ڈی۔ پی۔ او سے شہید کے ورثا اور علماء کرام پر مشتمل کئی وفود ملے اور قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ پولیس افسران روایتی لیت ولعل سے کام لیتے ہوئے کہتے ہیں۔ تفتیش کر رہے ہیں، لگے ہوئے ہیں، چھاپے مارے جارہے ہیں۔ قاتلوں کے قریب پہنچنے والے ہیں، عنقریب اہل علاقہ خوشخبری سنیں گے، قاتل قانون کے آہنی پنجوں سے نہیں بچ سکتے۔ سوال یہ ہے کہ اتنی ایجنسیاں اور تفتیشی ادارے موجود ہیں۔ قدم قدم پر ایجنسیوں کے ملازم اور کارکن موجود ہیں۔ یہ ادارے آخر کس مرض کا علاج ہیں۔ جن پر قوم کا معتدبہ بجٹ خرچ ہو رہا ہے۔ خادم اعلیٰ پنجاب جناب میاں شہباز شریف ذاتی طور پر کیس میں دلچسپی لیں اور قاتلوں کی گرفتاری تک چین سے نہ بیٹھیں۔

خوشاب ضلع کے علماء کرام اور دینی کارکن تشویش میں مبتلا ہیں اور ان کی تشویش کو دور کیا جائے اور قاتلوں کو قانون کے آہنی شکنجہ کے سپرد کیا جائے۔ اگر قاتل گرفتار نہیں ہوتے اور پولیس اپنی روایتی لیت ولعل سے کام لیتی ہے تو یہ مسئلہ گھمبیر شکل اختیار کر سکتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شہید کے غم میں برابر کی شریک ہے اور مرکزی، صوبائی، ضلعی اور مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کرتی ہے کہ شہید کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔ اگر قاتل گرفتار نہیں ہوئے تو علماء کرام یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہوں گے کہ یہ سب کچھ ڈی۔ پی۔ او نقو کا کی شہ پر ہو رہا ہے اور نقو کا صاحب اس جرم میں برابر کے شریک ہیں۔ انہیں ڈی۔ پی۔ او کے عہدہ سے برطرف کر کے شامل تفتیش کیا جائے۔

عید قربان اور اس کی کھالوں کا بہترین مصرف

عیدالاضحیٰ کی آمد آمد ہے۔ مسلمانان عالم عیدالاضحیٰ کے ایام میں اللہ تعالیٰ کے حضور جانوروں کی قربانی پیش کریں گے۔ جانور کی قربانی جان کی قربانی کا عوض ہے۔ قربانی سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی قربانی کی یاد کے طور پر منائی جاتی ہے۔

چنانچہ احادیث میں آتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے رحمت دو عالم ﷺ سے سوال کیا کہ: ’’ماھذا الاضاحی یا رسول اللہ ‘‘اے اللہ کے رسول ﷺ یہ قربانی کیا ہے۔ فرمایا: ’’سنۃ ابیکم ابراھیم ‘‘تمہارے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے کہ انہوں نے اپنے ایک خواب کی بنیاد پر اپنے اکلوتے فرزندار جمند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کے لئے ان کے نرم و نازک گلا پر چھری چلادی تو اللہ پاک نے ان کی اس قربانی کے بدلہ میں جنت سے مینڈھا بھیج دیا۔ جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قائم مقام ذبح ہو گیا تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ’’فما لنا فیھا یا رسول اللہ ‘‘یعنی ہمیں قربانی کرنے کا کیا فائدہ ہوگا۔ فرمایا: ’’بکل شعرۃ حسنۃ ‘‘اللہ پاک جانور کے ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی عطاء فرمائیں گے۔ قربانی مستقل بالذات عبادت ہے۔ جس کا کوئی بدل نہیں۔ رحمت دو عالم ﷺ نے قربانی کے وجوب کے بعد ہر سال قربانی فرمائی۔

لہٰذا ہر صاحب استطاعت مسلمان کو اچھی سے اچھی قربانی کرنی چاہئے اور قربانی کے گوشت کا ایک حصہ اپنے لئے ایک حصہ عزیز و اقارب کے لئے، ایک حصہ مساکین کے لئے۔ قربانی کے جانور کا چمڑہ، رسی وغیرہ سب خیرات کر دینا چاہئے۔ قربانی کی کھالوں کا بہترین مصرف دینی مدارس اور دینی ادارے ہیں۔ ہسپتال اور رفاہی ادارے چونکہ شرعی اصولوں کے مطابق تملیک کر کے رقم استعمال نہیں کرتے اور لاکھوں روپے تشہیر پر لگا دیتے ہیں۔ لہٰذا ایسے اداروں اور ہسپتالوں کو کھال دے کر اپنی قربانی ضائع نہیں کرنی چاہئے۔ نیز ان دینی اداروں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھی ہے جو پوری دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کے لئے مصروف عمل ہے۔ لہٰذا جہاں آپ اور دینی اداروں کو یاد رکھتے ہیں۔ وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو نہیں بھالنا چاہئے۔

چونکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام درجن بھر مدارس بھی ہیں۔ نیز مجلس زکوٰۃ، صدقات، فطر، عشر اور قربانی کے رقوم کو شرعی اصولوں کے مطابق خرچ کرتی ہے۔ لہٰذا قربانی کی کھال یا اس کی قیمت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مراکز میں جمع کر کے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا ذریعہ بنیں۔ اللہ پاک ہم سب کی قربانی کو اپنے حضور قبول فرما کر اجر و ثواب نصیب فرمائیں۔

حضرت عثمان ذوالنورینؓ ...... حیات وخدمات!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

نام عثمان، کنیت ابوعبداللہ، ابوعمرو، والد کا نام عفان، والدہ کا نام اروٰی بنت بیضا بنت عبدالمطلب تھا۔ قریش کی شاخ بنوامیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مجد وشرف، عزت ووجاہت کے اعتبار سے بنوہاشم کے بعد انہیں کا مرتبہ تھا۔ چنانچہ قومی علم عقاب انہیں کی تحویل میں رہتا تھا۔ حضرت عثمانؓ کا سلسلہ نسب والد اور والدہ دونوں کی طرف سے پانچویں پشت میں عبدالمناف پر آنحضرتﷺ کے سلسلہ نسب سے مل جاتا ہے۔ حضرت عثمانؓ کی نانی ام حکم یا ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب حضورﷺ کی پھوپھی تھیں۔

ولادت: حضرت عثمانؓ ہجرت مدینہ سے ۴۷ برس پہلے مطابق ۵۷۷ء مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ مکہ مکرمہ کے ان چند نمایاں حضرات میں سے تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

پیشہ: حضرت عثمانؓ کا پیشہ تجارت تھا۔ کپڑے کے بڑے تاجر تھے۔ فطرتاً بڑے حلیم، سخی اور اعلیٰ اخلاق وفضائل کے مالک انسان تھے۔

قبول اسلام: حضرت عثمانؓ فطرتاً نیک، راست باز اور ایمان دار انسان تھے۔ جہالت کے زمانہ میں شراب، گانا بجانا، لہو ولعب اور زنا کاری سے محفوظ رہے۔ پہلے پہل مکہ مکرمہ میں جب اسلام کا غلغلہ بلند ہوا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ترغیب پر اولین قبول اسلام کرنے والوں میں شامل ہیں۔

نکاح: رحمت دو عالمﷺ نے حضرت رقیہؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے فرمادیا۔ حضرت رقیہؓ کے بطن سے حضرت عبداللہؓ پیدا ہوئے۔ جن کی وجہ سے آپ کی کنیت ابوعبداللہ مشہور ہے۔ حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد آپﷺ نے حضرت ام کلثومؓ کا نکاح بھی حضرت عثمانؓ سے فرمادیا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت ام کلثومؓ بھی انتقال فرماگئیں۔ اس پر رحمت دو عالمﷺ نے فرمایا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو یکے بعد دیگرے عثمان غنیؓ کے نکاح میں دیتا جاتا۔ اسی وجہ سے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ (یعنی رحمت دو عالمﷺ کی دو لخت جگر نور نظر یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں)

تکالیف ومصائب: قبول اسلام کے بعد آپ کو بھی شدید تکالیف ومصائب کا سامنا کرنا پڑا اور آپ کا چچا حکم آپ کو رسی سے باندھ کر مارتا۔ آپ نے مار برداشت کرلی۔ لیکن اسلام کو نہیں چھوڑا۔

ہجرت حبشہ: مکہ مکرمہ میں جب تکالیف ومصائب حد سے بڑھ گئیں تو مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت ملی۔ حبشہ ہجرت کرنے والوں میں سیدنا عثمان غنیؓ اور آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہؓ بھی شامل تھیں۔

ہجرت مدینہ: آپ نے دوسری ہجرت مدینہ طیبہ کے لئے فرمائی۔

غزوات میں شرکت

آپ غزوہ بدر کے علاوہ تمام غزوات میں شامل رہے۔ چونکہ غزوہ بدر کے موقع پر حضرت رقیہؓ بیمار تھیں۔ لہٰذا رحمت دو عالم ﷺ نے ان کی تیمارداری کے لئے غزوہ بدر سے مستثنیٰ فرمادیا۔ لیکن انہیں غزوہ بدر کے شرکاء میں شامل بھی فرمادیا اور مال غنیمت سے بھی حصہ دیا۔

حدیبیہ کی مہم میں شرکت

صلح حدیبیہ تاریخ اسلام کا ایک نہایت اہم موڑ ہے۔ کیونکہ اس کے بعد اسلام کی تبلیغ کی رفتار بہت تیز ہوگئی۔ حضرت عثمان غنیؓ نہ صرف اس مہم میں شریک تھے۔ بلکہ آپ سفیر اسلام بن کر قریش سے مذاکرات کے لئے تشریف لے گئے اور جناب ابوسفیان اور دوسرے سرداران قریش سے ملاقات کر کے بتلایا کہ رحمت دو عالم ﷺ صرف عمرہ کی نیت سے تشریف لائے ہیں۔ قریش نے کہا کہ آپ طواف کرنا چاہیں کر لیں۔ لیکن رحمت دو عالم ﷺ اور آپ کے دوسرے رفقاء کو اجازت نہیں دی جاسکتی۔ جواب میں آپؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے بغیر میں سال بھر بھی قیام کروں اس کے باوجود طواف نہیں کروں گا۔

بیعت رضوان

مکہ سے واپسی پر تاخیر کی وجہ سے یہ مشہور ہوگیا کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے۔ تو آپ ﷺ نے فوراً جنگ کی تیاری شروع فرمادی اور تمام صحابہ کرامؓ سے بیعت علی الموت لی۔ آخر میں آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ حضرت عثمانؓ کا قرار دے کر آپ کو بھی بیعت رضوان میں شامل فرمالیا۔ یہ اتنا بڑا شرف واعتماد ہے کہ اس میں کوئی اور شخص آپ کا شریک وسہیم نہیں۔

دین اسلام کے لئے مال کی قربانی

غزوہ تبوک ایسے موقع پر برپا ہوا کہ قحط سالی کی فضاء قائم تھی۔ مدینہ طیبہ کی معیشت کا دارومدار کھجوروں کی فصل پر تھا۔ رومیوں نے مملکت اسلام کو ختم کرنے کا منوبہ تیار کیا۔ ان حالات میں رحمت دو عالم ﷺ نے صحابہؓ سے چندہ کی اپیل کی اور فرمایا: ''من جهز جيش العسرة فله الجنة ''یعنی جو شخص غزوہ تبوک کی تیاری میں حصہ ملائے گا اللہ پاک اسے جنت عطاء فرمائیں گے۔ تو حضرت عثمانؓ نے ایک سو اونٹ پیش کئے۔

اس کے بعد حضور ﷺ نے پھر اپیل کی تو حضرت عثمانؓ نے ایک سو اونٹوں کا اور اضافہ کر دیا۔ حضور ﷺ نے تیسری مرتبہ اپیل کی تو حضرت عثمانؓ نے سو اونٹ اور بڑھا دیئے۔ (ترمذی ج۲ مناقب عثمانؓ)

زرقانی کی روایت میں ہے کہ آپ نے دوسو اوقیہ چاندی اور دوسو اونٹ دیئے۔ (ج۳ص۷۲)

انساب الاشراف بلاذری میں ہے کہ ستر ہزار درہم پیش کئے۔ (ج اص ۲۶۸)

مستدرک حاکم میں ہے کہ ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے، ایک ہزار دینار نقد۔ (ج۳ص۱۰۲)

مسند ابو لعلیٰ میں ہے۔ سات سواوقیہ۔

کئی اونٹوں پر خورد و نوش کا سامان لاد کر روانہ فرمایا۔

اس پر رحمت دو عالم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمانوں کی طرف بلند کر کے دعاء کرتے ہوئے فرمایا۔

اے اللہ میں عثمانؓ سے خوش ہوں تو بھی راضی ہو جا۔ (ابن ہشام ج۴ص۱۲۱)

صحابہ کرامؓ کی کثرت کی وجہ سے مسجد نبوی روز بروز تنگ ہو رہی تھی۔ رحمت دو عالم ﷺ نے مسجد نبوی کی توسیع کے لئے اپیل کرتے ہوئے فرمایا کہ جو مسجد نبوی کی توسیع کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت عطاء فرمائیں گے تو آپؓ نے مسجد سے متصل قطعہ اراضی خرید فرما کر مسجد کے لئے وقف کیا۔ ہجرت مدینہ کے بعد پانی کا مسئلہ آیا۔ مدینہ طیبہ میں میٹھے پانی کا صرف ایک کنواں ’’بیر رومہ‘‘ تھا جو کہ ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ آپؐ نے فرمایا: ’’من اشتریٰ بیر رومۃ فلہ الجنۃ ‘‘یعنی جو آدمی بیر رومہ خرید کر کے مسلمانوں کے لئے وقف کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت دیں گے تو حضرت عثمانؓ نے ہزاروں دراہم لگا کر کنواں خرید کر کے مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں سخت قحط پڑا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ انہیں دنوں حضرت عثمانؓ کا کاروان تجارت واپس آیا تو حضرت عثمانؓ نے پورا کاروان فقراء مدینہ کے لئے وقف کر دیا۔

شیخین کے دور خلافت میں

حضرت عثمانؓ رحمت دو عالم ﷺ کے مشیر خاص اور معتمد علیہ تھے۔ ان کی یہ حیثیت حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کے دور خلافت میں بھی برقرار رہی۔ بلکہ شیخین کے دور خلافت میں آپ کا شمار ارباب حل وعقد صحابہؓ میں ہوتا تھا۔ جن کی ہر وقت مدینہ طیبہ میں موجودگی ضروری سمجھی جاتی تھی۔ چنانچہ خلیفہ اوّل نے جو مجلس شوریٰ قائم کی تھی حضرت عثمانؓ اس کے اہم رکن تھے۔ نیز خلیفہ الرسول بلا فصلؓ کے میر منشی (پرنسپل سیکرٹری) کی حیثیت بھی آپ کو حاصل تھی۔ سیدنا فاروق اعظمؓ کی خلافت کا پروانہ آپ ہی نے لکھا تھا۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عثمانؓ سے حضرت عمرؓ کے متعلق رائے پوچھی تو آپؓ نے عرض کیا ان کا باطن ان کے ظاہر سے بہتر ہے اور بے شک ہم میں ان کا جواب نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ خوش ہوئے اور دعاء دی۔ (طبقات ج۳ص۱۴۱،۱۴۲)

اب پروانہ خلافت کے اعلان کا مرحلہ تھا تو اس کے لئے بھی حضرت عثمانؓ کو منتخب فرمایا تو انہوں نے مجمع عام میں پڑھ کا سنایا تو سب نے کہا: ’’آمنا وصدقنا‘‘

خلافت فاروقی میں

اکابرین صحابہ کرامؓ کو مدینہ طیبہ میں رکھنے کی جو پالیسی سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنائی تھی۔ وہی سیدنا عمر فاروق اعظمؓ نے بھی برقرار رکھی کہ سیدنا عثمانؓ کو بھی بیرونی مہمات میں کم بھیجا جاتا تھا۔ گویا حضرت عثمان غنیؓ حضرت عمر فاروقؓ کی کابینہ اور مجلس شوریٰ کے اصحاب الرای میں سے تھے۔ جن کی رائے کا نہ صرف احترام کیا جاتا بلکہ بعض اوقات اس کے مطابق اہم فیصلے کئے جاتے۔ مثلاً:

۱...... فتوحات کی کثرت کی وجہ سے مفتوحہ علاقوں کی زمینوں کے متعلق شوریٰ کا اجلاس بلا کر رائے طلب کی گئی۔ حضرت عمر فاروقؓ کی اپنی رائے مبارک یہ تھی کہ ان زمینوں کو حکومت کی ملکیت قرار دے کر باشندگان مملکت کے قبضہ میں رہنے دیا جائے۔ حضرت عثمانؓ کی رائے مبارک بھی یہی ہوئی۔ چنانچہ اس کے مطابق فیصلہ ہوا۔ (کتاب الخراج ص۱۴،۱۵)

۲...... مالیاتی انتظامات کے سلسلہ میں باقاعدہ دفتر اور رجسٹر قائم کرنے کا احساس ہوا تو حضرت عثمانؓ کی رائے یہ تھی کہ اگر آپ نے مردم شماری کا طریقہ رائج نہ کیا تو اندیشہ ہے کہ حالات خراب نہ ہو جائیں تو آپ کی رائے کے مطابق مردم شماری کی گئی۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سے فیصلے آپ کی تجاویز کے مطابق کئے گئے۔

حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت

حضرت فاروق اعظمؓ پر جب ایرانی النسل فیروز مجوسی نے حملہ کیا۔ جس سے آپ کا بچنا ممکن نظر نہیں آ رہا تھا تو بعض حضرات کی درخواست پر کہ اپنے بعد کسی کو خلافت کے لئے نامزد فرمادیجئے تو آپؓ نے چھ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی قائم فرمادی اور فرمایا کہ ان چھ میں سے جسے چاہو خلیفہ منتخب کرلو۔ وہ چھ حضرات یہ ہیں۔ حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ، حضرت زبیر ابن العوامؓ، حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ۔ مگر تین دن سے زیادہ انتخاب میں دیر نہ کرنا۔

امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ لکھتے ہیں کہ: ’’چنانچہ حضرت فاروق اعظمؓ کے دفن کرنے کے بعد یہ چھ حضرات جمع ہوئے۔ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ نے فرمایا۔ ان چھ میں سے تین کو سب اختیارات دے دیئے جائیں۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنا اختیار حضرت علی المرتضیٰؓ کو دیا۔ حضرت طلحہؓ نے کہا کہ میں نے اپنا اختیار حضرت عثمانؓ کو دیا۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں نے اپنا اختیار حضرت عبدالرحمانؓ کو دیا۔ حضرت عبدالرحمان نے کہا کہ حضرت عثمانؓ وحضرت علیؓ میں جو کوئی اپنی خلافت نہ چاہتا ہو۔ انتخاب کا اختیار اسی کو دیا جائے۔‘‘

یہ سن کر حضرت عثمانؓ وعلیؓ دونوں خاموش رہے تو حضرت عبدالرحمانؓ نے فرمایا اچھا میں اپنے لئے خلافت نہیں چاہتا۔ لہٰذا میرے سپرد کر دیجئے۔ میں آپ دونوں میں سے جو افضل ہوگا اس کا انتخاب کروں گا۔

چنانچہ حضرت عبدالرحمانؓ کو یہ اختیار دیا گیا اور ان کو تین دن کی مہلت دی گئی۔ حج کے ایام تھے، لوگ حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ آئے ہوئے تھے۔ لہٰذا علاوہ مدینہ کے دوسرے علاقوں کے مسلمانوں کا اجتماع اس وقت بہت زیادہ تھا۔ حضرت عبدالرحمانؓ نے خفیہ طور پر ہر ہر مسلمان کی رائے لی۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے دو شخص بھی ایسے نہ ملے جو حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر ترجیح دیتے ہوں۔ لہٰذا بغیر کسی نزاع واختلاف کے حضرت عثمانؓ کا انتخاب ہوگیا اور سب نے ان کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ (سیرت خلفاء راشدین ص۱۸۵،۱۸۶)

آپ کا عہد خلافت

آپ بارہ دن کم بارہ سال عہد خلافت پر متمکن رہے۔ جن میں پہلے چھ سال نظام حکومت اتنا شاندار رہا

کہ کسی کو بھی شکایت کا موقع نہ ملا اور آپ نے شیخین کی طرز پر حکومت کی اور بہت سے علاقے آپ کے دور خلافت میں فتح ہوئے۔ ایک روز آپ بیر معونہ کی منڈیر پر تشریف فرما تھے کہ مہر نبوت پر مشتمل انگوٹھی کنویں میں گر گئی۔ کنویں کا پورا پانی نکالا گیا۔ لیکن انگوٹھی نہ مل سکی۔ مہر نبوت کے گم ہوتے ہی انوار نبوت کم ہونا شروع ہو گئے۔ کئی ایک فتنے اٹھ کھڑے ہوئے۔ عبداللہ ابن سبا جو یہودی النسل تھا۔ اس نے حب اہل بیت کا نعرہ بلند کیا۔ کئی ایک عمال اور گورنروں کے متعلق شکایات شروع ہو گئیں اور لوگ بغاوت کا علم لے کر مدینہ الرسول پر چڑھ دوڑے اور آپؓ سے خلافت سے دستبرداری کا مطالبہ شروع کر دیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ مجھے رحمت دو عالمﷺ نے فرمایا تھا کہ عثمانؓ اللہ پاک آپ کو ایک قمیض پہنائیں گے۔ لوگ اتارنے کی کوشش کریں گے۔ اگر آپ نے وہ قمیض اتاری تو اللہ پاک آپ کو جنت کی خوشبو تک نصیب نہ فرمائیں گے اور وہ قمیض خلافت ہے۔

حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کی پیشین گوئی رحمت دو عالمﷺ نے پہلے سے فرمادی تھی۔ کئی ایک احادیث میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔ ایک روز باغیوں نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور وہ محاصرہ کئی دن تک جاری رہا۔ سیدنا علی المرتضٰی اور دیگر صحابہ کرامؓ نے اپنے صاحبزادوں کو امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنیؓ کے دروازہ پر متعین فرمادیا کہ کسی کو اندر نہ جانے دیا جائے۔ لیکن باغیوں نے کسی کی پرواہ نہیں کی اور حفاظتی دستہ پر بھی تیراندازی شروع کر دی۔ امام حسنؓ خون میں نہا گئے۔ محمد بن طلحہ بھی زخمی ہو گئے۔ حضرت علیؓ کے غلام قنبر کو زخم لگے۔ جب باغیوں کو خطرہ لاحق ہوا کہ بنو ہاشم اور بنو امیہ مقابلہ میں آسکتے ہیں تو باغی مکان کے عقبی حصہ سے دیوار پھلانگ کر مکان میں داخل ہوئے۔ محمد ابن ابوبکر نے حضرت عثمانؓ کی ریش مبارک سے پکڑا تو آپؓ نے فرمایا اگر تمہارے والد محترم اس حالت میں تمہیں دیکھتے تو انہیں بہت رنج ہوتا۔ یہ سن کر محمد ابن ابوبکرؓ کے ہاتھوں پر لرزہ طاری ہو گیا اور وہ پیچھے ہٹ گیا۔ مگر دوسرے دو افراد نے حضرت امیر المؤمنینؓ کو ذبح کر دیا۔ حضرت عثمانؓ کی اہلیہ محترمہ آڑے آئیں تو ان کے ہاتھ زخمی کر دیئے اور آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت نائلہ نے مکان پر چڑھ کر آواز لگائی۔ لو گو امیر المؤمنینؓ شہید کر دیئے گئے۔ لوگ اندر داخل ہوئے تو آپؓ شہید ہو چکے تھے اور قاتل عقبی دیوار پھلانگ کر نکل گئے۔ حضرت علی المرتضٰی نے اپنے دونوں شہزادوں کو سخت سست کہا اور فرمایا کہ تم دونوں دروازے پر کھڑے رہے اور امیر المؤمنینؓ شہید کر دیئے گئے۔

امام عالی مقام حضرت حسینؓ نے عرض کیا کہ باغی عقبی جانب سے دیوار پھلانگ کر آئے۔ ہم کیا کر سکتے تھے۔ جس وقت حضرت عثمانؓ کو شہید کیا گیا۔ آپ قرآن پاک کی تلاوت فرمارہے تھے۔ جب آپ قرآن پاک کے پہلے پارے کی آیت ''فسیکفیکھم اللہ'' پر پہنچے تو آپؓ کو شہید کیا گیا اور آپؓ کا خون مبارک مذکورہ بالا آیت پر گرا۔ وہ قرآن پاک آج تک محفوظ چلا آرہا ہے۔ آپؓ کا محاصرہ جاری تھا تو انصار مدینہ نے درخواست کی کہ آپ اگر اجازت دیں تو باغیوں کو تہہ تیغ کر دیا جائے۔ آپؓ نے فرمایا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے حکم سے کسی کلمہ گو کا خون بہایا جائے۔ لوگوں نے کہا کہ پھر خلافت سے دستبردار ہو جایئے۔ آپؓ نے فرمایا میں ایسا بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ رسول اللہﷺ نے فرمایا تھا۔ اے عثمانؓ اللہ تعالیٰ آپ کو قمیص پہنائے گا۔ لوگ اسے اتارنا چاہیں گے۔ اگر آپ نے اتار دیا تو جنت کی خوشبو تم کو نصیب نہ ہو گی۔ لہٰذا میں اس پر قائم رہوں گا۔ لوگوں نے کہا

پھر آپ کو اس ظلم سے کس طرح نجات ملے گی۔ آپ نے فرمایا اب نجات کا وقت قریب ہے۔ آج میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ فرمارہے ہیں کہ اے عثمان آج افطار ہمارے ساتھ کرنا۔ چنانچہ میں نے آج روزہ رکھا ہے اور انشاء اللہ افطار کے وقت تک رسول خدا ﷺ تک پہنچ جاؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ۱۸رذوالحجہ کو شہید ہوگئے۔ کسی شہید کی شہادت کی گواہی بدر دے گا۔ کسی کی احد، کسی کی کربلا اور حضرت عثمانؓ کی شہادت کی گواہی اللہ کا قرآن دے گا۔

حضرت عثمانؓ، حضرت امام حسینؓ کی شہادت میں مماثلت

۱...... جس طرح حضرت امام حسینؓ مظلوم کربلا ہیں۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ مظلوم مدینہ ہیں۔

۲...... جس طرح حضرت امام حسینؓ کی مظلومیت کی انتہاء نہیں۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ کی مظلومیت کی بھی کوئی حد وانتہاء نہیں۔

۳...... جس طرح حضرت امام حسینؓ بے آب وگیاہ ویران وسنسان ریگزار میں شہید ہوئے اسی طرح حضرت عثمانؓ بھی گھر کے ویرانے میں شہید ہوئے۔ جہاں آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت نائلہ کے سوا کوئی نہ تھا۔

۴...... جس طرح حضرت حسینؓ کو محصور کر کے شہید کیا گیا۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ کو محصور کر کے شہید کیا گیا۔

۵...... جس طرح حضرت امام حسینؓ پر دریائے فرات کا پانی بند کیا گیا۔ اس سے کہیں زیادہ حضرت عثمانؓ پر آپ کے خرید کردہ بیر رومہ (کنواں) کا پانی بند ہوا۔

۶...... جس طرح ایک شقی ازلی نے حضرت امام حسینؓ کے سینے پر چڑھ کر آپ کا سر دھڑ سے جدا کیا۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ کے سینہ پر چڑھ کر ایک ظالم نے سر اقدس وجود اطہر سے جدا کر دیا۔

۷...... جس طرح حضرت امام حسینؓ قرآن پاک پڑھتے ہوئے شہید ہوئے۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ نے قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ آپ کا خون قرآن پاک پر گرا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔

سر ہو قدموں پہ تیرے اور قضا آجائے
ایسے انجام سے بہتر کوئی انجام نہیں

۸...... جس طرح حضرت امام حسینؓ کو شہادت کے بعد بھی معاف نہ کیا گیا اور آپؓ کی نعش اقدس بے گوروکفن پڑی رہی اور دوسرے دن آپؓ کا دھڑ مبارک بغیر سر کے دفن کیا گیا۔

سر نہ تھا، قبر نہ تھی، جسم کفن پوش نہ تھا
کہہ سکو تو کہہ دو حسینؓ اب بھی سبکدوش نہ تھا

اسی طرح حضرت عثمانؓ کو بھی شہادت کے بعد معاف نہیں کیا گیا۔ دو دن تک نعش مبارک بے گوروکفن پڑی رہی اور دوسرے دن چند آدمیوں نے تجہیز وتکفین کی ہمت کی۔ (الاصحاب فی الکتاب ص۷۶تا۷۹ ملخصاً)

عالم حیوانات اور عقیدۂ ختم نبوت!

حافظ محمد اکرم طوفانی

دار قطنی، بیہقی اور ان کے استاد ابن عدی نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کی ایک مقدس مجلس میں تشریف فرما تھے۔ایک اعرابی قبیلہ بنوسلیم سے حاضر ہوا۔ یہ شخص گوہ کا شکار کر کے اسے اپنے آستین میں رکھ کر اپنے مقام پر لے جارہا تھا۔ جب اس نے نبی کریم ﷺ کو حلقہ بناتے ہوئے ایک جماعت میں دیکھا تو دریافت کیا۔ یہ لوگ کس کے پاس جمع ہیں۔لوگوں نے جواب دیا۔اس کے پاس جس نے حال ہی میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔وہ شخص حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اے محمدؐ! (نعوذ باللہ) عورتوں نے تجھ جیسا زبان دراز جھوٹا شخص کوئی نہیں جنا۔(نعوذ باللہ، ثم نعوذ باللہ نقل کفر کفر نہ باشد)

پس اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ اہل عرب مجھ کو جلد باز کہیں گے تو میں آپ کو قتل کر کے تمام لوگوں کو خوش کر دیتا۔ یہ بیہودہ گوئی سن کر حضرت عمرؓ نے حضور ﷺ سے اجازت چاہی کہ آقا اجازت فرمایئے میں اس کا سر قلم کر دیتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، نہیں عمرؓ۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ بردبار شخص نبوت کا مستحق ہوتا ہے۔ پھر وہ اعرابی آپ ﷺ کے قریب ہو گیا اور کہنے لگا کہ لات وعزیٰ کی قسم میں آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک کہ گوہ تم پر ایمان نہ لے آئے اور وہ گوہ آستین سے نکال کر حضور ﷺ کے سامنے چھوڑ دی اور کہا کہ یہ گوہ اگر تم پر ایمان لے آئے تو میں بھی ایمان لے آؤں گا۔

نبی کریم ﷺ نے آواز لگائی کہ اے گوہ آپ کی آواز مبارک سن کر وہ گوہ نہایت ہی شستہ اور فصیح زبان میں جس کو سب سن رہے تھے گویا ہوئی،''لبیک وسعدیك یا رسول رب العالمین''

حضور ﷺ نے پھر پوچھا کہ اے گوہ تو کس کی عبادت کرتی ہے۔ گوہ نے جواب دیا۔ اس ذات کی کہ آسمان میں جس کا عرش ہے اور زمین میں جس کی سلطنت ہے اور سمندر میں جس کی سبیل ہے اور جنت میں جس کی رحمت ہے اور دوزخ میں جس کا عذاب ہے۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں کون ہوں۔ گوہ نے جواب دیا کہ آپ ﷺ پروردگار عالم کے رسول اور خاتم النبیین ﷺ ہیں۔ جس نے آپ کی تصدیق کی فلاح یاب ہوا اور جس نے تکذیب کی وہ خائب وخاسر ہوگا۔ گوہ کے جواب پر کہ آپ ﷺ خاتم النبیینؐ ہیں۔اللہ کے رسولؐ ہیں۔

اس اعرابی نے کلمہ شہادت پڑھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول برحق ہیں۔ نیز کہا کہ خدا کی قسم! میں جس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا میرے نزدیک روئے زمین پر آپ ﷺ سے زیادہ کوئی مبغوض نہ تھا اور خدا کی قسم! اب آپ ﷺ میرے لئے میری جان اور میری اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ میرا رواں، میرا ظاہر، میرا باطن، سراً وعلانیۃً سب آپ ﷺ پر ایمان لے آیا۔

حضورﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ جس نے تجھے اس دین کی ہدایت دی جو غالب رہتا ہے۔ مغلوب نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ اس دین کو بغیر نماز کے قبول نہیں کرتے اور نماز بغیر قرآن کے پڑھی نہیں جاسکتی۔ فاتحہ سکھادی تو اس اعرابی نے کہا کہ یارسول اللہﷺ مجھے قرآن سکھا دیجئے۔ حضور اکرمﷺ نے سورۃ اخلاص اور سورۃ فاتحہ سکھادی۔

قارئین کرام غور فرمایئے کہ ایک چوپایہ جانور بھی شہادت دے رہا ہے کہ گوہ (ضب) للکار کر کہہ رہی ہے کہ خدا نے اس کو بولنے کی طاقت دی اور غالباً نہیں بلکہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوگا کہ چودھویں صدی کے قریب ایک شخص جو جانوروں سے بھی بدتر ہوگا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا کی قسم صحیح فرمایا اور اس بے غیرت مرزے جیسے انسان ہی کے لئے فرمایا کہ:

’’اولئك كالانعام بل هم اضل ‘‘یہ کان، دل، دماغ رکھنے والی دوٹنگی کھوپڑی جو سوچ، فکر، تدبر، عقل سے خالی ہوتی ہے اور اپنے دل و دماغ کو وائن کے نشہ سے سن کر کے عقل سے کورے ہو جاتے ہیں اور پھر خدا کے کلام میں اور پیغمبرﷺ کی حدیثوں میں من چاہی تاویل سے کام لے کر اللہ کی مخلوق کو گمراہ اور مرتد بنا کر خود جہنم کا ایندھن بن جاتے ہیں۔ ظلی بروزی کا افسانہ گھڑ کے خود بھی جہنم کا مستحق اور اپنے پیچھے چلنے والوں کے لئے بھی جہنم میں داخلے کا سبب بنتے ہیں۔

ظلی و بروزی کا معنی ومفہوم

میرے اور آپ کے مرشد اور محسن حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ظلی کا معنی سایہ والا ہے۔ فرمایا ہمارے اوپر کہتا ہے سائبان اور شامیانہ ہمیں آسمان نظر آتا ہی نہیں۔ کیونکہ ہم سائبان کے نیچے سایہ میں ہیں۔ فرمایا: اوئے شامیانہ سے باہر والو تمہیں آسمان نظر آرہا ہے۔ ہاں، تم ہم سے اچھے ہو۔ مرزا سے بھی تم (کئی گنا درجے) اچھے ہوئے۔ تم ظلی نہیں، وہ ظلی تھا۔

لو بھائی شاہ جی بھی ظلی بروزی ہوا اور تم بھی ظلی بروزی ہوئے۔ مرزا قادیانی (گاما) تو اس لئے ظلی بروزی ہوا کہ اس کے درمیان شامیانہ جیسے پردہ تھا۔ وہ برطانیہ کا نبی تھا۔ نہ اللہ سے اس کا تعلق، نہ نبی علیہ السلام سے اس کا تعلق، سایہ ہی سایہ، پھر وہ کس طرح نبی ہوا۔ مرزا قادیانی یہ کہتا ہے کہ میں محمد رسول اللہﷺ کا عکس ہوں۔ اے بھائیو! کسی چیز کا عکس بعینیہ وہی چیز ہوتی ہے۔ شیر کی تصویر بعینیہ شیر کی تصویر ہی ہوگی۔ ایسا نہیں کہ شیر کی تصویر گیدڑ کی ہو۔ عجیب ظل ہو محمد کا اور طواف فرنگی کا۔

ناظرین! دنیا کی کسی بھی کتاب میں جس پر مسلمانوں نے اعتماد کیا ہو۔ اس میں ظلی اور بروزی کی اصطلاح نہیں ملتی۔ یہاں تک کہ اس دجال مرزا سے پہلے بھی کئی جھوٹے نبی آئے۔ ان کی گندگی میں بھی یہ گندی اصطلاح ظلی، بروزی کی نہیں ملتی اور وہ پہلے جھوٹے نبی کافر اور مرتد اگرچہ تھے۔ لیکن اس ہمارے دور کے گدھے سے سمجھدار تھے۔

حضرت شاہ جیؒ اکثر یہ حدیث پڑھ کر فرمایا کرتے: ''قال النبی ﷺ لا نبی بعدی '' میرے بعد کسی زمانے میں کسی ملک میں نہ حقیقی، نہ مجازی، نہ ظلی، نہ بروزی، چروزی، کروزی وغیرہ نبی اور رسول نہیں۔اس کے باوجود جب مرزا (گاما) کہے کہ میں ظلی بروزی نبی ہوں تو کیا اس کی بات درست ہوسکتی ہے۔لوگوں نے بلند آواز سے کہا بالکل نہیں۔شاہ جیؒ نے ایک دفعہ وعظ فرماتے ہوئے جوش میں آکر مرزائیوں کو مخاطب کیا۔فرمایا کہ خدا کی قسم اگر خدا نے رسول اکرم ﷺ کے بعد نبوت ودیعت کرنی ہوتی تو نبوت حسین کے گھر ہوتی۔جس کے لب کو نبوت کے مبارک لب چوما کرتے تھے اور حقیقت میں انہیں نبوت کے لبوں کے ذریعے خدا پیار کیا کرتا تھا۔

شاہ جی کا انتباہ

میں اکابر ملت اور عمائدین حکومت کو بروقت انتباہ کرتا ہوں کہ جس ملک کے نمک حرام قائداعظم کا نمک حلال نہ کرسکے جو لوگ آقا ومولیٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے وفادار نہ بن سکے اور قائداعظم کی زندگی میں انہیں مسلمان تسلیم نہیں کیا۔ان کی نمک حرامی کو کس طرح تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ان کو پالنا سانپوں کو چلوؤں سے دودھ پلانا ہے۔ہماری دنیا بھر کے مسلمانوں سے استدعاء ہے کہ وہ ان کی ارتدادی سرگرمیوں سے ہوشیار رہیں اور ان کی قبیح عادات سے لوگوں کو آگاہ کرکے ان کے ایمان بچائیں۔

پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس اور مرزائیوں کی پریشانی

۲۵/اکتوبر ۲۰۰۸ء کو چک نمبر ۲۹۵ گ ب بیریانوالہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیریانوالہ کی طرف سے پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔جس میں پیر طریقت رہبر شریعت سید جاوید حسین شاہ صاحب۔ فیصل آباد، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا خلیل احمد سراج مدرس مسجد نبوی مدینہ منورہ، حضرت مولانا غلام حسین، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا ضیاء الدین آزاد، نومسلم عرفان محمود برق، مولانا ریاض احمد اور کرنل نوید مشتاق گل نے شرکت کی۔کانفرنس سے مولانا غلام حسین مبلغ ختم نبوت جھنگ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ غلام مرتضیٰ چک نمبر ۲۷۲ گ ب نے جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔اس کو اور اس کے حواریوں کو فی الفور سزائے موت دی جائے۔مولانا اللہ وسایا کے بیان سے پہلے کانفرنس کے منتظم اعلیٰ مولانا لطف اللہ صاحب نے علماء کرام، عوام اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں ہمارے مخدوم مشائخ حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ نے دعاء کرائی۔

قلعہ محمدی لاہور میں ختم نبوت کانفرنس

۱۲/اکتوبر نورانی مسجد قلعہ محمدی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔جس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مقرر شعلہ بیان مولانا محمد عالم طارق، مولانا عزیز الرحمان ثانی، محمد متین خالد کے بیانات ہوئے۔اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حامد بلوچ نے سرانجام دیئے۔قاری محمد اقبال، مولانا عبدالکریم طاہر، قاری خلیل الرحمان زاہد نے اپنے رفقاء سمیت کانفرنس میں شرکت کی۔جب کہ صدارت سعید احمد بلوچ نے کی۔کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

۲۷ویں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس!

مولانا سعید احمد جلال پوری

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمدلله وسلام علی عباده الذین اصطفی!

بحمداللہ! ستائیسویں دوروزہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر حسب سابق خیر وخوبی سے اختتام پذیر ہوگئی ہے۔ یوں تو یہ کانفرنس ہر سال نہایت تزک واحتشام سے منعقد ہوتی ہے اور اس کا شمار ملک کی کامیاب ترین کانفرنسوں میں ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کانفرنس میں شریک ہونے والے حضرات بغیر کسی دنیاوی مفاد، منفعت، لالچ اور سیاسی وابستگی کے، محض آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور شفاعت نبوی کے حصول کی نیت سے تشریف لاتے ہیں، اس لئے اس کانفرنس میں شرکت کو ہر شخص چاہے عالم ہو یا جاہل، شہری ہو یا دیہاتی، تاجر ہو یا ملازم، بوڑھا ہو یا جوان، اپنی دینی اور اُخروی ضرورت سمجھتا ہے۔ گویا اس کانفرنس میں شرکت کو ہر مسلمان عبادت باور کرتا ہے اور یہ تصور کرتا ہے کہ کل قیامت کے دن جب بارگاہ الٰہی میں پیشی ہوگی تو کم از کم یہ کہہ سکوں گا کہ:

''اے اللہ! میرے نامۂ اعمال میں اور کوئی عمل تو نہیں، البتہ جب تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں اور سارقان نبوت کے خلاف آواز لگتی یا قادیانیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی قوت وشوکت اور ان کی تعداد بڑھانے کا نقارہ بجتا، تو ہم بھی تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کے خلاف صف آرا ہو جاتے اور آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں کی تعداد بڑھانے اور ان کے دشمنوں کو نیچا دکھانے کے لئے، آپ کے اور آپ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں اور باغیوں کے مرکز اور شہر میں جاکر ان کو للکارتے تھے۔''

اس پر مستزاد جب اس کانفرنس میں شرکت پر مبشرات بھی ہوں، تو کون ایسا بے حس مسلمان ہوگا، جو اس کی شرکت سے محروم رہے گا؟ لیجئے! چناب نگر کانفرنس کی مقبولیت اور بشارت پر مبنی ایک اللہ والے کا خواب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کی زبانی سنئے! حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اپنی تالیف ''تذکرہ مجاہدین ختم نبوت'' میں لکھتے ہیں:

''خانیوال کے طارق محمود صاحب جو آج کل کراچی میں ہیں، عابد، زاہد، متقی نوجوان ہیں، اپنے اخلاص ونیکی کے باعث بہت ہی زیادہ قابل احترام ہیں، انہوں نے ایک مرتبہ ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی ربوہ (چناب نگر) کے موقع پر فقیر سے بیان کیا کہ: میں نے خواب دیکھا کہ مسجد ختم نبوت مسلم کالونی میں محبت واضطراب کی کیفیت ہے، عظیم اجتماع استقبال کے لئے اُمنڈ آیا ہے، لوگ ادھر ادھر دیوانوں کی طرح سرگرداں پھر رہے ہیں، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم دریائے چناب کی جانب سے کانفرنس کے پنڈال کی طرف تشریف لارہے ہیں، میں بھاگم بھاگ دریائے چناب کی جانب گیا، جس طرف

سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے تھے، میں نے آگے بڑھ کر سلام کی سعادت حاصل کی، اور عرض کیا کہ کہاں تشریف لے جانے کا ارادہ ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جامع مسجد ختم نبوت میں ہماری کانفرنس ہو رہی ہے، ادھر جانے کا پروگرام ہے۔" (ص:۳۷۸)

اگرچہ خواب سے احکام ثابت نہیں ہوتے اور نہ ہی خواب کوئی حجت شرعی ہے، تاہم کسی مسلمان دین دار اور اللہ والے کا خواب نیک شگون اور بشارت ضرور ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے خوابوں کو مبشرات سے تعبیر فرمایا ہے۔

لہٰذا یہ خواب اس کانفرنس کی عنداللہ مقبولیت و محبوبیت کی علامت و نشانی ہے اور اس میں شرکت گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا شرف حاصل کرنے کے مترادف ہے، اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کانفرنس میں شرکت کی غرض سے بنفس نفیس تشریف لاتے دکھایا گیا ہے، نہ صرف یہی بلکہ اس کانفرنس کو اپنی کانفرنس فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ راست اس کی اپنے ساتھ نسبت جوڑی ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ پاکستان بھر کے غیور مسلمان اور عاشقان رسول اس میں پروانہ وار شریک ہوتے ہیں اور اس موقع پر ان کا ذوق و شوق اور عشق و محبت کا ولولہ دیدنی ہوتا ہے۔

تاہم ۳۰، ۳۱/ اکتوبر ۲۰۰۸ء کی کانفرنس ہر اعتبار سے ممتاز اور نمایاں تھی، اس میں جہاں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے عشاق، علماً، صلحاً، دینی مدارس، جامعات، اسکول و کالج، یونیورسٹیوں کے طلبا، تاجروں، سیاسی کارکنوں، کاشتکاروں، ملازمت پیشہ افراد اور دینی جماعتوں کے راہنماؤں، غرض مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے نمائندوں نے بھرپور شرکت کی۔ وہاں اس میں پاکستان بھر کے چوٹی کے علماً، مقررین، واعظین، خطباً اور دانشوروں کا حسین گلدستہ بھی موجود تھا اور ایک ایک مقرر، واعظ، خطیب، مدرس، مناظر، محقق، متکلم کی تقریر و خطبہ، وعظ و بیان درس و تحقیق، اور مناظرانہ انداز تکلم اپنی نظیر آپ تھا، تردید قادیانیت، اثبات ختم نبوت، عشق رسالت مآب اور سارقان نبوت کے خلاف بغض و عداوت پر مشتمل ان کے خطابات تیر بہدف تھے۔

اسی طرح سامعین کے ذوق شوق، عشق و محبت، جوش و جذبہ، شیفتگی و وارفتگی، نظم وضبط، ایثار و قربانی، تیقظ و بیداری، اخذ و استفادہ، ہمت و قوت، عزم و استقلال، جہد و مجاہدہ کا یہ عالم تھا کہ اس جلسہ کی تیسری نشست عشاء کی نماز کے بعد شروع ہو کر صبح صادق تک جاری رہی، مگر مجال ہے کہ کوئی کارکن بوریت یا اکتاہٹ کا شکار ہوا ہو؟

یوں تو ہر سال اس کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے اکابر علماً ملی وحدت کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں، اس لئے کہ ختم نبوت کا پلیٹ فارم ہی وہ پلیٹ فارم ہے جس پر دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ، سنی اور دوسرے سیاسی و مذہبی راہنما جمع ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت و صیانت کے لئے اجتماعی قوت کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں، مگر اس سال جہاں اس کانفرنس میں شرکائے جلسہ اور عوام کی بے پناہ کثرت تھی، وہاں مستقبل کی قیادت اور اکابر و اسلاف کے اخلاف کا بھی حسین اجتماع تھا۔

چنانچہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ کے پوتے اور دارالعلوم کراچی کے صدر

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی دامت برکاتہم کے صاحبزادے مولانا زبیر اشرف عثمانی، محدث العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے جانشین اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے نائب مدیر مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہ کے فرزند اور دارالعلوم یوسفیہ کے مدیر مولانا محمد طیب لدھیانوی، امام المجاہدین حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کے فرزند اور علمی جانشین مولانا مفتی تقی الدین شامزی، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے دارالافتاء کے رئیس حضرت مولانا عبدالمجید دین پوری بھی اپنے رفقاء مولانا مفتی انعام الحق اور مولانا مفتی شفیق عارف کے ہمراہ کانفرنس میں موجود تھے۔

اسی طرح حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے جانشین اور جامعہ مخزن العلوم خانپور کے مدیر مولانا فضل الرحمٰن بھی جلسہ کی ایک نشست کی کرسی صدارت پر تشریف فرما تھے۔

ایسے ہی ملک بھر کی تمام جامعات اور دینی مدارس کے اکابر، چاروں صوبوں کے نامور زعماء بھی وہاں تشریف فرما تھے، ان میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن، جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ ایم این اے، مولانا عطاء الرحمٰن ایم پی اے، خلیفہ عبدالقیوم، مولانا عبدالواحد کوئٹہ، مولانا نورالحق نور، سیّد عبدالمجید ندیم، قاری محمد یٰسین، قاری محمد جمیل دارالقرآن فیصل آباد، حضرت مولانا فضل الرحیم جامعہ اشرفیہ لاہور، صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ کندیاں شریف، قاری فیض اللہ چترالی، مولانا محمد علی صدیقی، قاری محمد ابراہیم فیصل آباد، مولانا قاری ارشد الحسینی اٹک، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد شجاع آباد، خانقاہ سیّد احمد شہیدؒ سے جناب عتیق انور اور بھائی رضوان صاحب، مولانا سیف اللہ خالد جامعہ امدادیہ چنیوٹ، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا اللہ وسایا، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا محمد ممتاز احمد کلیار، حافظ عبدالوہاب جالندھری، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا عبدالستار حیدری، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا حاجی عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد یعقوب بدین، مولانا محمد فیاض مدنی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا سیّد جاوید حسین شاہ فیصل آباد، مولانا عبدالمالک خان، سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا سیّد ہدایت رسول شاہ، قاری محمد افضل قادری، شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف، مولانا محمد عالم طارق، خواجہ عبدالماجد صدیقی، مولانا عطاء الرحمٰن شہباز، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالنعیم رحمانی، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مفتی طاہر مسعود، مولانا عبدالمجید لنڈ، مولانا ظفر احمد قاسم، مولانا عبدالغفور حقانی، صاحبزادہ سیّد محمد زکریا، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا عبدالرشید سیال، مولانا محمد عارف شامی، مولانا غلام حسین، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، ڈاکٹر دین محمد فریدی، مولانا خلیل احمد بندھانی، مفتی خالد میر، مولانا محمد زاہد وسیم، مولانا محمد حسن لاہور، مولانا عبدالرشید انصاری، مفتی حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم، صاحبزادہ عزیز احمد بہلوی شجاع آباد، مولانا محمد اسحٰق ساقی، مولانا مفتی محمد طیب، مولانا

عبداللہ لدھیانوی، مولانا اسامہ رضوان، صاحبزادہ حافظ محمد سعید لدھیانوی، صاحبزادہ مبشر محمود، منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ اور سیّد سلمان گیلانی۔

دوسری طرف شرکائے جلسہ کی کثرت کا یہ حال تھا کہ جامع مسجد مسلم کالونی مدرسہ، اس کا صحن، مدرسہ کے کمرے، برآمدے، گلیاں اور پارکنگ لاٹ میں انسان ہی انسان نظر آتے تھے۔ شرکائے جلسہ کی سیکورٹی کے انچارج اور دارالقرآن فیصل آباد کے مدیر حضرت مولانا قاری محمد یٰسین زیدمجدہ کے فرزند مولانا عزیزالرحمٰن نے راقم الحروف کو بتلایا کہ کانفرنس کی پہلی نشست یوں تو جمعرات صبح دس بجے شروع ہوگئی تھی، مگر عوام اور شرکاء کی کثرت دیکھ کر ہمارے رفقاء نے پنڈال میں آنے والے حضرات کی تعداد کا اندازہ لگانے کے لئے واچ مشین سے گزر کر جلسہ گاہ میں جانے والوں کی گنتی شروع کی تو ظہر کی نماز سے عصر تک کے معمولی وقفہ میں ۲۱ ہزار نئے افراد جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تھے، بعد میں رش بڑھ جانے کی وجہ سے مجبوراً گنتی کا عمل ترک کرنا پڑا۔

کانفرنس کی تیسری نشست میں شاہین ختم نبوت اور فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا زیدمجدہم نے جب حضرت بنوری قدس سرہ کے خلف رشید مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری کو دیکھا تو ان پر وجد کی سی کیفیت طاری ہوگئی اور فرمایا کہ کریم کا کرم دیکھئے کہ آج اس اسٹیج پر شیخ الاسلام محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے فرزند بھی تشریف فرما ہیں، جنہوں نے ختم نبوت کی خدمت کی ذمہ داری کا کام اپنے ہونہار شاگرد حضرت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف کے حوالہ کیا تھا۔ اس پر انہوں نے نہایت ہی والہانہ انداز ۱۹۳۴ء میں قادیان میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس اور اس کے افتتاح کا قصہ سناتے ہوئے بتلایا کہ:

’’اکتوبر ۱۹۳۴ء کے آخری دن تھے، پورے برصغیر کے لوگ قافلوں کی صورت میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جنم بھومی قادیان کی طرف رواں دواں تھے، کیونکہ قادیان میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اعلان ہو چکا تھا اور کانفرنس کے انتظامات کو کنٹرول کرنے کے لئے پچاس ہزار سرخ پوش احرار رضاکار پورے ہندوستان سے قادیان پہنچ چکے تھے۔ اس دوران کانفرنس کے اسٹیج کے انچارج ضیغم احرار چوہدری افضل حق نے کانفرنس کے افتتاحی بیان کے لئے نوجوان مبلغ اور خطیب قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے نام کا اعلان کردیا، جبکہ اسٹیج پر مفتی کفایت اللہ، مولانا سیّد حسین احمد مدنی، مولانا احمد سعید دہلوی جیسی شخصیات موجود تھیں۔ قاضی صاحب نے پندرہ بیس منٹ خطاب کیا اور کپڑے پسینے سے شرابور ہوگئے، اس دوران کھانے اور نماز کے وقفے کا اعلان کردیا گیا، قاضی صاحب اپنے خیمے میں کپڑے بدلنے کے لئے تشریف لائے، ساتھ والا کیمپ چوہدری افضل حق کا تھا، اس میں مولانا احمد سعید دہلوی تشریف لے آئے اور کہا کہ اسٹیج پر اکابرین موجود تھے، اکابرین کی موجودگی میں ایک نوجوان سے کانفرنس کا افتتاح سمجھ میں نہیں آیا، چوہدری صاحب نے جواب میں کہا کہ میں نے اس عظیم کانفرنس کا افتتاح ایک نوجوان سے کرا کر مرزائی جماعت کے لاٹ پادری مرزا بشیرالدین محمود کو پیغام دیا ہے کہ ان اکابرین کے بعد قاضی احسان احمد شجاع آبادی جیسے نوجوان تمہارے تعاقب کے لئے تیار ہیں۔‘‘

یہ واقعہ سنانے کے بعد مولانا اللہ وسایا صاحب نے کانفرنس میں موجود نوجوان قیادت کو اس کام کی طرف

متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح ہمارے اکابر نے ۱۸ سالہ نوجوان قاضی احسان احمد شجاع آبادی سے کانفرنس کا افتتاح کرا کر قادیانیوں کو یہ پیغام دیا تھا کہ ہمارے بعد تمہارا تعاقب کرنے کے لئے یہ نوجوان موجود ہیں، ٹھیک اسی طرح آج میں بھی قادیانیوں کو پیغام دیتا ہوں کہ ہمارے بعد انشاء اللہ یہ نوجوان اس کام کو ٹھیک اسی طرح سنبھالیں گے جس طرح ان کے اکابر واسلاف نے اسے سنبھالا تھا، چنانچہ اس موقع پر جب صاحبزادہ مولانا عزیز احمد سیکرٹری جنرل ختم نبوت کانفرنس استقبالیہ کمیٹی نے مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری کی دستار بندی کراتے ہوئے انہیں اپنے نامور والد کی میراث سنبھالنے کی طرف متوجہ کیا گیا تو پورا مجمع جوش میں ایک دم کھڑا ہوگیا اور جلسہ گاہ خیر مقدمی نعروں سے گونج اٹھی۔

الغرض قادیانیوں اور اسلام دشمنوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ انشاء اللہ تمہارے تعاقب کے لئے یہ نوجوان قیادت نہ صرف تیار ہے بلکہ اپنے اسلاف کی راہ پر چل کر ہر میدان میں تمہاری راہ روکے گی۔ یوں یہ جلسہ جمعہ کے دن حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے بیان اور دعا پر اختتام پذیر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو امت مسلمہ کی سربلندی اور قادیانیوں کی ہدایت وراہ نمائی کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیّدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین!

راولپنڈی میں مولانا محمد اسماعیل کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ تبلیغی دورہ پر راولپنڈی تشریف لائے۔ آپ ۱۴؍نومبر کو جمعۃ المبارک کا خطبہ مرکزی جامع مسجد اکال گڑھ میں دیا۔ جس میں مولانا محمد رمضان علویؒ رکن مرکزی شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خطابت وامامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ عصر کی نماز کے بعد شیخ محمد اسلم چاولہ کی صاحبزادی کا نکاح شیخ محمد سعید چاولہ کے بیٹے سے پڑھایا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد خیابان سرسید میں درس حدیث دیا۔ ۱۵؍نومبر صبح ۱۱ تا ۱۲ بجے جامع مسجد رحمانیہ ٹینچ بھاٹا میں خواتین وطالبات کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر چاکرہ میں جامعہ مدنیہ ختم نبوت چاکرہ میں دراسات دینیہ کو اس کا آغاز کرایا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد الرحمان بنی چوک میں عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ جس کی صدارت راولپنڈی کے امیر شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد نے کی۔

۱۶؍نومبر دواخانہ ختم نبوت (وقف) میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ یہ عمارت حکیم قاری محمد یونس ایم۔ اے نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو وقف کی تھی۔ جس میں مجلس کا دفتر قائم رہا۔ کچھ عرصہ قبل حکیم صاحب کے بچے اوپر والے حصہ میں قیام پذیر ہونے کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہوگیا تھا۔ اب دوبارہ افتتاح ہوا۔ افتتاحی تقریب میں حکیم صاحب نے نئے مبلغ مولانا زاہد وسیم کو چابیاں پیش کیں۔ بعد نماز عصر جامع مسجد میں ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ جس کا انتظام مولانا محمد کامل خان پوری نے کیا۔ مجلس کے مبلغین مولانا زاہد وسیم اور مولانا محمد طیب شریک سفر رہے۔

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا آنکھوں دیکھا حال!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

آل پاکستان ستائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۳۰،۳۱، اکتوبر کو جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں نہایت تزک واحتشام سے منعقد ہوئی۔

کانفرنس کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کے درس سے ہوا۔ ۳۰/اکتوبر ۲۰۰۸ء کو نماز فجر کے بعد سامعین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ حضرات کو اس کانفرنس میں شرکت پر خوش آمدید کہتا ہوں کہ آپ حضرات اپنی گوناگوں مصروفیات ترک کر کے تشریف لائے۔ آپ لوگ آئے نہیں بلائے گئے۔ مولانا جالندھری نے فرمایا کہ اس کانفرنس کی پشت پر امت مسلمہ کی ڈیڑھ سو سالہ خدمات کا تسلسل ہے۔ انہوں نے کہا کہ انگریز سامراج نے مسلمانان برصغیر میں افتراق وانتشار پیدا کرنے کے لئے جہاں اور بہت سے فتنے پیدا کئے وہاں سرفہرست مرزائیت کا فتنہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیت کے مقابلہ میں امت نے عظیم الشان قربانیاں پیش کیں اور انشاء اللہ العزیز! قادیانیت کے مکمل خاتمہ تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اپنی جوانیاں رحمت دوعالم ﷺ کی عزت وآبرو کے تحفظ کے لئے وقف کردیں اور دنیا وآخرت میں اس کے اثرات وثمرات سے بہرہ ور ہوں۔ انہوں نے کہا کہ عشق رسالت ﷺ کا جذبہ ہی وہ عظیم الشان جذبہ ہے جو انسان کی کامیابی وکامرانی کا ضامن ہے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے مرزائی جماعت کے لاٹ پادری مرزا مسرور احمد سمیت تمام قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دی۔ ممتاز اہلحدیث رہنما مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد حفظہ اللہ کے دست حق پرست پر بیعت ...... اعلان کرتے ہوئے تسلی دلاتا ہوں کہ جہاں ان کا پسینہ گرے گا وہاں اہلحدیث نوجوان اپنا خون گرانا باعث سعادت سمجھیں گے۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عظیم الشان خراج تحسین پیش کیا۔

بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین جامعہ نوریہ رضویہ فیصل آباد کے مہتمم مولانا سید ہدایت رسول شاہ نے شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف، قاری محمد افضل قادری سمیت کانفرنس میں شرکت کی اور خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کی مشترکہ میراث ہے۔ اس کے تحفظ کے لئے مسلک ومکتب فکر سے ہٹ کر کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور بریلوی مکتب فکر کے مسلمان شانہ بشانہ ہوں گے۔

جماعت اسلامی پاکستان کے نائب امیر جناب لیاقت بلوچ نے کہا کہ قادیانیت ایک ناسور ہے۔ جس کا ملت اسلامیہ کے جسد اطہر سے الگ کرنا ہی اصل کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے کلیدی عہدوں پر فائز ہزاروں قادیانی ملک کی نظریاتی سرحدوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔

جمعیت اتحاد العلمائے پاکستان کے صدر مولانا عبدالمالک خان نے ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین

کی قادیانیت نوازی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کے خلاف امت مسلمہ کی عظیم الشان قربانیاں کسی طالع آزما کو اس مسئلہ کو متنازعہ نہیں بنانے دیں گی۔

جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا عطاء الرحمٰن ایم این اے نے کہا کہ قادیانی اگر ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی کے تعاون سے کوئی قرارداد اسمبلی میں لائے تو اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔ سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی رہنما مولانا عالم طارق ایکسیڈنٹ میں زخمی ہونے کے باوجود کانفرنس میں شریک ہوئے اور اپنی ہمدردیوں کا یقین دلایا۔

سرحد اسمبلی کے رکن مولانا خلیفہ عبدالقیوم نے کہا کہ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے جان کی قربانی تک پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔

خطیب العصر مولانا سید عبدالمجید شاہ ندیم نے اپنے والہانہ خطاب میں فرمایا کہ قادیانیت دجل وفریب اور کذب وافترا کا نام ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی وقت ہے کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دامن دجل وفریب کو خیرباد کہہ کر رحمت دوعالم ﷺ سے وابستگی کا اعلان کردیں۔ ہم انہیں سینے سے لگانے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون امیر مرکزیہ صاحبزادہ عزیز احمد نے حضرت الامیر کا پیغام خدام کے نام پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت والا کے تمام متعلقین علمائے کرام، خطباء عظام کو حکم یہ ہے کہ وہ ہر جمعہ کو کم ازکم دس منٹ عقیدہ ختم نبوت کی عظمت کے لئے بیان فرمائیں۔

شیخ الاسلام حضرت درخواستیؒ کے فرزند ارجمند اور جانشین مولانا فضل الرحمٰن درخواستی نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کا اعلان کیا۔

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے فرزند ارجمند مولانا سید سلمان بنوری سلمہ کو یہ کہہ کر سٹیج پر بلایا گیا اور صاحبزادہ عزیز احمد نے ان کی دستار بندی کرائی کہ آپ کے والد محترم نے ختم نبوت کی تحریک کی قیادت فرمائی۔ آپ بھی آگے بڑھیں اور اپنے والد کی تحریک کو جلا بخشیں۔ مولانا اللہ وسایا نے اس خطیبانہ انداز میں انہیں اسٹیج پر بلایا کہ پورے مجمع کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور ڈبڈبائی آنکھوں اور جذب ووجد سے معمور زبان سے انہوں نے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی خدمات کا اعلان کیا۔

پیر طریقت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ کے فرزند ارجمند سید محمد زکریا شاہ نے فیصل آباد میں تحریک پیدا کی اور عرصہ دراز کے بعد پندرہ بسوں پر مشتمل قافلہ کانفرنس میں شریک ہوا۔ جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے مہتمم استاذ القراء حضرت قاری محمد یاسین کے فرزند ارجمند قاری عزیز الرحمٰن اپنے جامعہ سے سو افراد پر مشتمل نوجوانوں کے ساتھ کانفرنس کی سیکورٹی کے لئے مستعد رہے۔

سرگودھا مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا اسامہ رضوان نے کہا کہ قادیانیوں کے خلاف تشدد اور نفرت کی نہ دعوت دیتے ہیں اور نہ اجازت۔ بلکہ انہیں دامن رسالت سے وابستگی کا محبت بھرا پیغام دیتے ہیں۔ مجلس علمائے اہل سنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حقانی نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دی۔

مجلس علماء اہل سنت پاکستان کے مرکزی ناظم مولانا عبدالکریم ندیم نے اپنے فاضلانہ بیان میں کانفرنس میں سماں پیدا کردیا اور رحمت عالم ﷺ کے کمالات سن کر سامعین نے انہیں خوب داد دی۔

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ اٹک کے جانشین مولانا قاضی ارشد الحسینی نے حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے طرز پر ذکر کرایا اور فضائل ذکر پر شاندار خطاب فرمایا اور اطمینان قلبی کے حصول کے لئے ذکر خداوندی کو ضروری قرار دیا۔

کانفرنس میں امسال پہلے سے کہیں زیادہ حاضری تھی۔ خورد ونوش سمیت تمام انتظامات ناکافی ثابت ہوئے۔ جمعۃ المبارک کے اجتماع میں مسجد و مدرسہ کے ہال، برآمدہ و کمرے ناکافی ثابت ہونے کے باعث باہر سڑک پر دور دور تک صفیں بنائی گئیں تو ہزاروں نمازی نماز باجماعت کی سعادت حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکے۔

آخری خطاب معمول کے مطابق قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کا تھا۔ جس میں آپ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی جمیلہ کو سراہا اور حضرت الامیر دامت برکاتہم کا شکریہ ادا کیا کہ جن کے حکم پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ کانفرنس میں آئندہ سال کے لئے کارکنوں کو لائحہ عمل دیا گیا اور مجاہد تحریک ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے حضرت الامیر دامت برکاتہم کی طرف سے ہدایات دیں اور کانفرنس مولانا فضل الرحمٰن درخواستی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

ذیل میں کانفرنس کی نشست وار اجمالی فہرست پیش خدمت ہے:

پہلی نشست ۳۰؍اکتوبر بروز جمعرات صبح دس بجے شروع ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز حضرت صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی دعا سے ہوا۔ تلاوت قاری محمد عثمان کمالوی نے اور نعت حافظ محمد شریف مچن آبادی نے پیش کی۔ مقررین میں حافظ عبدالوہاب جالندھری حافظ آباد، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، مولانا راشد مدنی ٹنڈو آدم شامل ہیں۔ جبکہ صدارت علامہ احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم نے کی۔

دوسری نشست ۳۰؍اکتوبر بعد نماز ظہر شروع ہوئی۔ صدارت حاجی عبدالرشید خلیفہ مجاز حضرت الامیر مدظلہم نے فرمائی۔ تلاوت قاری غلام رسول، مہمان خصوصی مولانا عبدالواحد کوئٹہ، نعت مولوی محمد اصغر متعلم جامعہ باب العلوم کہروڑپکا، حافظ محمد شریف مچن آبادی، محمد سلیم مہر خان پور نے پیش کیں اور مولانا عبدالواحد کوئٹہ، مولانا قاری خلیل احمد بندھانی سکھر، مولانا قاری سمیع اللہ جان پشاور، مولانا عبدالقیوم حقانی خالق آباد نوشہرہ، مولانا مفتی محمد طیب مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد، مولانا علامہ ممتاز احمد کلیار جڑانوالہ نے خطاب فرمایا۔

سوال وجواب کی نشست عصر کے بعد منعقد ہوئی۔ مولانا اللہ وسایا نے سوالات کے جوابات دیئے۔

بعد نماز مغرب مولانا قاضی ارشد الحسینی نے محفل ذکر سے خطاب فرمایا۔

تیسری نشست ۳۰؍اکتوبر بعد نماز عشاء شروع ہوئی۔ صدارت مولانا عبدالغفور ٹیکسلا خلیفہ مجاز حضرت امیر مرکزیہ نے فرمائی۔ جبکہ مہمانان خصوصی صاحبزادہ عزیز احمد بہلوی تھے۔ تلاوت قاری احسان اللہ فاروقی کراچی، نعت حافظ سیف اللہ ٹنڈو آدم، حافظ محمد شریف مچن آبادی اور طاہر بلال چشتی جھنگ نے پیش کیں۔

مقررین میں مولانا قاضی مشتاق احمد امیر مجلس راولپنڈی، مولانا اسامہ رضوان ناظم اعلیٰ مجلس سرگودھا، مولانا عبدالمجید لنڈ سٹھارجہ سندھ، مولانا عتیق الرحمٰن جامعہ عبداللہ بن مسعود لاہور، صاحبزادہ حافظ مبشر محمود فیصل آباد، مخدومزادہ سید محمد زکریا جامعہ عبیدیہ فیصل آباد، مولانا عبدالمالک خان صدر جمعیت اتحاد العلماء پاکستان لاہور، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی راولپنڈی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر لاہور، مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی امیر مجلس خانیوال، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن رحمانی ٹنڈو آدم، محمد یاسر صدر صبیان ختم نبوت سرگودھا، مولانا عبدالکریم ندیم مرکزی ناظم مجلس علمائے اہل سنت، مولانا عبدالرحمٰن خطیب جامع مسجد انارکلی لاہور، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال، مولانا سید سلمان بنوری کراچی، مولانا مفتی تقی الدین شامزئی کراچی، مولانا زبیر اشرف عثمانی کراچی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا عالم طارق فیصل آباد، مولانا عطاء الرحمٰن شہباز سمندری، مولانا قاری شبیر احمد عثمانی فیصل آباد، جبکہ آخری خطاب شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے فرزندار جمند اور جانشین مولانا فضل الرحمٰن درخواستی کا ہوا جو صبح کی نماز تک جاری رہا اور موصوف کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

چوتھی نشست قبل از نماز جمعہ شروع ہوئی۔ اس نشست کی صدارت خانقاہ بہلویہ شجاع آباد کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ عزیز احمد بہلوی نے کی۔ اس نشست سے مجلس علمائے اہل سنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حقانی، جماعت اسلامی پنجاب کے امیر جناب لیاقت بلوچ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا نورالحق نور پشاور، معروف صحافی نعیم ظفر پنیاں ریذیڈنٹ ایڈیٹر روزنامہ اسلام ملتان، مولانا محمد نذر عثمانی حیدرآباد، مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص، ڈاکٹر دین محمد فریدی بھکر، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر، مولانا محمد اسحٰق ساقی بہاول پور، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے خطاب کیا۔

جبکہ جمعتہ المبارک سے پہلے خطیب العصر حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ نے خطاب کیا۔ مہمان خصوصی شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ تھے۔ یہ نشست اپنے بیانات وخطابات کے لحاظ سے جاندار وشاندار رہی۔

آخری نشست ۳۱؍اکتوبر بعد نماز جمعہ منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ معاون امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی۔ جبکہ سید سلمان گیلانی، مفتی عمار کہروڑپکا نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ آخری نشست سے سپاہ صحابہ کے رہنما خلیفہ عبدالقیوم ممبر سرحد اسمبلی، جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا عطاء الرحمٰن ایم این اے، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید کے فرزندار جمند مولانا عثمان ضیا فاروقی، جامعہ مدنیہ لاہور کے مہتمم مولانا سید محمود میاں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے امیر مولانا احمد میاں حمادی نے خطاب کیا۔ جبکہ آخری خطاب قائد جمعیت علمائے اسلام مولانا فضل الرحمٰن نے فرمایا۔ مولانا کا خطاب حالات حاضرہ پر سیر حاصل بحث تھا۔ مولانا نے فرمایا کہ قادیانی برطانوی استعمار کے ایجنٹ تھے۔ آج امریکی سامراج کے ذلہ خوار ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے برطانوی سامراج کا مقابلہ کیا ہے اور ہم امریکی سامراج اور ان کے ایجنٹ قادیانیوں کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔ کانفرنس مولانا فضل الرحمٰن درخواستی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

گستاخ کا انجام!

بنت آمنہ

خداوند عالم! میں تجھ سے اپنی بخشش کا سوال کرتا ہوں۔ یاالٰہی مجھے بخش دے۔ اگرچہ میرا گناہ بخشش کے لائق نہیں۔ اس لئے مجھے یقین نہیں کہ میں بخشا جاؤں گا۔ ایک مفلوک الحال نابینا شخص کعبۃ اللہ کا طواف کررہا تھا اور رحمت ایزدی کو تڑپ تڑپ کر پکار رہا تھا۔ رحمت خداوندی کو پکارتے پکارتے اس مفلوک الحال بوڑھے کی تڑپ ان دعائیہ الفاظ پر آ پہنچی کہ یاالٰہی تو رحیم ہے، کریم ہے، ستار وغفار ہے۔ اگر میری خطاؤں سے درگزر فرمادے تو اس سے بخشش ومغفرت، درگزر کے خزانے میں کوئی کمی تو نہیں آئے گی۔

ابوایوب خالدیؒ (مشہور تابعی) جو اس وقت طواف کرتے ہوئے اس تڑپ وبے قراری کا مشاہدہ کررہے تھے اور اس کی دلی آہ وزاری کو سن رہے تھے یکا یک پکار اٹھے کہ بھائی آخر تو نے ایسا کونسا گناہ کیا ہے جس پر تجھے اس قدر اضطراب وبے قراری ہے جس پر تجھے یہ خوف دامن گیر ہے کہ تو بخشش کے لائق نہیں؟۔

اس مفلوک الحال نابینا شخص نے جواب دیا کہ میرا قصور بڑا عجیب ہے۔ شرمناک وذلت آمیز ہے۔ اپنی شامت اعمال کا آپ سے کیا ذکر کروں۔ سوچوں کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہوں تو سخت ندامت محسوس ہوتی ہے کہ ایسا گناہ مجھ سے کیونکر اور کس طرح سرزد ہوا۔ اگر تم سننا چاہتے ہو تو تمہارے گوش گزار کئے دیتا ہوں۔ اس بوڑھے نے ایک لمبی آہ بھری اور یوں گویا ہوا:

دراصل بات کچھ یوں ہے کہ جس گروہ نے امیرالمؤمنین حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے مکان کا محاصرہ کیا تھا ان میں ایک شخص میں بھی تھا۔ میں نے اپنے دوست کے ساتھ مل کر یہ قسم کھا رکھی تھی کہ اگر حضرت عثمانؓ شہید کردیئے جائیں گے تو میں ان کے منہ پر طمانچہ ماروں گا۔ (معاذ اللہ)

چنانچہ جیسے ہی ظالموں نے آپ کو شہید کردیا اور مجھے خبر ملی تو میں اپنے اس دوست کے ہمراہ آپ کے مکان کی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوگیا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت نائلہؓ آپ کا سر مبارک گود میں لئے ہوئے بیٹھی تھیں۔ میرے ساتھی نے کہا ذرا ان کا منہ کھلواؤ۔ کیونکہ آپ کا چہرہ مبارک چادر سے ڈھانپا ہوا تھا۔ میرے ساتھی کے کہنے پر حضرت نائلہؓ نے پوچھا کہ کیوں؟۔ تو میرے دوست نے جلدی سے اصل بات بھی بیان کردی کہ آج صبح ہم لوگ اس بات کی قسم کھا کر نکلے تھے۔ لہٰذا ان کا منہ کھول دو۔ تاکہ ہم لوگ اپنی قسم پوری کرلیں۔

ہماری بات سنتے ہی حضرت نائلہؓ برس پڑیں اور خدا کا واسطہ دے کر فرمانے لگیں کہ:

''خدا سے ڈرو! آنحضرتﷺ کی فضیلت مآب محبت کا خیال کرو۔ سوچو تو سہی حضورﷺ کی دوصاحبزادیاں یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں رہ چکی ہیں۔ کچھ شرم کرو۔ ان سے تو فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ کچھ خیال کرو کہ انہوں نے کبھی دشمن کو بھی گالی نہیں دی۔ سو یہ تو وہ ہیں جن کے بارے میں مالک بحروبر فرماتے ہیں کہ عثمانؓ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔ یاد تو کرو یہ تو وہ ہیں جنہوں نے اہل مدینہ کے لئے قلت پانی کی صورت میں

بیئر رومہ (کنواں) خرید کر وقف کر دیا۔ سنو یہ تو وہ ہیں جو ۱۲ سال تک مسلمانان عالم کے امیر رہے۔ یہ تو وہ ہیں جنہیں ذوالنورین جیسے القاب سے نوازا گیا۔‘‘

غرض آپ کی رفیقہ حیات نے اس قسم کی بہت سی باتیں سنائیں اور ہم لوگوں کو کافی لعنت ملامت کر کے گناہ سے ڈرایا اور شرم دلائی۔ میرا دوست شرمندہ ہو کر باہر کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ لیکن مجھ پر شامت اعمال سوار تھی۔ میں نے ان کی باتیں ایک کان سے سنیں اور دوسرے کان سے نکال دیں۔

وہ شخص ذرا دیر کے لئے رکا اور پھر یوں کہنے لگا کہ میں کہنے سننے سے بے پرواہ ہو کر آگے بڑھا اور اپنی بیہودہ اور مذموم حرکت شروع کر دی۔ میں نے آپؓ کا چہرہ مبارک کھول کر زبردستی طمانچہ مارا اور کوئی شخص وہاں یہ حرکت دیکھنے والا نہیں تھا جو دیکھتا اور مجھے روکتا۔ صرف حضرت نائلہؓ تھیں۔ وہ مجھے برا بھلا کہتی رہیں اور کوستی رہیں اور بہت سی بددعائیں دی۔ تڑپ کر یہ بددعا بھی دے دی کہ: ’’اللہ تیرے ہاتھوں کو بے کار اور دونوں آنکھوں کو بے نور کر دے۔ تجھے معذور اور اندھا کر دے۔ انہوں نے یہ الفاظ بھی کہے تھے کہ خدا تیرا گناہ کبھی معاف نہیں کرے گا۔ تو ہرگز بخشا نہیں جائے گا۔ خدا چاہے گا کہ تیری اس گستاخی کی سزا تجھے دنیا میں ہی مل جائے۔‘‘

اس شخص نے پھر ایک آہ بھری اور کہا کہ خدا کی قسم! میں ان کے مکان سے پوری طرح نکلنے نہ پایا تھا کہ ان کی دعائیں قبول ہو گئیں۔ میرے ہاتھ پاؤں بے کار ہو چکے تھے اور میری آنکھیں بے نور ہو چکیں تھیں۔ میں اپنے گناہوں اور گستاخی کی سزا پا چکا تھا۔ مجھے میری خطاؤں کی سزا مل چکی ہے۔ صرف میری بخشش کا معاملہ رہ چکا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرا انجام کیا ہوتا ہے؟۔

اس دور کے گستاخان صحابہؓ کو یہ عبرت انگیز واقعہ بار بار پڑھنا چاہئے اور اس حدیث مبارکہ کو بھی پڑھ کر غور و فکر کرنا چاہئے اور اپنے انجام سے ڈر کر اپنے اعمال و عقیدے کو صحیح کرنا چاہئے۔

حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ: ’’اللہ سے ڈرو۔ ان کو میرے بعد نشانہ نہ بنانا (ملامت اور نکتہ چینی سے) کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی بناء پر کی اور جس نے ان سے بدظنی کی تو میری بدظنی کی بناء پر کی۔ جس نے ان کو ایذاء دی (ان کی نیت پر شبہ کرنا، بدگمانی کرنا، طعن و ملامت سب و شتم، تیر بازی و زبان درازی کرنا سب ایذاء کی صورتیں ہیں) اس نے مجھے ایذاء دی اور جس نے اللہ کو ایذاء دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پکڑے۔‘‘

علاوہ ازیں آپ ﷺ نے حضرات صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہنے سے سختی سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اگر تم کسی کو دیکھو کہ میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہتا ہے تو کہو کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو تمہاری اس برائی پر۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ افضل الرسل ہیں اور آپ ﷺ کے اصحاب بھی تمام انبیاء علیہم السلام کے اصحاب سے افضل الاصحاب ہیں اور ان کو برا بھلا کہنے والے سب سے بدتر ہیں۔ امت کے کسی فرد کو ان پر تنقید اور نکتہ چینی کرنے اور ان کے اعلیٰ و ارفع اور افضل مقام صحابیت پر انگلی اٹھانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ اللہ کے بندوں کو بھی ان سے راضی رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانان عالم کو حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے جملہ صحابہ کرامؓ کی سچی محبت اور اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

قادیانیوں کے ساتھ مناظرہ نمبر۲!

قسط نمبر:۷ ازافادات: مولانا محمد امین صفدرؒ

مرزا کا حکم کہ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرف رجوع کرو

۱…… مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ فاسئلو اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون یعنی اگر تمہیں ان بعض امور کا علم نہ ہو جو تم میں پیدا ہوں تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو اور ان کی کتابوں کے واقعات پر نظر ڈالو تا کہ اصل حقیقت تم پر منکشف ہو جائے۔ (ازالہ اوہام ص۶۱۶)

۲…… پھر لکھتا ہے کہ انجیل برناس نہایت معتبر تفسیر ہے۔ (سرچشم آریہ ص۱۸۲)

حیات عیسیٰ علیہ السلام اور بزرگان کے ارشادات

۱…… حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ: ’’ونزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء حق کائن ‘‘ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا حق ہے اور صحیح ہے۔ (فقہ اکبر ص۲۲)

۲…… امام ابوجعفر طحاویؒ عقیدۃ الطحاویہ میں فرماتے ہیں کہ: ’’ونومن بخروج الدجال ونزول عیسیٰ بن مریم علیھما السلام من السماء ‘‘ اور ہم ایمان لاتے ہیں دجال کے نکلنے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے پر۔ (عقیدہ طحاویہ ص۳۵)

۳…… امام ابن عطیہ مالکیؒ فرماتے ہیں کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں اور وہ آخری زمانہ میں نزول فرمائیں گے اور اس اجماع کی بنیاد احادیث متواترہ ہیں۔ (البحر المحیط ج۲ ص۴۷۲)

قاضی عیاض مالکیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور نازل ہو کر دجال کو قتل کرنا اہل سنت والجماعت کے ہاں حق اور صحیح ہے۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور کوئی عقلی دلیل اس کے خلاف نہیں۔ پس اس کو ماننا لازم ہے۔ ہاں بعض معتزلہ اور جہمیہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ (نووی شرح صحیح مسلم ص۴۰۳ ج۲)

۵…… امام اہل سنت وجماعت امام ابوالحسن اشعریؒ فرماتے ہیں کہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا۔ (کتاب الابانہ ص۴۶)

۶…… علامہ تفتازانیؒ فرماتے ہیں کہ احادیث صحیحہ سے امام مہدی کا ظہور اور عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ثابت ہے۔ (شرح مقاصد ص۳۰۷)

۷…… علامہ ابن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ علامات قیامت میں سے دجال کا نکلنا اور عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا ہے۔ یہ سب حق ہے اور نصوص صحیحہ صریحہ سے ثابت ہے۔ (المسائرۃ ص۲۶ ج۲)

۸…… امام عبدالحکیم سیالکوٹیؒ فرماتے ہیں کہ: ’’ونزولہ الی الارض واستقرارہ علیھا قد ثبت باحادیث صحیحہ بحیث لم یبق فیہ شبھۃ ولم یختلف فیہ احد ‘‘ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اتر نا زمین کی طرف اور ان کا ٹھہرنا اس پر تحقیق ثابت ہوا ہے صحیح حدیثوں کے ساتھ اس طریقہ سے کہ ان

میں کوئی شبہ نہیں اور اس میں کسی ایک نے بھی اختلاف نہیں کیا۔ (عبدالحکیم علی الخیالی ص۱۴۲)

۹...... علامہ سفارینیؒ فرماتے ہیں کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور اہل شریعت میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔ اس کا انکار صرف فلاسفہ اور ملاحدہ نے کیا ہے اور ان کے انکار سے اجماع پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور اس بات پر بھی امت کا اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد شریعت محمدی ﷺ کے مطابق عمل کریں گے۔ اگرچہ آپ نبوت کی صفت سے بھی متصف ہوں گے۔ (شرح عقیدہ سفارینی ص۹۰ ج۲)

ایک قیمتی مگر دلچسپ بات

غیر مقلدین اعتراض کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو وہ حنفی ہوں گے یا شافعی وغیرہ تو اس کا جواب استاذ محترم دیتے ہیں کہ:

۱...... مجتہد کے لئے تقلید ضروری نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجتہد ہوں گے۔

۲...... عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات امام ابوحنیفہؒ کے اجتہادات کے موافق ہوں گے۔ چھے بزرگوں کو حالت کشف میں نظر آیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ حنفی مسلک کے مطابق نماز پڑھ رہے تھے۔ ان کشوف کی تائید حدیث نسائی (ص۶۳ ج۲) سے بھی ہوتی ہے کہ نبی پاک ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے جنت کا سرٹیفکیٹ دیا۔ نمبر ایک جو ہندوستان کی فاتح ہوگی۔ نمبر دو جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر جہاد کرے گی اور ہندوستان کے فاتح بلاشرکت غیر حنفی ہی ہیں۔

مرزا قادیانی بقلم خود

۱...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں وہ اپنے مبعوث ہونے کی علت غائی کو پالیتے ہیں اور نہیں مرتے جب تک ان کی بعثت کی غرض ظہور میں نہ آئے۔ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلادوں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں۔ پس اگر کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ (اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء ص۴)

تبصرہ: مرزا قادیانی کے مرنے کے ۳۳ سال بعد قادیانی اخبار الفضل میں جو داستان شائع ہوئی اس سے اندازہ لگائیں کہ مرزا قادیانی اپنے مشن میں کہاں تک کامیاب ہوا۔ الفضل کی عبارت:

کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت ہندوستان میں عیسائیوں کے ۱۳۷ مشن کام کر رہے ہیں۔ یعنی ہیڈ مشن ان کی برانچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہیڈ مشن میں ۱۸۰۰ سے زائد پادری کام کر رہے ہیں۔ چار سو تین ہسپتال ہیں جس میں پانچ سو ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ تینتالیس پریس ہیں اور تقریباً سو اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں۔ اکاون کالج، چھے سو سترہ ہائی سکول اور اکسٹھ ٹریننگ کالج ہیں۔ ان میں ساٹھ ہزار طالب علم تعلیم پاتے ہیں۔ مکتی

فوج ۳۰۸ یورپین اور دو ہزار آٹھ سو چھیاسی ہندوستانی حناد (مبلغ) کام کرتے ہیں۔ اس کے ماتحت پانچ سو سات پرائمری سکول ہیں جن میں اٹھارہ ہزار چھ سو پچھتر طالب علم پڑھتے ہیں۔ اٹھارہ بستیاں اور گیارہ اخبارات ان کے اپنے ہیں۔ اس فوج کے مختلف اداروں کے ضمن میں تین ہزار دو سو نوے آدمیوں کی پرورش ہورہی ہے اور ان سب کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ روزانہ دو سو چوبیں مختلف مذاہب کے آدمی ہندوستان میں عیسائی ہورہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں مسلمان کیا کام کررہے ہیں۔ وہ تو اس کام کو شاید قابل توجہ ہی نہیں سمجھتے۔ احمدی جماعت کو سوچنا چاہئے کہ عیسائی مشنریوں کے اس قدر وسیع جال کے مقابلہ میں اس کی مساعی کی کیا حیثیت ہے۔ ہندوستان بھر میں ہمارے دو مبلغ ہیں اور وہ بھی جن مشکلات میں کام کررہے ہیں انہیں ہم خوب جانتے ہیں۔ (اخبار الفضل قادیان ۱۹۴۱ء)

۲...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اگر سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہ ہوا اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرنا ضروری ہے۔ یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آئے۔ یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کریں جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہوجائے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب سمجھ لوں گا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۰)

تبصرہ: مرزا قادیانی کی یہ تحریر جنوری ۱۸۹۷ء کی ہے۔ گویا مرزا قادیانی کے سچے ہونے کے لئے ۱۹۰۳ء تک یہ سارے کام پورے ہوجانے چاہئیں تھے۔ اگر یہ کام پورے نہ ہوئے تو مرزا قادیانی نے اپنے کاذب ہونے کی قسم کھا رکھی تھی۔ اس لئے ہر قادیانی کا فرض ہے کہ وہ قسمیں کھا کھا کر مرزا قادیانی کو کاذب کہیں۔ یہ عبارتیں چونکہ اردو میں ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں تو اسکا نتیجہ دو ضرب دو چار کی طرح نکلتا ہے۔ اس وجہ سے قادیانی قرآن وحدیث کا نام لیتے ہیں۔ تاکہ مرزا قادیانی کی عبارتیں سامنے نہ آئیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ ان عبارتوں کو سامنے لائیں۔ وہ کہتے ہیں کہ توفی اور رفع کے معنی میں جھگڑا ہوتا رہے اور عوام کے پلے کچھ نہ آئے اور عوام یہ سمجھیں کہ قادیانی بھی قرآن پڑھتے ہیں۔

۳...... ۱۳۱۱ھ رمضان کی تیرھویں تاریخ کو چاند گہن اور اٹھائیسویں تاریخ کو سورج گہن ہوا تو مرزا قادیانی نے اس کو اپنے مہدی ہونے کی دلیل بنایا اور اس کو خارق عادت واقعہ قرار دیا۔ لکھتا ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت کے وقت میں کبھی چاند اور سورج گرہن اکٹھے نہیں ہوئے اور اگر کوئی کہے کہ اکٹھے ہوئے ہیں تو بار ثبوت اس کے ذمہ ہے۔ (انوار الاسلام ص ۴۷) پھر لکھتا ہے کہ یہ کبھی نہیں ہوا اور ہرگز نہیں ہوا کہ بجز ہمارے اس زمانہ کے دنیا کی ابتداء سے آج تک کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان کے مہینہ میں ایسے طور پر اکٹھے ہوگئے ہوں کہ اس وقت کوئی مدعی رسالت یا نبوت یا مجددیت بھی موجود ہوں۔ (انوار الاسلام ص ۴۸)

تبصرہ: مگر افسوس مرزا قادیانی کی جہالت عالم آشکار تھی۔ ورنہ ۱۸ ہجری سے لے کر ۱۳۱۲ھ تک ساٹھ مرتبہ رمضان المبارک میں چاند اور سورج گرہن کا اجماع ہوا۔ ان تیرہ صدیوں میں بیسیوں مدعی نبوت اور مدعیان رسالت بھی ہوئے۔ مگر اس کے باوجود اس نے چیلنج لکھوایا۔ جاری ہے!

عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت!

تحریر: مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ مرسلہ: قاری فاروق احمد تونسوی

نبوت ورسالت کا روشن سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے اور جناب نبی کریم محمد عربی ﷺ کی ذات اقدس پر ختم ہوتا ہے۔ گویا سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی آنحضرت ﷺ ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں اس عقیدہ کو عقیدہ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔ یہ عقیدہ دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے۔ دین اسلام کا محور ومرکز بھی یہی عقیدہ ہے۔ کیونکہ پورے دین اسلام کی خوبصورت عمارت اسی عقیدہ کی مضبوط بنیاد پر قائم ودائم ہے اور ملت اسلامیہ کی وحدت کا راز بھی تاقیامت اسی عقیدہ کی خیر وبرکت میں پوشیدہ ہے۔ اس عقیدہ کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید نے ایک سو مرتبہ اور صاحب قرآن نبی آخرالزمان ﷺ نے دوسودس مرتبہ اس عقیدہ کی حقانیت وصداقت کی گواہی دی ہے۔ اسلام میں حضرات صحابہ کرامؓ کا سب سے پہلا اجماع مسئلہ ختم نبوت پر قائم ہوا۔

چنانچہ جب بدبخت مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت نے اس روسیاہ کو متفقہ طور پر کافر ومرتد اور واجب القتل قرار دے کر اسے مع اس کی جماعت کے جہنم رسید کیا۔ ختم نبوت کے صریح اعلان اور ملت اسلامیہ کے متواتر اقدامات کے بعد یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص جو دماغی طور پر معذور نہ ہو۔ سنجیدگی کے ساتھ نبوت کا دعویٰ بھی کرسکتا ہے۔ اس لئے مسیلمہ کذاب سے لے کر مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی تک ہر مدعی نبوت کے دعویٰ کا پس پردہ سیاسی یا معاشی سراغ ضرور ملے گا۔

عہد فرنگی کے بدترین دور غلامی میں برصغیر کی سرزمین اسلام دشمن فتنوں کی روئیدگی کے لئے انتہائی زرخیز اور فتنہ ریز ہوگئی تھی اور مسلمانان ہند انتہائی درجہ بے بسی وبے کسی کی زندگی گزارنے پر مجبور اور ظلم وستم کی چکی میں پس رہے تھے اور آئے دن مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا نیا طریقہ واردات ایجاد کیا جاتا تھا۔ ان حالات میں انگریز سامراج نے ہندوستان میں اپنے غاصبانہ قبضہ کو برقرار رکھنے اور دین اسلام سے ازلی دشمنی اور اپنے خبث باطن کے اظہار کے لئے مرزا قادیانی کے گلے میں انگریزی نبوت کا طوق غلامی ڈالکر اسے طاغوتی قوتوں کے عرش تک معراج کرائی۔ مرزا قادیانی گورنمنٹ برطانیہ کی نظر انتخاب کا وہ عیارترین شخص تھا جو گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے اور دشمن اسلام انگریز کے اشارہ ابرو پر چلنے کا ماہر تھا۔

چنانچہ قادیان کے بناسپتی نبی نے انگریز سرکار کے اشارہ پر کفر وارتداد کا زہر آلود خنجر امت محمدیہ کے سینے میں اتار کر اسے گھائل (زخمی) کیا اور ملت اسلامیہ کے مذہبی جوش وخروش اور جذبہ جہاد کو ختم کرنے کی غرض سے منسوخی جہاد کا فتویٰ دے کر انگریز گورنمنٹ کی حمایت میں بھرپور مہم چلائی اور وحدت ملی کی دیواریں نقب زنی کے لئے فرنگی کے اجرتی ڈاکو کا کردار ادا کیا۔ آسمان مقرب کی جانب سے بارش کی مانند نازل ہونے والی وحی نے مرزا قادیانی کو دعوئے نبوت کے لئے آمادہ کیا اور عیار ومکار انگریز نے قادیانی نبوت کے لئے لندن سے ولایتی تخم درآمد

کر کے سرزمین ہندوستان میں سیاسی ضرورت کے تحت مرزا قادیانی کی شکل میں ایک خود کاشتہ وخود ساختہ نبی اگایا۔ جس نے انگریز آقا کی دی ہوئی تربیت کے مطابق دعوائے مہدویت، مسیحیت، نبوت ورسالت کے ساتھ ساتھ منسوخی جہاد کا اعلان کیا۔ تاکہ اپنے غیر ملکی آقاؤں کی نیازمندانہ کاسہ لیسی اور سعادت مندانہ چمچہ گیری کا پورا پورا حق ادا ہوسکے اور اپنے اسلام دشمن مشن کی تکمیل وتشہیر وتبلیغ اور اس کی نشر واشاعت کے لئے فتنہ قادیانیت کی بنیاد رکھی۔

درحقیقت طاغوت برطانیہ نے اپنے خود کاشتہ پودے مرزا قادیانی سے یہ سب کچھ ایسے دور میں کرایا جب مسلمانان ہند بلکہ مسلمانان عالم کے سیاسی فیصلے سفید آقاؤں کے رحم وکرم پر تھے۔ اگر مرزا قادیانی نے حریم نبوت پہ قدم رکھنے کی جرات عہد صدیقی میں یا کم ازکم دور خلافت ترکیہ میں کی ہوتی تو اس کا انجام اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب سے مختلف نہ ہوتا۔

قادیانیت کیا ہے

قادیانیت برطانوی سامراج کا پیدا کردہ وہ سیاسی وسازشی فتنہ ہے جس کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اس فتنہ نے اپنی تحریک کو مذہبی روپ دے کر مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو مٹانے اور ان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی خطرناک سازش فرنگی کے اشارہ پر دور فرنگی میں تیار کی تھی اور آج ملت اسلامیہ سے مکمل طور پر جدا کئے جانے کے باوجود یہ فتنہ ایسا ناسور بن چکا ہے جو اپنے کفریہ عقائد ونظریات کے ماتھے پر اسلام اور مذہب کا لیبل چپکائے رکھنے پر بضد ہے۔ یہ فتنہ یورپ کا تربیت یافتہ اور اسرائیل کا ایجنٹ اور اپنے مغربی آقاؤں کے سیاسی مفادات کی خاطر اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے لئے مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کرنے پر تیار نہیں۔ قادیانیت اتنا خطرناک فتنہ ہے کہ دور اول سے آج تک جتنے بھی فتنے اسلام کے خلاف پیدا ہوئے ان سب کی مجموعی فتنہ پردازی بھی مرزائیت کے سامنے شرمندہ ہے۔ قادیانیت کا وجود ننگ انسانیت، ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور اور ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ قادیانی تحریک اپنے ابتدا سے آج تک اپنے مغربی آقاؤں کے لئے جاسوسی اور ایجنٹی کا کردار بڑی مہارت سے ادا کررہی ہے۔ قادیانیت سرکار دوعالم ﷺ سے بغض وعناد، عقیدہ ختم نبوت پہ ڈاکہ زنی اور یہودیت کے دجل وفریب کا دوسرا نام ہے۔

برطانوی سامراج کا شیطانی منصوبہ

چنانچہ اب یہ بات صیغہ راز میں رہنے کی بجائے روز روشن کی طرح واضح اور کھلا اشتہار بن کر پوری دنیا کے سامنے آچکی ہے کہ قادیانیت انگریز سامراج کا وہ شیطانی منصوبہ ہے جس نے بڑی مکاری وعیاری کے ساتھ امت مسلمہ کی محبت وعقیدت، اطاعت ووفاداری کا مرکز ومحور تبدیل کرنے کی شرانگیز کوشش کر کے اہل اسلام کے نزدیک سنگین ترین جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں جس مسئلہ پر امت محمدیہ کا مطلق اور غیر مشروط ایمان واجماع رہا ہے۔ وہ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ ناقابل تقسیم محبت ہے۔ چنانچہ اس امت کو اپنے عروج وزوال کے کئی مراحل سے گزرنے کا اتفاق ہوا۔ مصائب وآلام، بلندی وپستی کے اتار چڑھاؤ کے تیز

وتند حالات وواقعات نے اس کا تخت و بخت اور اقتدار تو چھینا۔لیکن دنیا کا کوئی حادثہ اس کا مرکز نگاہ نہ بدل سکا۔یہ امت مشکل سے مشکل حالات وواقعات کے سمندر سے ڈوب ڈوب کر نکلی وابھری ہے تو اس کی وجہ صرف اور صرف خاتم النبیین ﷺ سے بے پناہ محبت وعقیدت اور ناقابل تقسیم محبت ہے۔

قرآن کریم کے نزول کے بعد وحی نبوت کا دعویٰ تمام انبیائے کرام کی توہین اور ناقابل معافی سنگین ترین جرم ہے۔کیونکہ ختم نبوت کی دیوار میں نقب زنی دینیات کے تمام نظام کو درہم برہم کر دینے کے مترادف ہے۔تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے جب بھی جہاد کو خیرباد کہا تو تباہی وبربادی ان کا مقدر بن گئی اور ذلت ورسوائی کی ایسی دلدل میں پھنسے جہاں سے نکلنے کے لئے انہیں جہاد کا واحد راستہ ہی اختیار کرنا پڑا۔

برصغیر پاک وہند میں اورنگزیب عالمگیرؒ کے بعد مغل حکمرانوں نے جہاد سے کترانا شروع کر دیا تھا۔شمشیر وسنان کی جگہ طاؤس ورباب نے لے لی تھی۔تب انگریزوں نے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے آہستہ آہستہ ہندوستان پر قابض ہوکر اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے دوام بخشنے اور وحدت ملی کو نیست ونابود کرنے کے لئے فتنہ مرزائیت کو جنم دیا۔تحریک مرزائیت جو مذہب کے روپ میں نمودار ہوئی درحقیقت مسلمانوں کی یک جہتی کو ختم کرنے کی خوفناک سازش تھی جو انگریز نے اپنی نگرانی میں تیار کی تھی اور اس حقیقت سے بھی انکار کی گنجائش نہیں کہ تحریک قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کے ایماء سے مسیلمہ کذاب کی راہ اپنا کر نبوت ورسالت کا ڈھونگ رچایا تھا۔وہ ملت اسلامیہ کے خلاف انگریز کی تیار کردہ سازشوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انگریز سامراج کی طرف سے مامور تھا۔چنانچہ آنجہانی مرزا قادیانی نے پلومرٹانک وائن سے مست ہوکر ایک موقع پر اپنی نبوت کو انگریز کا خود کاشتہ پودا تحریر کر کے برطانوی سرکار سے ناجائز تعلقات کی خفیہ کہانی کا راز بےخبری کے عالم میں افشاں کر دیا۔اس دستاویزی ثبوت کے بعد کوئی عقل کا اندھا ہی مرزائیت کی بدنام راہ اختیار کر سکتا ہے۔

چنانچہ جب قادیانیت کے تمام سیاسی عزائم اور انگریز سے ناجائز تعلقات کے خفیہ راز فاش ہوئے جو برطانوی استعمار کی رضاجوئی کے لئے قادیانی ملت کا تخلیقی جزو تھے تو برصغیر کے علمائے کرام نے اس فتنے کا ایسے انداز میں محاسبہ وتجزیہ کیا کہ تمام مسلمان ان کے کفریہ عقائد واعمال سے چوکنا ہوگئے اور ان کے دل میں یہ بات پختہ یقین کر گئی کہ قادیانیت کا زہریلا سانپ برطانوی سامراج نے اپنے سیاسی مفادات کے تحفظ کے لئے پالا تھا اور قادیانیت کی نبوت فرنگی اقتدار کی سیاسی شطرنج کا مذہبی مہرہ تھی۔اس لئے مسلمانوں کو جس قدر نفرت انگریز سے تھی اس سے کئی گناہ زیادہ قادیان کی بناپتی نبوت سی تھی۔جس نے اسلام کی تحریف وتکذیب اور گورنمنٹ برطانیہ کی خوشامد وچاپلوسی کو اپنا شعار بنایا ہوا تھا اور قادیانی امت مغرب کی استعماری طاغوتی طاقتوں کی آلہ کار بن کر عالم اسلام کے خلاف بدترین سازشوں میں مصروف تھی۔یہودیت کی طرح قادیانیت کا وجود بھی سراپا سازش ہے اور اس سازش کا نشانہ اس وقت صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ پورا عالم اسلام ہے۔

اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا جب قادیانی نبوت نے امت محمدیہ کی صدیوں پر مشتمل لازوال اور روشن تاریخ کو مسخ کرنے کی ناپاک جسارت کی تو ختم نبوت کے مجاہدین اور شمع رسالت کے پروانے قادیان کی

بستی سے اٹھنے والے طوفان بدتمیزی کے آگے سینہ سپر ہوگئے اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنی زندگیاں لٹا کر وارث جنت بنے اور زندانوں میں عشق رسالت مآب ﷺ کے لازوال باب رقم کئے اور صدائے حق بلند کر کے جاء الحق وزھق الباطل کی عملی تفسیر دنیا کے سامنے پیش کی اور پوری دنیا میں یہ بات واضح کر دی کہ قادیانی نبوت فقط دکانداری ہے۔ مال وجاہ کے حصول کے لئے مرزا قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور دولت جمع کرنے کے لئے خدمت اسلام اور بہشتی مقبرے کا ڈھونگ رچا کر مریدوں سے رقم بٹورنے کے منصوبے بنائے تھے۔

چنانچہ آج بھی قادیانی نبوت کا پانچواں گرو مرزا مسرور احمد قادیانی ملک سے باہر لندن میں بیٹھ کر ڈش انٹینا وغیرہ کے ذریعے اپنے حواریوں کو کرتب دکھا کر باپ دادا کی یاد تازہ کرتے ہوئے قادیانی بے وقوفوں سے چندہ بٹورنے میں مصروف ہے۔ الغرض قادیان کی معاشی نبوت کے ارکان خمسہ میں ہر طرف چندہ ہی چندہ دکھائی دیتا ہے۔

قادیان کے انگریزی نبی مرزا قادیانی کی ساری تگ ودو کا غذی پتنگ بازی تک محدود تھی۔ اس نے علماء امت کو للکارنے پھر قادیان کے بیت الفکر کے گوشۂ عافیت میں پناہ گزین ہو جانے کا فن بطور خاص ایجاد کیا تھا۔ مرزا قادیانی کی اس چکر بازی سے اوّل تو مباحثہ وغیرہ کی نوبت ہی نہ آتی۔ اگر بدقسمتی سے کہیں اس کی نوبت آ بھی جاتی تو مرزا قادیانی کی شکست ونا کامی بھی فتح مبین کا بروز اختیار کر لیتی۔ برصغیر میں امام العصر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ کے قلب صافی پر فتنۂ قادیانیت کی شدت اور اس کے کفریہ عقائد وعزائم کا جو اثر تھا۔ اس نے کئی ماہ تک حضرت شاہ صاحبؒ کو بے چین کر کے نیندیں اڑا دی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت انور شاہ کشمیریؒ اس فتنہ کی سرکوبی اور استحصال کے لئے مامور من اللہ تھے اور ان کی تمام تر صلاحیتیں اس فتنہ کے تعاقب میں لگی ہوئی تھیں اور انہوں نے قادیانیت کے قصر الحاد پر تابڑ توڑ حملے کئے اور قادیانیت کے کفر وارتداد کو عالم آشکار کرنے کے لئے قلم اٹھایا اور اپنے تلامذہ اور عقیدت مندوں سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کے لئے عہد لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص قیامت کے دن رحمت دو عالم ﷺ کے دامن شفاعت سے وابستہ ہونا چاہتا ہے وہ قادیانی درندوں سے ناموس رسالت کو بچانے کے لئے بھرپور کام کرے۔

چنانچہ آپ کے تلامذہ اور عقیدت مندوں نے آپ کی وصیت کے مطابق فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کو اپنی زندگی کا اہم ترین مقصد بنالیا۔ حضرت انور شاہ کشمیریؒ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا خطاب دے کر سینکڑوں علماء کرام کے ساتھ ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور قادیانیت کے خلاف منظم طریقے سے جہاد کی بنیاد رکھی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقاء کے باطل شکن فولادی پنجے نے انگریزی نبی دجال قادیان کے لبادۂ نبوت کو تار تار کر کے رکھ دیا۔ ان رہنماؤں نے اپنی شعلہ بار خطابت کے ذریعے انگریز کی خود ساختہ وپرداختہ قادیانی نبوت کے خرمن امن کو پھونک ڈالنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور حکمرانوں کی نظر میں ان جرم نا آشناؤں کا جرم بے گناہی یہ تھا کہ وہ کذاب قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو غلط اور اس کی جھوٹی نبوت کے پرستاروں کو کافر

کہنے کی غلطی کیوں کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ مجاہدین ختم نبوت جہاں بھی قادیان کی ہزلیاتی نبوت پر لب کشائی کرتے تو قانون فوراً وہاں ہتھکڑی لے کر پہنچ جاتا۔

گرفتاری، مقدمہ، پیشی، سزا اور جیل مجاہدین ختم نبوت کے لئے وہ تحفہ تھا جو انہیں قادیانی نبوت کے گماشتوں کی طرف سے عطا کیا جاتا تھا۔ چنانچہ گیارہ سال تک امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر جیل کاٹی۔ اکابرین ختم نبوت، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مفکر اسلام مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، شیر اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، چوہدری افضل حقؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، آغا شورش کشمیریؒ، مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، شاعر حریت جانباز مرحوم، جناب سید امین گیلانیؒ، مولانا محمد لقمان علی پوریؒ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ خواجہ خواجگان امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور ان کے سینکڑوں رفقاء کار نے مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر جو تکالیف برداشت کی ہیں آج کے دور میں اس کے تصور سے بھی انسان کانپ اٹھتا ہے۔

جب 1953ء میں تحریک ختم نبوت چلی تو دس ہزار ختم نبوت کے پروانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے منکرین ختم نبوت کے کفریہ عقائد و عزائم کے سامنے حفاظتی بند باندھا اور جب ایک سرکاری افسر نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے طنزاً کہا تھا کہ شاہ جیؒ آپ کی تحریک کا کیا ہوا۔ تو شاہ صاحبؒ نے فرمایا تھا کہ اس تحریک کے ذریعہ میں نے ایک ٹائم بم مسلمانوں کے دلوں کی زمین میں چھپا دیا ہے۔ جب وہ اپنے وقت پر پھٹے گا تو قادیانیوں کو دنیا کی کوئی طاقت تباہی و بربادی سے نہیں بچا سکے گی۔

چنانچہ شاہ صاحبؒ کی اس قلندرانہ پیشین گوئی کے مطابق 29 مئی 1974ء کو یہ ٹائم بم خود قادیانیوں کے ہاتھوں چناب نگر (سابقہ ربوہ) کے ریلوے اسٹیشن پر پھٹا۔ جس سے قادیانیت کے ایوانوں میں زلزلہ آیا اور قادیانیت کے قصر غلاظت چناب نگر کے باسیوں پر مایوسی کے بادل منڈلاتے رہے اور 7 ستمبر 1974ء کو جب مطلع صاف ہوا تو پوری دنیا نے دیکھا کہ قادیانیت کا مصنوعی سورج اسلامی افق سے غروب ہو چکا ہے اور آئین پاکستان میں قادیانیوں کا نام غیر مسلم اقلیتوں کی فہرست میں درج ہو چکا تھا۔

یوں نوے سالہ مسلمانوں کی جدوجہد اور قربانیوں کے بعد قادیانی فتنہ قانونی طور پر اپنے منطقی انجام کو پہنچ گیا۔ قادیانیت کے خلاف اس عظیم الشان اور تاریخی فتح کا تاج ان شہدائے ختم نبوت کے سر ہے جنہوں نے سنگینیوں کے سایہ میں عشق رسالت مآب ﷺ کی لازوال داستانیں رقم کیں۔ جنہوں نے گولیوں کا جواب ختم نبوت زندہ باد کے حسین نعروں سے دیا۔ جنہوں نے اپنی جوانی کا گرم خون دے کر چراغ ختم نبوت کو فروزاں رکھا۔ یقیناً وہ انتہائی

خوش قسمت انسان تھے جنہوں نے عشق رسول مقبول ﷺ میں عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم ہونے کا داغ دیا۔ مگر قادیان کی انگریزی نبوت کا کھوٹا سکہ نہیں چلنے دیا۔

مرزا قادیانی نے اسلام اور اہل اسلام، اولیاء اللہ، بزرگان دین، علمائے امت، صحابہ کرامؓ اور انبیائے کرام علیہم السلام کی جو توہین وتذلیل کی ہے اور جو ہزلیات، خرافات، بکواسات بکیں اور گالیاں دی ہیں اس کی روشنی میں قادیانی امت مرزا غلام احمد قادیانی کو شریف انسان تک ثابت کرنے سے عاجز ہے۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قادیانی قزاق کے بڑے حریف تھے۔ مرزا قادیانی نے ان کے متعلق جو دریدہ دہنی اور کمینگی کا مظاہرہ کیا ہے اس پہ شرافت سر پیٹ کے رہ گئی اور ایک غیرت مند مسلمان کا خون کھول اٹھتا ہے اور جو شخص قادیانی عقائد سے واقفیت کے بعد بھی قادیانیت کے متعلق کسی نرمی یا مصلحت کا قائل ہے اس کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ یا تو وہ دین وایمان کی دولت سے محروم ہے یا پھر اس کی غیرت وحمیت کو مصلحت کی دیمک نے چاٹ کرنا کارہ کر دیا ہے۔

حق پہ رہ ثابت قدم مرزائیت کا شیدائی نہ بن
گر تجھے ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ بن

سرگودھا میں عظیم الشان کانفرنس

سرگودھا شاہینوں کا شہر ہے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی خوش نصیب انسان ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے بہت سے جانشین تیار کر لئے ہیں۔ سینکڑوں نوجوان چند منٹوں کے نوٹس پر تن، من، دھن کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ یوں تو مولانا طوفانی پورا سال طوفان برپا کرتے رہتے ہیں۔ لیکن امسال انہوں نے ۲۳/ اکتوبر کو سرگودھا کی عیدگاہ میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کر ڈالی۔ اخباری اطلاعات کے مطابق کانفرمیں ۵۰ سے ساٹھ ہزار افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس ہال کو خوبصورت بینروں سے سجایا گیا تھا اور شبان ختم نبوت کے رضا کار بڑی مستعدی سے انتظامات کو کنٹرول کئے ہوئے تھے۔ سرگودھا مجلس کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی اور ناظم اعلیٰ مولانا محمد رضوان اسامہ نے شب وروز ایک کر کے کانفرنس کو کامیاب کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ کانفرنس کا آغاز عشاء کی نماز کے بعد ہوا۔ جس سے خطیب العصر مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد الیاس چنیوٹی ممبر پنجاب اسمبلی، مولانا سید عبداللہ شاہ مظہر کراچی، معروف کالم نگار قاری منصور احمد کراچی، چند سال قبل قادیانیت سے تائب ہونے والے نوجوان جناب عرفان محمود برق لاہور، مجلس علماء اہل سنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حقانی شجاع آباد، سپاہ صحابہ پاکستان کے صدر مولانا محمد احمد لدھیانوی کے ولولہ انگیز خطاب ہوئے۔ جبکہ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، راقم الحراف محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات مقررین کی کثرت کی وجہ سے نہ ہو سکے۔ کانفرنس انتظامات، بیانات اور مقررین کی اہمیت وکثرت کی وجہ سے مثالی رہی۔ شاعر ابن شاعر سید سلمان گیلانی کی نعتوں نے مجمع پر سحر ساطاری کر دیا اور مولانا اسامہ رضوان تقریباً دو گھنٹے وقفہ وقفہ سے گرجتے برستے رہے۔

حیات فیضؒ!

قسط نمبر:۱

مولانا خدا بخش ملتانی

نام ونسب:

فیض احمد بن حاجی ہدایۃ اللہ بن حاجی خان محمد رحمہم اللہ تعالیٰ۔

والد ماجد:

آپؒ کے والد ماجد حاجی ہدایۃ اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت میلسی کہروڑپکا روڈ پر واقع گاؤں ’’کمکری کلاں ‘‘نزد اسٹیشن سردار پور جھنڈیر (آرے واہن) تحصیل میلسی ضلع ملتان (حال وہاڑی) میں غالباً ۱۹۰۱ء میں ہوئی۔آپ فارسی اچھی خاصی پڑھے ہوئے تھے۔نہایت متشرِّع صوم وصلوۃ کے پابند تھے۔اکل حلال اور صدقِ مقال کا بہت اہتمام کرتے تھے،نہایت جفاکش اور محنتی تھے،سادہ طرزِ زندگی کو پسند کرتے تھے،پگڑی سمیت تمام لباس دیسی کھدر کا پہنتے تھے(گویا فطری کھدر پوش تھے) گھر کے قریب ریلوے لائن پر مزدور مقرر تھے،تیس سال تک نہایت جفاکشی اور دیانت داری سے کام کرتے رہے،صبح سویرے موسم کے مطابق کھانا کھا کر یا پکوا کر ہمراہ لے جاتے،شام کو واپس تشریف لاتے،ایک میل سے پانچ میل تک پیدل جاتے پیدل ہی واپس آتے،بعض اوقات جنگل سے لکڑیوں کا گھٹڑ بھی سر پر اٹھا کر شام کو واپس گھر تشریف لاتے،سخت گرمی کے موسم میں ماہ رمضان آجاتا تو روزے کی حالت میں چند میل سفر بھی کرتے اور ریلوے لائن پر اپنی ڈیوٹی بھی پوری کرتے پھر روزے کی حالت میں شام کو واپس گھر تشریف لاتے،بعض اوقات متعلقہ انگریز افسر آپ کی دیانت وامانت اور اخلاقِ حسنہ سے متاثر ہو کر روزے کی وجہ سے کام میں کچھ تخفیف کر دیتا تھا،عام حالات میں ۲۵۔۳۰ میل سفر کرنا آپ کے لیے کوئی بڑی بات نہ تھی،شام کو گھر آکر،گھر کے کاموں میں تعاون کرتے،مثلاً موسمِ گرما میں اندر سے باہر چارپائیاں نکالنا،وغیرہ وغیرہ۔ریلوے کے جس علاقہ میں کام کرتے،اس علاقے کے آس پاس کے بعض مسلمانوں کو چھٹی کے اوقات میں فی سبیل اللہ ناظرہ قرآن مجید پڑھاتے تھے،مقامی لوگ اور گردونواح کے لوگ مسلمان ہوں یا ہندو،سب آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔

وفات:

آپؒ کے والد ماجد مرحوم کی وفات ۱۷ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۹۴ء اپنے گھر ملتان میں ہوئی اور مدرسہ امداد العلوم ملتان کے احاطے میں مدفون ہوئے،نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ،مدرسہ کی زمین تینوں بھائیوں کی ذاتی رقم سے خریدی گئی تھی اور شروع ہی سے کچھ گز زمین قبرستان کے لیے متعین کر دی گئی تھی۔

داداصاحبؒ:

مولاناؒ کے دادا محترم خان محمد صاحبؒ سابقہ سطور میں مذکور ’’ککری کلاں‘‘ ہی میں رہتے تھے، نہایت متشرّع، نیک اور سادگی پسند تھے، پگڑی سمیت دیسی کھدر کا لباس زیبِ تن کرتے (گویا یہ بھی فطری کھدّر پوش تھے) علاقہ کے خاص وعام سب آپ پر اعتماد کرتے تھے، باہمی جھگڑوں میں آپ کے فیصلوں کو قبول کرتے تھے، کچھ عرصہ آپ بستی کے بچوں اور بچیوں کو ناظرہ قرآن مجید پڑھاتے رہے اور کچھ عرصہ تجارت سے بھی وابستہ رہے، گاؤں میں پرچون کی دوکان کرتے تھے، نیز ہندی زبان اور حساب وکتاب سے واقف تھے۔

ہندو قوم بڑی ہوشیار قوم تھی، خاص منصوبہ کے تحت دیہات وقصبات اور شہروں میں ہر جگہ ہندو تجارت پر قابض تھے، ہر جگہ وسط آبادی میں ان کی دوکانیں اور رہائشی مکان ہوتے تھے، مسلمان شعبۂ زراعت سے وابستہ تھے، ان کے مکانات اصل آبادی کے چاروں طرف ہوتے تھے، گویا مسلمان، ہندو آبادی کے محافظ اور چوکیدار تھے، اکثر مسلمان سارا سال ہندو بنیوں سے اُدھار لیکر اپنی ضروریات پوری کرتے، تمام سال زمین اور زراعت پر محنت کرتے، جب فصل تیار ہوجاتی، تو ہندو بنیوں کو بلاتے اور وہ آکر اپنے قرض میں تقریباً ساری تیار فصل اُٹھالے جاتے، اس کے بعد پھر ادھار کا سلسلہ شروع ہوجاتا، ہندو قرض پر سود بھی لیتے تھے، ایک دفعہ جب مسلمان کسان، ہندو کے قرض کے جال میں پھنس جاتا تو پھر کبھی اس سے نکل نہیں سکتا تھا، عموماً سال کے بعد حساب کتاب کے لیے مسلمان مولاناؒ کے دادا محترم خان محمدؒ کو بلا کرلے جاتے، آپ بلا معاوضہ حساب چیک کرتے اور اکثر ہندو دوکاندار سے سفارش کرتے کہ وہ مسلمان کاشتکار کے قرضے میں تخفیف کرے، آپ کے کہنے پر ہندو قرض خواہ اکثر تخفیف کا مشورہ بخوشی قبول کرلیتے، الغرض علاقہ کے تمام باشندے مسلمان ہوں یا ہندو، آپؒ کے دادا مرحوم پر اعتماد کرتے اور آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔

حجِ بیت اللہ:

پاکستان بننے سے تقریباً دس سال قبل جبکہ مولاناؒ کی عمر دس سال تھی، آپ کے دادا محترم نے مولاناؒ کے والد یعنی اپنے بیٹے (ہدایۃ اللہؒ) سے مشورہ طلب کیا اور فرمایا: کہ تقریباً پانچ سو روپیہ جمع ہوگئے ہیں، کچھ زرعی زمین نہ خریدلیں؟ اس وقت اچھی زمین کی قیمت پچاس روپے فی ایکڑ تھی، بیٹے نے جواباً عرض کی، کہ ابا جان! ہم زمین کا کیا کریں گے؟ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذارا ہورہا ہے، یہ جواب سن کر مولاناؒ کے دادا صاحب نے فرمایا: کہ پھر مجھے حجِ بیت اللہ کا شرف حاصل کرنا چاہیے، مشورہ کے بعد مولاناؒ کے دادا مرحوم ساڑھے چار سو روپیہ ساتھ لیکر حج کرنے کو تشریف لے گئے۔

چندماہ بعد حجِ بیت اللہ سے مشرّف ہوکر واپس تشریف لائے، بستی سے تین میل دور آرے واہن ریلوے

اسٹیشن پر گاؤں کے اکثر مسلمان آپ کے استقبال کے لیے گئے، مولاناؒ بھی استقبال کرنے والے بچوں میں شامل تھے،" ککری کلاں " کے ایک زمیندار ملّا نور محمد مرحوم مولاناؒ کے دادا کو اپنی سواری (اونٹ) پر بٹھلا کر" ککری کلاں "لے آئے۔

،اس وقت مولاناؒ کے دادا مرحوم بہت بیمار تھے،سارا لباس دیسی کھدر کا تھا اور میلا تھا،ایک نعت خواں اللہ دتہ جو کہ مولاناؒ کے دادا مرحوم کا دوست تھا،سرائیکی زبان میں کچھ اشعار پڑھ رہا تھا،ایک شعر غالباً یوں تھا، ے

آ پہنچم جیندے مکّے انگور انار ماروں پھکّے

وفات:

گھر پہنچنے کے بعد کچھ بیمار ہو گئے اور ایک ہفتہ کے بعد ے محرم الحرام بروز جمعرات، اللہ کو پیارے ہو گئے اور مقامی قبرستان میں مدفون ہوئے۔رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً ۔

اُس وقت کے نیک لوگ کہہ رہے تھے کہ" حاجی صاحب پاک وصاف آئے اور پاک وصاف آخرت کو چلے گئے" مولاناؒ فرماتے تھے کہ: سنا تھا کہ حضرت دادا صاحبؒ واپسی پر بحری جہاز میں سخت بیمار ہو گئے تھے، بچنے کی امید نہ رہی تھی،اُس وقت دعا کی کہ" اے اللہ! مجھے گھر پہنچا دے،بچوں کو مل لوں،پھر اپنے پاس بلا لینا!"

تیس سے زائد حفّاظ وعلماء:

خاندان میں سے پہلے مولاناؒ کو حفظ قرآن مجید کے لیے آپؒ کے دادا خان محمدؒ ہی نے مدرسہ میں داخل کرایا،لیکن تکمیلِ حفظ سے قبل ہی دادا مرحوم فوت ہو گئے،ان کی دعا اور اخلاص کی برکت سے روز بروز ترقی ہو رہی ہے،اس وقت خاندان میں تقریباً تیس سے زائد حفاظ وحافظات اور علماء وعالمات بن چکے ہیں،ایسے اشخاص واقعی بہت بابرکت ہوتے ہیں،رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً ۔

خاندان کے پہلے جدّ امجد:

مولاناؒ کے ننھیالی وددھیالی پورے خاندان میں نہ کوئی حافظ گذرا ہے اور نہ کوئی عالم۔اللہ تعالیٰ نے مولانا فیض احمدؒ کو فردِ فرید، یکتا، گوہر بے بہا اور آنے والے افراد کے لیے جدِّ امجد بنا دیا،اب مولانا کے خاندان میں درجنوں حفاظ وحافظات اور علماء وعالمات ہیں اور روحانی اولاد در اولاد اس پر مستزاد ہے۔وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ۔

ولادتِ مولانا فیض احمدؒ:

مولانا فیض احمدؒ کی ولادت باسعادت بستی" ککری کلاں "میں ماہِ جمادی الثانیہ ۱۳۴۶ھ مطابق ماہِ نومبر ۱۹۲۷ء کو ہوئی۔

تعلیم:

مولاناؒ کے دادا مرحوم کو بہت شوق تھا کہ فیض احمدؒ جب ہوش سنبھالے تو اسے ضرور حافظ بنایا جائے، غالباً ۵ سال کی عمر میں مولاناؒ کو حفظِ قرآن مجید کے لیے مقامی دینی مدرسہ مصباح الآخرۃ میں داخل کرادیا گیا

مصباح الآخرۃ:

’’ککری کلاں ‘‘ کے بڑے زمیندار الحاج میاں محمد نواز مرحوم نے اپنی دینداری کی بناء پر اپنے ذاتی خرچ سے ’’ککری کلاں ‘‘ میں ایک دینی مدرسہ قائم کیا تھا، جس میں قرآن مجید حفظ وناظرہ کی تعلیم دی جاتی تھی، نیز اس میں شعبۂ کتب کی تدریس کا انتظام بھی تھا، جس میں فارسی، عربی کی تعلیم دی جاتی تھی، میاں محمد نواز صاحب متشرِّع، صوم وصلوۃ کے پابند تھے، باوجود علاقہ کے رئیس اعظم ہونے کے زمینداروں اور سرمایہ داروں کی سی عام خرافات، رسومات اور تکلّفات سے کوسوں دور رہتے تھے، دین اور علم دین سے بہت محبت کرتے تھے، مدرسہ کے تمام اخراجات، اساتذہ کی تنخواہیں اور مسافر طلباء کا کھانا وغیرہ خود برداشت کرتے، مدرسہ کے لیے چندہ بالکل نہیں لیتے تھے، اپنی اولاد کی شادیوں پر علماء حق کا وعظ کہلواتے تھے، شادی وغمی کی مُروّجہ بدعات ورسومات سے بالکل مجتنب رہتے، جمعہ کے دن حفاظ طلباء کا خود قرآن پاک سنتے تھے اور کامیاب طلباء کو انعام دیتے، نَوَّرَاللّٰهُ مَرْقَدَهٗ۔

حافظ پیر بخشؒ:

مدرسہ میں شعبۂ قرآن پاک کے مدرس محترم حافظ پیر بخشؒ کی خدمت میں مولاناؒ نے تقریباً مکمل قرآن پاک حفظ کیا، حافظ صاحبؒ بہت پختہ حافظ تھے، لیکن قدرے سخت گیر تھے، ان کا دولت خانہ مولاناؒ کے گھر کے قریب تھا، جب مولاناؒ نے چند پارے یاد کرلیے، تو مغرب وعشاء کے درمیان مولاناؒ اور دیگر حفظ کے طلباء، استاذِ مکرم کے گھر حاضر ہوتے، حضرۃ الاستاذ ایک چھڑی لے کر چارپائی پر بیٹھ جاتے اور مولاناؒ کو چارپائی کی پائنتی پر کھڑا کردیتے، باقی بڑی عمر اور بڑے قد کے طلباء مولاناؒ کے سامنے نیچے کھڑے ہوتے اور مولاناؒ کو باری باری منزل سناتے، مولاناؒ کی ذمہ داری تھی کہ اگر کوئی لڑکا غلط پڑھے تو اُسے تھپڑ بھی ماریں اور غلطی بھی بتائیں، بصورتِ دیگر استاذ صاحبؒ کی چھڑی ہوتی اور مولاناؒ کی پنڈلی، مولاناؒ اپنے استاذ مکرم کے ڈر کی وجہ سے ڈرتے ڈرتے کانپتے کانپتے بڑے طلباء کی غلطی کی نشاندہی کرتے ہوئے تھپڑ رسید کرتے، مولاناؒ کے استاذِ مکرم حافظ پیر بخشؒ گو سخت گیر تھے، مگر محنت سے پڑھاتے تھے، ان کے شاگرد نہایت پختہ حافظ بنتے تھے۔

مدرسہ کی حاضری:

مولاناؒ بچپن میں ہمیشہ صبح سویرے جبکہ ابھی آسمان پر ستارے نمایاں ہوتے، مدرسہ جایا کرتے، اگر کبھی کچھ دیر ہوجاتی تو مولاناؒ والدہ ماجدہؒ سے الجھ پڑتے اور روتے کہ مجھے سویرے کیوں نہیں جگایا؟ مدرسہ تقریباً آدھ فرلانگ دور تھا۔

استاد حافظ خیر محمدؒ:

مولاناؒ قرآن پاک کا اکثر حصہ یاد کر چکے تھے کہ ان کی جگہ دوسرے استاذ مکرم حضرت حافظ خیر محمدؒ مدرسہ میں مدرس مقرر ہوئے۔ ان کا دولت خانہ ''ککری کلاں '' سے چار میل دور تھا، آپ بڑے مجاہد اور جفاکش تھے، روزانہ گھر سے سائیکل پر اپنے ایک دو بچوں کو بٹھا کر صبح سویرے مدرسہ میں تشریف لاتے، طلباء کو پڑھا کر پھر شام کو بچوں سمیت سائیکل پر گھر واپس تشریف لے جاتے، مرحوم کی کچھ زرعی زمین بھی تھی، جسے وہ خود کاشت کرتے تھے، کبھی کبھی حافظ صاحب مرحوم صاحب کے شاگرد مولاناؒ سمیت ان کے گھر حاضر ہو کر ان کے کام میں ہاتھ بٹاتے اور اسے اپنے لیے سعادت سمجھتے تھے۔

استاذ مولانا عبدالغفارؒ:

مولاناؒ نے درجۂ حفظ سے فراغت کے بعد درجہ کتب میں داخلہ لے لیا، اس شعبہ میں مولانا عبدالغفار بہاولگڑھی مدرس تھے، جو نہایت ذہین اور قابل استاذ تھے، افہام و تفہیم کا زبردست ملکہ رکھتے تھے (پیر سید امام شاہؒ کے شاگردِ رشید تھے، وہ پیر سید مہر علی شاہؒ کے مرید و خلیفہ تھے، تمام علوم میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے، مولانا عبداللہ بہلویؒ کے تکراری ساتھیوں میں سے تھے اور اپنے ساتھیوں میں لائق فائق تھے، اپنے تمام ساتھیوں کو تکرار کراتے تھے) مستقل مزاج اور خوددار تھے، مدرسہ کے بانی اور واحد کفیل رئیس اعظم میاں محمد نواز مرحوم بوقتِ ضرورت مدرسہ میں آ کر، حضرت مولاناؒ سے مشورہ لیتے تھے ''نِعْمَ الْاَمِیْرُ علٰی بَابِ الْفَقِیْرِ'' مولانا عبدالغفارؒ، میاں صاحب مرحوم کے ہاں تشریف نہیں لے جاتے تھے، لِاَنَّهُ بِئْسَ الْفَقِیْرُ عَلٰی بَابِ الْاَمِیْرِ'' ویسے جانبین سے ایک دوسرے کا بہت احترام کیا جاتا تھا، حضرت مولانا عبدالغفارؒ کے اہل و عیال لودھراں کے علاقے بہاول گڑھ کے قصبہ میں رہتے تھے، وہیں کے پیدائشی تھے، یہ قصبہ ''ککری کلاں '' سے سترہ میل دور تھا، اور کہروڑ پکا سے تین میل کے فاصلے پر تھا، مولانا عبدالغفارؒ عام طور پر ہفتہ دو ہفتے کے بعد گھر اپنے قصبے تشریف لے جاتے تھے، ''ککری کلاں '' سے تین میل ریلوے اسٹیشن آرے واہن تک جمعرات کو پیدل جاتے ریل گاڑی سے کہروڑ پکا پہنچتے، وہاں سے چار میل پیدل چل کر اپنے گھر بہاولگڑھ تشریف لے جاتے، پھر بروز ہفتہ اسی طرح واپسی ہوتی، مولانا فیض احمدؒ اور بعض دیگر طلباء اپنی خوشی سے اپنے استاذ مکرم کو اسٹیشن پر پہنچا آتے اور پھر لے بھی آتے، عربی صَرف و نحو طلباء کو خوب یاد کراتے، طلباء صف باندھ کر کھڑے ہو جاتے، ایک طالب علم جو حافظ ہوتا وہ قرآن مجید کی چند آیات پڑھتا، اور دیگر طلباء باری باری ہلکے پھلکے انداز میں صیغے اور تراکیب بیان کرتے۔

غربت:

مولاناؒ فرماتے تھے کہ ہمارے گھر میں غربت تھی، والد ماجدؒ کی تنخواہ سترہ روپے تھی، مولاناؒ کے استاذ مکرم

مولانا عبدالغفارؒ کی تنخواہ بھی بہت کم تھی، کپاس کی چنائی کے موسم میں جمعہ کے روز مولاناؒ کپاس کی چنائی میں شریک ہوتے اور جو مزدوری ملتی وہ اپنی خوشی سے استاذ مکرم کو پیش کرتے، اُس وقت مولاناؒ کی عمر کم تھی، اس لیے بڑے طلباء یہ خدمت نہیں کر سکتے تھے، کیونکہ کپاس کی چنائی عورتیں کرتی تھیں۔

محنت ومشقت:

دوسری جنگ عظیم کا زمانہ تھا، اشیاء کی قلت تھی، مطالعہ کے لیے مٹی کا تیل بستی میں نہیں ملتا تھا، جمعہ کے روز مولاناؒ اور چند دوسرے طلباء میلسی پیدل جاتے جو بستی سے تیرہ کلومیٹر دور تھا، وہاں سے مٹی کے تیل کا بڑا ٹین باری باری سر پر اُٹھا کر واپس پیدل لاتے۔

تعلیم وتعلّم کے لیے میلسی میں:

مولاناؒ نے میلسی کی مسجد مائی والی کے ایک چھوٹے سے مدرسے میں داخلہ لے لیا، تقریباً دو سال وہاں تعلیم حاصل کی، امام وخطیب اور مدرس مولانا محمد بخش تونسویؒ تھے جو فاضل دارالعلوم، دیوبند تھے اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے تلمیذ رشید اور مرید تھے، نہایت بہادر تھے، احراری تھے، امامت وخطابت کے ساتھ ساتھ مختصر سا دواخانہ بھی تھا۔

ہر روز بعد نماز صبح بڑے اہتمام سے ترجمۂ قرآن کا درس دیتے تھے، تعلیم یافتہ حضرات، سرکاری ملازمین وغیرہ بڑی دلچسپی اور شوق سے آپ کے درس قرآن میں شرکت کرتے، تاج کمپنی کے مختلف مترجَم ومفسّر قرآن مجید کے نسخے سامعین کے لیے خرید لیے تھے، اور ہر ایک کے سامنے قرآن پاک کا ایک ایک نسخہ ہوتا، خود مولانا محمد بخشؒ کے سامنے فوائدِ عثمانیہ مطبوعہ بجنور کا نسخہ ہوتا، علماء کو ہمیشہ یہ نصیحت کرتے کہ درسِ قرآن کے وقت، سامنے مترجَم قرآن پاک کا نسخہ ہونا چاہیے، مولاناؒ ایک آیت کا ترجمہ بیان کرتے ہر ایک سے پوچھتے کہ ہاں بھائی! آپ کے سامنے رکھے ہوئے قرآن کے ترجمہ وتفسیر کے الفاظ کیا ہیں؟ اس نہج پر درسِ قرآن دینے سے سامعین نہایت غور وفکر اور شوق وذوق سے ترجمہ سنتے اور پڑھتے تھے۔

نواب زادہ فیض اللہ خان:

ان دنوں میں نواب زادہ فیض اللہ خان مرحوم میلسی میں تحصیلدار یا نائب تحصیلدار متعین تھے، موصوف نہایت نیک، دیندار اور دیانت دار تھے، نماز باجماعت کا بڑا اہتمام فرماتے تھے، احرار اور علماء حق سے خصوصی محبت کرتے تھے، صبح سویرے مسجد مائی والی میں تشریف لاتے، خود اذان دیتے، مسجد کی چٹائیوں کو صاف کرتے، اور تہ پائیوں کو ایک طرف رکھتے، ان کی وجہ سے ماتحت عملہ بھی نماز اور درس قرآن میں شریک ہوتا تھا، مسجد میں صوفیانہ لباس پہن کر تشریف لاتے، چادر، کرتہ اور کپڑے کی ٹوپی زیب تن ہوتی، واضح رہے کہ یہ نواب صاحب، مشہور سیاسی لیڈر نواب زادہ نصر اللہ خانؒ خان گڑھی کے بھائی تھے، فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں علمائے کرام کے بیانات!

مولانا عبدالحکیم نعمانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مسلم کالونی چناب نگر منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے مقررین نے کہا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت اور مسلمانوں کے اجماعی مسائل میں نقب زنی کرنے والوں کا تعاقب جاری رہے گا۔ قادیانی لابی نے ایوان صدر اور بیوروکریسی میں منظم لابنگ کے ذریعے گھیرا تنگ کیا ہوا ہے۔ کلیدی عہدوں پر براجمان قادیانی ملک توڑنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ انہیں کی ملک دشمن پالیسیوں اور منافقانہ طرز عمل کی وجہ سے لال مسجد جیسے سانحات سامنے آئے اور ملک مالی بحران کا شکار ہوا۔ شرکاء کی کثیر تعداد کی وجہ سے پنڈال تنگی داماں کا منظر پیش کر رہا تھا۔ خطباء کی تقریروں کے درمیان پنڈال تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھتا۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کا قتل بند نہ کیا گیا تو ملک بھر میں ہولناک کشیدگی جنم لے گی۔ پی آئی اے، انکم ٹیکس، وزارت داخلہ، سی بی آر، انٹیلی جنس کے علاوہ سول اور فوج کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو فی الفور ہٹایا جائے۔

کانفرنس کی پہلی نشست کی صدارت سندھ کے معروف عالم دین مولانا علامہ احمد میاں حمادی نے کی۔

کانفرنس کا افتتاح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی تقریر سے ہوا۔ مقررین نے ملک بھر میں بڑھتی ہوئی قادیانی شرانگیزیوں، ننکانہ اور ضلع خوشاب میں مسلمانوں کے قتل اور غیر قانونی تبلیغی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور نوجوان نسل میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور ان میں دینی شعور پیدا کرنے پر زور دیا اور حکومت کی قادیانیت نوازی اور امریکہ نوازی پر شدید تنقید کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے اپنے بیان میں کہا کہ قادیانیت ایک شیطانی طاقت ہے جو کہ یہودیوں اور انگریزوں کے مفادات کے لئے معرض وجود میں آئی ہے۔ ظفر اللہ قادیانی نے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنتے ہی ملک کے سفارت خانوں میں خاص منصوبہ بندی کے تحت قادیانیوں کو متعین کیا۔ اور پاکستان بنتے ہی مسلمانوں پر قادیانیوں کو مسلط کیا گیا۔ قادیانی حکومتی اداروں اور حکومتی بیوروکریسی میں گھس کر پارلیمنٹ، ہائیکورٹوں اور سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالتوں کے فیصلوں کو ختم کرانے کے لئے خطرناک منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ان کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیں گے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے خطاب میں اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں پاکستان سے چھ سو قادیانیوں کے شامل ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ یہودی نواز قادیانی اقدامات کا سختی سے نوٹس لے۔ کیونکہ قادیانی یہودیوں سے تربیت حاصل کر کے چناب نگر کو خالصتاً یہودی خدوخال کے طرز پر چلانے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چناب نگر میں اپنی عدالتی، نظارتی، نجی عقوبت خانے اور غیر قانونی ظالمانہ نظام قائم کر رکھا ہے۔ جو کہ حکومت کے لئے ریاست در ریاست کا نظام ایک کھلا چیلنج ہے۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانیوں کی اسرائیلی فوج میں بھرتی پاکستان دشمن ملک کو پاکستان پر حملہ آور ہونے کا نادر موقع فراہم کرنا ہے۔ اس لئے حکومت پاکستان کو چاہئے کہ دوراندیشی اور سمجھ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے قوم کو اپنے موقف سے آگاہ کرے۔ قادیانیوں نے پاکستان کی ایک سیاسی جماعت کی حمایت حاصل کر کے اپنی ارتدادی سرگرمیوں کے تحفظ کے لئے قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کرنے کی ناپاک جسارت کی تو تمام دینی وسیاسی جماعتوں کے تعاون سے بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔ مولانا نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی طرف سے قادیانیوں کو سپورٹ کیا جانا اور ان کی حمایت کرنا نہ صرف پارلیمنٹ کے فیصلوں سے انحراف ہے بلکہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی روح کو تڑپانے کے مترادف ہے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ گستاخ رسول کی سزا کے قانون کو نہ چھیڑا جائے اور ناموس رسالتؐ کے قانون پر موثر عمل درآمد کرایا جائے۔ ملکی ترقی اور معاشی استحکام کے نام پر قادیانیوں کو مسلمانان پاکستان پر مسلط کیا جارہا ہے۔ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی طرف سے منعقدہ متعدد پروگراموں میں تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی خدمات کا تذکرہ نہ کرنا بددیانتی اور ناانصافی ہے۔ جبکہ انٹیلی جنس کے محکمہ میں قادیانیوں کے موجودگی اور ان کی جھوٹی رپورٹوں اور شرارتوں کی وجہ سے پورے ملک میں اور بالخصوص اسلام آباد میں سینکڑوں طلباء وطالبات کو خاک وخون میں تڑپایا گیا۔ قادیانی اسرائیل کے جاسوس، استعماری قوتوں کے ایجنٹ اور اسلام کے کھلے دشمن ہیں۔

سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے مقررین اور شرکاء نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ چناب نگر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور قادیانیوں کے نافذ کردہ ظالمانہ نظام اور جابرانہ اقدامات کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ تمام تعلیمی اداروں کے داخلہ فارموں میں تحفظ ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے کفر وارتداد پر مشتمل حلف نامے کا اندراج کیا جائے اور تعلیمی نصاب میں رد قادیانیت پر مضامین شامل کئے جائیں۔ خطباء نے کہا کہ ہم نہ مرزائیوں کو قتل کرنے کی اجازت دیتے ہیں نہ دعوت۔ لیکن قادیانی مرزا قادیانی کے نہ ماننے والوں کو واجب القتل قرار دے کر اشتعال پھیلا رہے ہیں۔ جس کے لئے وہ اپنے نوجوانوں کو فعل قتل پر ابھارنے کے لئے باقاعدہ ٹریننگ دیتے ہیں۔ نفرتیں اور عداوتیں اور دشمنی کی فروغ دے رہے ہیں۔ مظلومیت کا واویلا کر کے ظالم وجابر کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ہم قادیانی کو نفرت دور کرنے اور اسلام قبول کرنے کا محبت بھرا آفاقی پیغام دیتے ہیں۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے قادیانی سربراہ مرزا مسرور سمیت تمام قادیانیوں دردول کے ساتھ حلقہ بگوش اسلام ہونے کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت ایکٹ اور گستاخ رسول کے متعلق قوانین کو چھیڑنا آگ اور خون سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ ہم سروں پر کفن باندھ کر اور جانوں پر کھیل کر بھی حرمت رسول کا دفاع کریں گے۔ کلیسائی طاقتوں اور صیہونی عفریت سے ڈکٹیشن لینے والے سیاست دانوں کی بدترین قادیانیت نوازی سے انتہائی خطرناک نتائج برآمد ہورہے ہیں۔ حکمران پاکستانی عوام پر امپورٹڈ سیکولر پالیسیوں کو مسلط کرنے سے گریز کریں۔ مقررین نے کہا کہ پاکستان کے معرض وجود میں آتے ہیں شیطانی طاقتوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ضمیر فروشوں نے حساس اور اہم عہدوں پر قادیانیوں کو قابض کرایا۔ اسلام دشمن عناصر کی مکمل پشت

پناہی کی وجہ سے اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک میں ابھی تک اسلامی نظام نافذ نہیں ہو سکا۔ اس میں سب سے بڑی رکاوٹ کلیدی عہدوں پر فائز اصلی ونسلی قادیانی ہیں۔ مولانا سید جاوید حسین شاہ نے کہا کہ نوجوان جدید وقدیم فتنوں کی سرکوبی کے لئے اپنے اندر نظریاتی وفکری علمی اور عملی صلاحیت پیدا کریں۔ ناموس رسالت کا کام کرنے والوں پر اللہ رب العزت کی خاص رحمتوں کو نزول ہوتا ہے۔ قادیانی ریشہ دوانیوں کے سدباب کے لئے مجاہدین اور خانقاہوں کے عملی کردار کو زندہ کرنا ہوگا۔ جماعت اسلامی کے مولانا عبدالمالک خان نے کہا کہ چناب نگر میں قادیانیوں کی لیز منسوخ کر کے حکومتی رٹ قائم کی جائے۔ آج ہمارے حکمران بیرونی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے قبائلی علاقہ جات میں اپنی رٹ قائم کرنے کے لئے بیگناہ مسلمانوں کا خون بہار ہے ہیں۔ لیکن چناب نگر میں قادیانی کے خودساختہ امتیازی قوانین اور ان کے اسرائیلی نظام پر کسی قسم کی کوئی قدغن نہ لگانا تسامح، جانب داری اور ظلم عظیم ہے۔ مولانا محمد عالم طارق نے کہا کہ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کے قادیانیوں کی حمایت میں بیانات اقلیت کو پروان چڑھانے اور گستاخان رسول کی سرپرستی کرنے کے مترادف ہیں۔ الطاف حسین کو ننکانہ، ضلع خوشاب، کراچی اور سندھ کے علاقوں میں قادیانی قتل وغارت گری پر بھی عوام الناس کو اپنے جماعتی وذاتی موقف سے آگاہ کرنا چاہئے۔ مولانا ظفر احمد قاسم نے اپنے خطاب میں کہا کہ آزاد کشمیر میں کارکنان ختم نبوت اور مسلمانوں کے کردار کو زبردست الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا عبدالحمید لنڈ نے کہا کہ ملکی وعالمی سطح پر اکابرین ختم نبوت کی لازوال قربانیاں اور بے مثال جدوجہد تاریخ کا روشن باب ہے۔

مفتی سعید احمد جلال پوری نے کہا کہ قادیانی لابی میڈیا پر اثر انداز ہو کر امت مسلمہ کے خلاف خطرناک کھیل کھیل رہی ہے۔ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا پر مسلمانوں کے غیر متنازعہ اور بنیادی مسائل کو زیر بحث لا کر نئے دین اور فرقہ واریت کی بنیاد ڈال رہی ہے۔ اگر میڈیا کے جائز استعمال کے ذریعے قادیانیوں کو لگام نہ ڈالی گئی تو وہ میڈیائی مہم اور تشہیری پروپیگنڈے کی بنیاد پر لال مسجد جیسے سانحات کروانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے کہا کہ قادیانی عبادت گاہوں میں قرآن کریم کے نسخوں کا موجود ہونا آئین پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ قادیانی عبادت گاہوں کی مساجد سے مشابہت کو ختم کیا جائے اور انہیں ملکی آئین کا پابند بنایا جائے۔ مولانا فضل الرحمٰن درخواستی نے اپنے خطاب میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کے توہین آمیز اور اشتعال انگیز لٹریچر پر پابندی عائد کرے۔ ملک کی مختلف جیلوں میں پڑے ہوئے گستاخان رسول کو پھانسی دے۔ مولانا عبدالکریم ندیم نے کہا کہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔ تاکہ قادیانی چور دروازے سے حرمین شریفین میں داخل نہ ہوسکیں۔ یا سعودی حکومت کے طریقہ کار پر غیر مسلموں کے لئے مختلف رنگ کے شناختی کارڈوں کا اجرا کیا جائے۔

ماہنامہ لولاک ملتان کے ایڈیٹر حافظ مبشر محمود نے کہا کہ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے اوقاف سرکاری تحویل میں نہ لینا قادیانیت نوازی کی بدترین مثال ہے۔ مولانا سید محمد سلمان بنوری نے کہا کہ مرزا قادیانی کی کتب اور تحریریں خرافات، تضادات اور سامراجی قوتوں کی مدح سرائی کا مجموعہ ہیں۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے کہا کہ مرزا قادیانی کے ارتداد، زندقہ اور گمراہ کن تعلیمات کو قادیانی اسلام کے نام پر متعارف کرا کے مسیلمہ کذاب کی طرح عوام

کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔ قصر ختم نبوت نقب زنی کرنے والوں کا تعاقب ہم قیامت تک جاری رکھیں گے۔ بریلوی مکتبہ فکر کے راہنماؤں سید ہدایت رسول شاہ، شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف اور قاری محمد افضل قادری نے کہا کہ ختم نبوت کا پلیٹ فارم امت مسلمہ کا غیر متنازعہ اور مشترکہ فورم ہے۔ عقیدہ ختم نبوت وحدت اسلامی کا مظہر ہے۔ ناموس رسالتؐ اور تحفظ ختم نبوت کے مشن کو فرقہ واریت سے تعبیر کرنے والے اسلامی تعلیمات وعقائد سے بے خبر اور منحرف ہیں۔ ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کی تبلیغی وتحریکی جدوجہد کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ جمعیت اہل حدیث کے ممتاز عالم دین مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ انسانی حقوق کے نام پر گستاخی رسول کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔ قادیانیوں کا نعرہ ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' جھوٹ کا پلندہ اور دھوکہ ہے۔ سب سے زیادہ دشمنی، عداوت کا کینسر اور کینہ پروری کا عنصر، نفرتیں پھیلانا اور فتنہ انگیزی کو فروغ دینا قادیانیوں کا ماٹو ہے۔ اس دعویٰ پر ماضی کے حالات وواقعات شاہد عدل ہیں۔ خواجہ عبدالماجد صدیقی نے کہا کہ اگر نبوت کا اجراء ہوتا تو حضورﷺ کے بعد خلفاء کے آنے کا نصوص قطعیہ سے ثبوت نہ ملتا۔ مولانا محمد زبیر اشرف عثمانی کراچی نے کہا نے اکابرین ختم نبوت کی تحریکی اور فکری دینی اور مذہبی خدمات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس اختتام پذیر ہوگئی کانفرنس کے آخری نشستوں سے قائد جمعیت کشمیر کمیٹی کے چیرمین مولانا فضل الرحمٰن، جماعت اسلامی کے مرکزی رہنما لیاقت بلوچ، سید عبدالمجید ندیم، مولانا عطاء الرحمٰن ایم این اے، خلیفہ عبدالقیوم، مولانا محمد طیب لدھیانوی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے قانونی سپروائز منظور احمد، راجپوت، مولانا عبدالوحد کوئٹہ، مولانا نورالحق کے علاوہ مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام نے خطاب کیا۔ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ قادیانیت کا راستہ روکنے کے لیے زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے عالمی استعمار کی تمام سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہوگا، لبرل اسلام، ماڈرن اسلام، اعتدال پسند، روشن خیال، انتہا پسند، قدامت پسند، شدت پسند، کی اصطلاحات مسلمانوں کو خطرناک منصوبہ بندی کے ساتھ تقسیم کرنا ہے۔ قادیانی جماعت ملک اور اسلام کی دشمن ہے۔ شیعہ سنی کی تقسیم سے قادیانی جماعت فائدہ اُٹھا رہی ہے۔ انہوں نے کہا قادیانی جماعت کے سربراہ نے خود اعتراف کیا کہ وہ انگریز کا خود ساختہ پودا ہوں۔ برصغیر میں اگر انگریز کو سب سے زیادہ سردردی رہی ہے تو وہ اس کے خلاف جہاد تھا۔ اس وقت بھی مجاہدین کو دہشت گرد کہا گیا۔ تاج برطانیہ نے پورا زور لگایا کہ مجاہدین کو دہشت گرد قرار دیا جائے۔ لیکن وہ ناکام رہے۔ آج پھر ملک میں وہی حالات ہیں۔ امریکہ آج پھر دہشت گردی کے نام پر مجاہدین کو ختم کررہا ہے۔ ایک وقت تھا جب روس بھی افغانستان میں امن کا دعویٰ لے کر آیا تھا جسے کسی نے قبول نہیں کیا اور روس کو شکست فاش ہوئی۔ آج پھر امریکہ افغانستان میں وہی نعرہ لے کر آچکا ہے اور روس کی زبان استعمال کررہا ہے۔ اگر افغانستان پر امریکہ کے قدم جمتے ہیں تو پورا خطہ امریکہ کے زیر اثر رہے گا۔ ہم یہ بات پورے خطہ کو سمجھا رہے ہیں کہ امریکہ کی افغانستان میں موجودگی پورے خطہ کے لیے نقصان دہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس جنگ میں پاکستان کو بھی دہشت گردی کے نام پر شامل کرلیا گیا ہے اور جو آگ افغانستان میں لگی تھی وہ ہمارے اپنے گھر میں داخل ہوچکی ہے۔ جو پالیسیاں پاکستان میں

آج چل رہی ہیں اگر یہی چلتی رہیں تو صوبہ سرحد پاکستان کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ 2001ء کی بننے والی پالیسیوں کا یہ ردعمل ہوگا۔ گذشتہ دنوں میں اسلام آباد میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا جس میں یہ طے ہوا کہ ملک میں جاری پالیسیوں کو تبدیل کرنا چاہیے اور تمام معاملات کو پارلیمنٹ میں لایا جائے گا۔ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں میں نے کہا تھا کہ حکومت کی بریفنگ یک طرفہ ہے۔ میں بھی اپنی بریفنگ دوں گا اور اس بریفنگ میں اپنا موقف منوایا جس کا بنیادی نقطہ یہ تھا کہ ماضی کی پالیسیاں تبدیل کردی جائیں۔ جس میں خارجہ پالیسی اور فاٹا کا مسئلہ مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے گا۔ یہ بھی طے ہوا ہے کہ فاٹا سے فوج کو جلد از جلد نکال دیا جائے گا اور متاثرین کو معاوضہ بھی دیا جائے گا۔ ہم امت مسلمہ کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہم انہیں مایوس نہیں کریں گے۔ ملک کی سلامتی کو یقینی بنانا ہے۔ آج امت کو فرقہ وارانہ فسادات کے ذریعے کمزور کیا جارہا ہے اور ملک میں شیعہ سنی فسادات کو امریکہ ہوا دے رہا ہے۔ لیاقت بلوچ نے کہا کہ حکومت قادیانیت نوازی کی پالیسیوں پر عمل پیرا ہے۔ ملک پر پانچ ہزار سے زائد کلیدی عہدوں پر قادیانی، یہودی اور عیسائی قابض ہیں۔ ہمیں مغرب کے لذت پرست معاشرہ کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہوگا۔

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں منظور کی جانے والی قراردادیں

۞ ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہؒ، شیخ الحدیث مولانا فیض احمدؒ جامعہ خیر المدارس ملتان، مولانا سید عبدالوہاب شاہ بخاریؒ، مولانا عبدالمجید انورؒ ساہیوال، مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ، قاری محمد طاہر رحیمیؒ، مولانا محمد سلمانؒ خوشاب، مولانا محمد اشرف شادؒ مانکوٹ، حافظ عبدالرحیمؒ جامعہ خیر المدارس ملتان، مولانا عبدالرحیمؒ بہاول پوری کندیاں شریف، مولانا محمد عبداللہؒ لعل عیسن کروڑ، مولانا عبدالغفار خانؒ جامعہ قاسمیہ لاہور اور حاجی بلند اختر نظامیؒ لاہور کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت تمام مرحومین کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔

۞ ...... متحدہ قومی موومنٹ کے سربراہ الطاف حسین نے قادیانیوں کو یقین دلایا ہے کہ وہ نہ صرف قادیانیوں کے حقوق تسلیم کرتے ہیں بلکہ متحدہ کے کارکن سندھ بالخصوص کراچی وحیدر آباد میں قادیانی مراکز وافراد سے تعاون کریں گے اور نجی ٹی وی چینل کے میزبان ڈاکٹر عامر لیاقت حسین کو قادیانیوں اور توہین رسالتؐ کے مرتکب افراد کی مذمت کرنے پر متحدہ قومی موومنٹ سے الگ کردیا۔ یہ اجلاس الطاف حسین کی قادیانیت نوازی کی پرزور مذمت کرتا ہے اور انہیں باور کراتا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف فیصلوں کو پارلیمنٹ اور اعلیٰ عدالتوں کی مکمل تائید حاصل ہے۔ ہم الطاف حسین کو یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ وہ طے شدہ مسائل کو متنازعہ نہ بنائیں۔

۞ ...... کراچی سے شائع ہونے والے ایک کثیر الاشاعت اخبار کے مطابق قادیانی اہم قومی اداروں پر قابض ہوچکے ہیں اور متحدہ قومی موومنٹ اور پیپلز پارٹی کے ساتھ مل کر اسمبلی میں قرارداد لانے کی منصوبہ بندی کرچکے ہیں۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو پیپلز پارٹی کے رہنماؤں کو 1953ء، 1974ء، 1984ء کی تحریک ہائے ختم نبوت اور 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ یاد رکھنی چاہیے۔ اگر مسلمانان عالم کے متفقہ عقائد کے خلاف کوئی قرارداد آئی تو مسلمانان پاکستان عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے کسی بھی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

⚜ ...... صدر آصف علی زرداری کے خصوصی رفقاء میں قادیانیوں کی شمولیت پر یہ اجلاس تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ بات یاد دلا دینا چاہتا ہے کہ مشہور قادیانی لیڈر آنجہانی ظفر اللہ خان قادیانی نے پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی موت پر انہیں ''کتا کتے کی موت مرا'' کہا تھا۔ ایف ایس ایف کا چیئر مین مسعود محمود قادیانی تھا۔ جس کی وجہ سے بھٹو مرحوم کو سزائے موت دی گئی تھی۔ لہٰذا حکمرانوں کو قادیانیوں کے رویوں سے عبرت حاصل کرتے ہوئے قادیانیوں کی سرپرستی اور پشت پناہی کو ترک کر دینا چاہئے۔

⚜ ...... کراچی کے روزنامہ کے مطابق ایٹمی توانائی کے ادارے میں ایک حساس عہدہ پر سکہ بند قادیانی قابض ہو چکا ہے۔ جبکہ ایٹمی پاکستان کے بانی جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان سمیت کئی ایک محب وطن سیاست دان قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ قادیانی سائنس دانوں کی وجہ سے تحقیقاتی ادارے قادیانیت کی آماجگاہ بنتے جا رہے ہیں۔ جس سے ایٹمی پاکستان کا مستقبل تاریک اور مخدوش ہوتا نظر آرہا ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحقیقاتی اداروں سے قادیانیوں کو نکال باہر کیا جائے۔

⚜ ...... اسلامی نظریاتی کونسل حکومت کا اپنا قائم کردہ ادارہ ہے۔ وہ حکومت سے سفارش کر چکا ہے کہ ملک سے ارتداد کو ختم کرنے کے لئے ارتداد کی شرعی سزا ''سزائے موت'' نافذ کی جائے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو قانون سازی کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کر کے باقاعدہ قانون سازی کی جائے اور ارتداد کی شرعی سزا سزائے موت نافذ کی جائے۔

⚜ ...... امریکہ و برطانیہ سمیت عالمی سامراجی طاقتیں ایک عرصہ سے حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالتی چلی آرہی ہیں کہ گستاخ رسول کی سزا ''سزائے موت'' کو ختم کیا جائے۔ چنانچہ موجودہ حکمران بھی اپنے بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے اقلیتوں کے حقوق کے نام پر تحفظ ناموس رسالتؐ کے قوانین کو ختم کرنے کی یقین دہانی کرا چکے ہیں۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان پر واضح کر دینا چاہتا ہے کہ مسلمانان پاکستان ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے کبھی دریغ نہیں کریں گے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت گستاخ رسول کی سزا کے متعلق اپنا موقف واضح کرے۔ تاکہ اسلامیان پاکستان کے دلوں میں پائی جانے والی تشویش دور ہو سکے۔

⚜ ...... چناب نگر میں قادیانی شعائر اسلامی کا ناجائز استعمال کر کے حکومت پاکستان اور قوانین پاکستان کا منہ چڑاتے ہیں۔ جبکہ انتظامیہ نے ہمیشہ خاموش تماشائی کا کردار ادا کیا ہے۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان کے علاوہ صوبائی و ضلعی وعلاقائی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر میں قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند کر کے انہیں اسلامی اصطلاحات و دینی علامات کو استعمال کرنے سے روکا جائے۔

⚜ ...... چناب نگر میں ملکی قوانین کی عملداری کی بجائے قادیانیوں کے خودساختہ قوانین چلتے ہیں۔ چناب نگر میں کسی بھی فرد کو جائیداد کی خرید و فروخت کی اجازت نہیں۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے باسیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ تاکہ وہ اپنی جائیدادوں کی خرید و فروخت کر سکیں۔

✿ ...... آزاد کشمیر کے علاقوں یعنی کوٹلی اور گوئی میں قادیانیوں کے سرگرمیاں اشتعال انگیز حد تک بڑھ چکی ہیں۔ گزشتہ دنوں گوئی میں ختم نبوت کانفرنس پر پابندی اور شرکائے کانفرنس پر آنسو گیس کا استعمال اور مجاہدین ختم نبوت کی ناجائز گرفتاری کی گئی۔ یہ اجلاس ان تمام اقدامات کی مذمت کرتے ہوئے وزیراعظم اور صدر آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ آزاد کشمیر میں امتناع قادیانیت ایکٹ پر موثر عملدرآمد کرایا جائے اور قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

✿ ...... یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا عبدالعزیز کو فی الفور غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔ جامعہ حفصہ کی تعمیر نو کا فوری آغاز کیا جائے اور جامعہ فریدیہ کے طلباء پر قائم تمام مقدمات واپس لئے جائیں۔

✿ ...... وزیرستان، وانا، باجوڑ اور سوات سمیت قبائلی علاقوں کے مسلمانوں پر امریکی فورسز کے فضائی حملوں کی مذمت کرتے ہوئے یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مقامی طالبان کو مذاکرات کی میز پر لاکر جائز مطالبات کو پورا کیا جائے اور فریقین کی قتل و غارت گری کو روکا جائے۔

✿ ...... یہ اجلاس بڑھتی ہوئی مہنگائی پر کنٹرول کر کے روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کو عوام کی پہنچ تک لانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ذخیرہ اندوزوں کے خلاف سخت کاروائی کرتے ہوئے ذخیرہ اندوزی کو روکا جائے اور اشیائے ضروریہ کو سستا کیا جائے۔

✿ ...... یہ اجلاس حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے غیر ترقیاتی اخراجات پر کنٹرول کر کے قوم کو ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کی غلامی سے نجات دلائیں۔ نیز صدر زرداری سمیت تمام سیاسی رہنما اپنے اپنے اثاثے بیرون ملک کے بینکوں سے نکال کر کے اپنے ملک میں لائیں۔ تاکہ افراط زر کا مقابلہ کیا جائے۔

✿ ...... یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ لوڈ شیڈنگ کو ختم کیا جائے اور بجلی کے نرخوں میں ناروا اضافوں پر کنٹرول کیا جائے۔

✿ ...... ننکانہ صاحب کے چک نمبر 4 گ ب میں قادیانیوں نے اسلامی اشتہارات اور لٹریچر کو پاؤں تلے روند کر کے گستاخی کا ارتکاب کیا تو مسلمانوں نے قانون کو ہاتھ میں لینے کی بجائے قانونی راستہ اختیار کیا۔ چنانچہ محمد مالک نے تھانہ صدر میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 سی کے تحت کیس رجسٹرڈ کرایا۔ قادیانی غنڈوں نے مدعی مقدمہ محمد مالک کو قتل کی دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔ تفتیشی افسر نے روایتی لیت ولعل سے کام لیتے ہوئے قادیانی ملزمان کو گرفتار کرنے میں تاخیری حربوں سے کام لیا تو محمد مالک نے ڈی پی او ننکانہ کے سامنے تین مرتبہ پیش ہو کر کہا کہ آپ کا ایس ایچ او قادیانیوں کے ذریعے مجھے قتل کرانا چاہتا ہے۔ اگر میں قتل ہو گیا تو میرے قاتل قادیانی ہوں گے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری پولیس پر ہو گی۔ لیکن ضلعی انتظامیہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ تاآنکہ قادیانی غنڈوں نے گیارہ ستمبر نماز تراویح کے بعد اسے فائر کر کے شہید کر دیا۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی قاتلوں کو قرار واقعی سزا دی جائے اور ننکانہ کی ضلعی انتظامیہ کو تاخیری حربوں کے استعمال کرنے اور مجرموں کو قتل کے اعانت کے جرم میں معطل کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی جھلکیاں!

✿ ...... کانفرنس کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کے فرزند ارجمند جناب صاحبزادہ عزیز احمد کی دعا سے ہوا۔

✿ ...... پنڈال خوبصورت بینروں اور شبان ختم نبوت کے پرچموں سے سجا ہوا تھا۔ بینروں پر مرزا قادیانی اور قادیانی نواز عناصر کے خلاف نعرے درج تھے۔

✿ ...... سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا ضیاء الدین آزاد اور مولانا محمد علی صدیقی نے سرانجام دیئے۔

✿ ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے شرکاء کو محدث العصر علامہ سید محمد انور شاہ کاشمیریؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ اور دیگر اکابرین ختم نبوت کے کارہائے نمایاں اور پون صدی پر محیط خدمات جلیلہ کا تذکرہ کیا تو حاضرین کی آنکھیں پرنم اور اشکبار تھیں۔ ان کا جذبہ قابل دید تھا۔

✿ ...... سٹیج پر تمام مکاتب فکر کی موجودگی کی وجہ سے اسٹیج اتحاد امت مثالی منظر پیش کر رہا تھا۔

✿ ...... عصر کی نماز کے بعد سوال و جواب کی نشست کے مہمان شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا تھے۔ جو کہ عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ، ظہور مہدی اور کذبات مرزا کے موضوعات پر سوالات کے جوابات دیتے رہے۔

✿ ...... مغرب کی نماز کے بعد معروف روحانی شخصیت مولانا قاضی ارشد الحسینی نے مجلس ذکر کرائی۔

✿ ...... کانفرنس میں استقبالیہ خصوصی و عمومی طعام کا نظم بھی قابل دید تھا۔

✿ ...... کانفرنس میں سکول، کالج اور مدارس کے طلباء جلوسوں اور ریلیوں کی شکل میں شریک ہوئے۔

✿ ...... کانفرنس کے راستوں پر جگہ جگہ خوش آمدید کے استقبالیہ بینرز آویزاں تھے۔

✿ ...... کارکنان ختم نبوت نعرہ تکبیر اللہ اکبر، تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد، مرزائیت مردہ باد، گستاخان رسول کو پھانسی دو پھانسی دو کے نعرے بلند کرتے ہوئے قافلوں کی شکل میں شریک ہوئے۔

✿ ...... پنڈال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے قائم کردہ بک سٹال سے شرکاء خصوصی دلچسپی کے ساتھ احتساب قادیانیت، تحفہ قادیانیت اور فتاویٰ ختم نبوت کے سیٹ خریدتے رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام مطبوعات نصف قیمت پر فروخت کی جارہی تھیں۔

✿ ...... سکیورٹی کے فرائض جامعہ دارالقرآن فیصل آباد، جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کے طلباء اور مولانا محمد اکرم طوفانی کے رفقاء سرانجام دے رہے تھے۔ جبکہ سکیورٹی کے نگران عبدالروف روفی اور ان کے رفقاء تھے۔

✿ ...... مسلم کالونی چناب نگر کے مقامی لوگوں نے بیرونی مہمانوں کے لئے اپنے ذاتی مکان خالی کر رکھے تھے۔

✿ ...... شرکاء کے لئے الامین ٹرسٹ کی طرف سے فری ڈسپنسری کا اہتمام کیا گیا تھا۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

مولانا طوفانی کا سلانوالی میں بیان

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، قاری محمد اکرم مدنی ناظم اعلیٰ مدرسہ حسینیہ حنفیہ کی دعوت پر سلانوالی تشریف لائے اور مرکزی جامع مسجد غلہ منڈی میں مفصل بیان میں فرمایا: ۱...... مؤمنین پر ان کی جانوں سے زیادہ پیغمبر عربی ﷺ کا حق ہے۔ ۲...... عقیدہ ختم نبوت ایمان کی اساس ہے۔ ۳...... قادیانیوں سے تعلقات ایمان کی کمزوری ہے۔ ۴...... اس پرفتن دور میں اللہ کی محبت پیغمبر ﷺ کی اطاعت، اکابرین سے تعلق اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ایمان کی علامت ہے۔ ۵...... روز قیامت مؤمنین کا سچا سہارا پیغمبر ﷺ کی شفاعت ہے۔ ۶...... مقام فکر یہ ہے کہ خاتم النبیین ﷺ تو اس وقت تک راضی نہ ہوں۔ جب تک ایک امتی بھی جہنم میں باقی بچے اور امتی ایسا جو شافع محشر کے دشمنوں سے تعلقات رکھے۔ ان کی اشیاء کو استعمال کر کے انہیں مالی معاونت پہنچائے۔ ۷...... قادیانیت سے نفرت، ان کی اشیاء کا بائیکاٹ، قیامت میں شافع محشر کی سفارش کا سبب بنے گا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سلانوالی میں

سلانوالی، مرکز آل محمد جامع ختم نبوت کے مہتمم مولانا سید خالد مسعود گیلانی کی دعوت پر ۱۳؍نومبر کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سلانوالی تشریف لائے۔ جہاں آپ نے قبل از نماز عصر طلبہ واساتذہ سے خطاب کیا اور بعد نماز مغرب شہریوں کے ایک وفد سے ملاقات کی اور اساتذہ مرکز سے درخواست کی کہ وہ سلانوالی کی مضافات میں ہر جمعرات کو دورے کریں اور قادیانیت کی سرگرمیوں کا تعاقب کریں۔

ڈیرہ غازیخان میں تقریب کا انعقاد

ڈیرہ غازیخان میں جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷؍ستمبر کے حوالہ سے ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا غلام اکبر ثاقب ولد حاجی عبدالرشید بھٹی نے خطاب کرتے ہوئے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کا مطالبہ کیا۔

مولوی فقیر محمد کا حکومت پنجاب سے مطالبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے کہا۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ اس کو سبوتاژ کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ قادیانی چناب نگر کے بجائے ربوہ کا نام تحریر کرتے ہیں۔ انہیں چناب نگر تحریر کرنے کا پابند کیا جائے۔

عالمی مجلس کی اپیل پر کوئٹہ میں یوم دعاء

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی اپیل پر جمعہ کو صوبہ بھر میں زلزلہ کی تباہ کاریوں، اس سے حفاظت کے لئے یوم دعاء منایا گیا۔ مساجد میں زلزلہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت بلندیٔ درجات کی دعاء، زخمیوں کے لئے جلد صحت یابی اور مصیبت زدہ خاندانوں کے لئے صبر جمیل واجر جزیل اور استقامت کی دعائیں مانگی گئیں۔ صوبائی دارالحکومت کی تمام جامع مساجد میں خطباء اور ائمہ کرام نے خصوصی دعاء کرائی۔ جامع مسجد مرکزی میں صوبائی خطیب مولانا انوارالحق حقانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قدرتی آفات انسانوں کے لئے امتحان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے پیاروں کے امتحان لیتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے امتحانات لئے گئے۔ حضرت یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت عیسیٰ علیہم السلام کا امتحان لیا گیا۔ نواسہ رسول حضرت امام حسینؓ کا میدان کربلا میں امتحان لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مؤمن بندوں کے ایسے سانحات میں مزید درجات بلند کر دیتا ہے۔ زلزلہ اور آفات سماوی ہمارے لئے سبق ہیں۔ اس لئے تمام مسلمان انابت ورجوع الی اللہ کریں۔ تمام منکرات سے اجتناب کریں۔ خصوصاً امانت میں خیانت، بددیانتی، سودخوری اور حرام خوری کی تمام شکلوں اور صورتوں سے پرہیز کریں۔ سورۂ یاسین کی تلاوت کا اہتمام کریں، خیرات کریں۔ تاکہ اللہ پاک عذاب کی تمام شکلوں سے امت کی حفاظت فرمائے۔

جامع مسجد قندھاری میں ایک بڑے اجتماع سے مولانا عبدالواحد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے بے حیائی، عریانی، فحاشی اور احکام خداوندی کی پامالی کی جو منظم روش اپنائی ہے۔ اس سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے رجوع واستغفار اور ذکر الٰہی کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔ فرائض واجبات کا احترام کریں اور گناہوں سے اجتناب کے ساتھ ساتھ آیت کریمہ کا ورد کریں۔ جامع مسجد سنہری میں مولانا عبداللہ منیر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ تباہ کن زلزلہ میں رجوع الی اللہ کی کسی اجتماعی کیفیت کا ظہور نہیں ہوا اور نہ ہی ہماری سیاسی پارٹیاں، عوامی نمائندے خدمت انسانی کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ ہر پارٹی لیڈر اور فرد اس عظیم سانحہ کے موقع پر ذاتی پبلسٹی کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ ان میں انسانی جذبہ، باہمی ہمدردی، انسانیت اور جذبہ خدمت کا فقدان ہے۔ اس لئے تمام مسلمان ایثار اور اخلاص سے اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی خدمت کریں۔ جامع مسجد صابری میں مولانا مفتی افتخار احمد حبیبی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قدرتی آفات ہمارے لئے آزمائش اور امتحان ہیں۔ اس لئے تمام مسلمان ایسے سانحات سے بچنے کے لئے توبہ واستغفار کریں۔

جامع مسجد اثناء عشریہ ہزارہ امام بارگاہ میکانگی روڈ میں علامہ مہدی نجفی نے خطبہ جمعہ میں اہل اسلام سے اپیل کی کہ وہ گناہوں سے توبہ کریں اور اللہ کی طرف رجوع کریں۔ جامع مسجد گول سیٹلائٹ ٹاؤن میں مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام مسلمان اپنے گھروں میں ٹیلی ویژن بند کر دیں اور اللہ تعالیٰ سے مصیبتوں میں محفوظ رہنے کی دعاء کریں۔ جامع مسجد پیر ابوالخیر میں صاحبزادہ محمد ابراہیم مجددی نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی زلزلوں کا باعث بنتی ہے۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ توبہ استغفار کریں۔ جامع

مسجد ابدالی شالدرہ میں مولانا پیر سید نقیب آغا جامع مسجد عمر میں مولانا محمد یوسف نقشبندی، جامع مسجد نواں کلی میں مولانا رحمت اللہ موسیٰ خیل، جامع مسجد سراج میں مفتی محمد شفیع نیاز، جامع مسجد بسم اللہ میں مولانا محمد یاسین عباسی، جامع مسجد شہید کلی اسماعیل میں مولانا عبدالہادی، جامع مسجد مطلع العلوم میں مولانا غلام غوث آربانوی اور دیگر مساجد میں علماء نے خطاب کیا۔ جامع مسجد قندھاری میں نماز جمعہ کے بعد قرآن خوانی ہوئی۔ مولانا عبدالواحد نے نصف گھنٹہ خشوع وخضوع کے ساتھ دعاء کرائی۔ اس موقع پر ہر آنکھ آشکبار تھی۔

ٹنڈو آدم میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد میں عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ راہنماء مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا نے اور نگرانی علامہ احمد میاں حمادی نے کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، مولانا محمد مراد ہالیجوی سکھر، مولانا عبدالواحد کوئٹہ، مولانا عبدالغفور حقانی کوئٹہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، مولانا محمد نذر عثمان حیدرآباد، مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص، مولانا صاحبزادہ احمد علی عباسی شاہ پور چاکر اور سندھی زبان کے معروف ومعقول خطباء مولانا عبدالغفور مینگل، مولانا محمد عیسیٰ سموں، مولانا محمد یعقوب مگسی، مفتی امان اللہ، مولانا صبغت اللہ جوگی، مولانا محمد عثمان سموں، مولانا مفتی حفیظ الرحمان کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کے انتظامات مولانا محمد راشد مدنی، مولانا محمد طاہر مکی، مولانا محمد زاہد حجازی سمیت مجلس کے کارکن اور مجاہد دن رات مصروف رہے۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ کانفرنس میں خوشاب سے تعلق رکھنے والے قاری محمد اسماعیلؒ کی شہادت پر افسوس کا اظہار کیا گیا اور ایم۔ کیو۔ ایم کے سربراہ الطاف حسین کی قادیانیت نوازی کی مذمت کی گئی۔ نیز پیپلز پارٹی کے حکمرانوں سے کہا کہ قادیانی آستین کی سانپ ہیں اور ان کی سرگرمیاں ملک وملت کے مفادات کے منافی ہیں۔

حضرت مولانا محمد صدیق اختر کا وصال

گذشتہ دنوں چونڈہ اہل حدیث مکتب کے عالم دین تحریک ختم نبوت کے مجاہد حضرت مولانا محمد صدیق اختر وفات پاگئے۔ مولانا مرحوم کی نماز جنازہ میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور مسلمانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ چونڈہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں قاری محمد انور انصر، مولانا محمد اشرف عابد، میاں تاج الدین، میاں عبدالغنی نے مشترکہ بیان میں مولانا کی دینی وعلمی خدمات کو خصوصاً چونڈہ میں ختم نبوت کے حوالہ سے زبردست خراج تحسین پیش کیا اور دعاء کی کہ اللہ رب العزت مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین ثم آمین!

لالہ گل نواز کا انتقال

۲۷؍اکتوبر ۲۰۰۸ء بروز پیر کو فیصل آباد میں صاحبزادہ طارق محمودؒ کے سیکرٹری لالہ گل نواز صاحب انتقال کر گئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین!

تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ادارہ!

تبصرہ نگار: مولانا غلام رسول دین پوری

ید بیضاء: تالیف: پیرزادہ میاں خلیل احمد جامی عبیدی: صفحات: ۷۶۷: قیمت: ۲۵۰: ملنے کا پتہ: درگاہ عالیہ قادریہ راشدیہ دین پور شریف، تحصیل خان پور، ضلع رحیم یار خان

بانی مبانی خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ دین پور شریف، سراج السالکین، زبدۃ العارفین، قدوۃ الصالحین حضرت اقدس خلیفہ غلام محمد صاحب اور امام المتقین، قطب العارفین، امام الاولیاء، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف حضرت اقدس میاں عبدالہادی صاحب (نور اللہ مراقدھم وبرد اللہ مضاجعھم وقدس اللہ تعالیٰ اسرارھم) جنہیں جماعت وحلقۂ دین پور شریف ''اوّل سائیںؒ'' اور ''ثانی سائیںؒ'' کے اسم مبارک سے یاد کرتے ہیں۔ ان مقدس وپاکباز نفوس اور رجال اللہ میں سے ہیں جو گمنام رہ کر فانی فی اللہ وفانی فی الرسول ہوکر حسبۃً للہ اپنی حیات طیبہ کے لحات ثمینہ بسر فرماتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انسانیت کا جم غفیران کے مقام سے ناواقف ہے۔ یہ حضرات جامع شریعت وطریقت ہونے کے ساتھ ساتھ تصوف وروحانیت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوکر علم وعرفان کے سمندر پی کر بھی تشنہ بلب تھے۔ جن کے فیض صحبت سے ہزاروں مسترشدین ومستفیدین کامل بنے اور یقیناً اس شعر کا مصداق ہیں:

جس قلب کی آہوں نے دل پھونک دیئے لاکھوں
اس قلب میں یا اللہ! کیا آگ بھری ہوگی؟

حلفاً وقسماً کہا جاسکتا ہے کہ ''اوّل حضرتؒ'' و''ثانی حضرتؒ'' کی نشست وبرخاست، نقل وحرکت، ملبس ومطعم، تکلم وتضحیک، تقریر وتحریر، تبشیر وتنذیر، جودوسخا، اخلاق وتواضع، مودت ومحبت، انس وپیار، تقویٰ وخشیۃ، زہد وورع متوسلین ومتعلقین کے لئے تعلیم سنت نبوی ﷺ کا مکمل نمونہ تھی۔ اس کے لئے حضرات اکابر علماء دیوبند کے چند اقتباسات (جو اوّل حضرتؒ سے متعلق ہیں) نقل کئے دیتا ہوں۔

حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ نے فرمایا: ''حضرت دین پوریؒ کی صحبت اور نشست وبرخاست سے طالب (سالک) کو جو کچھ ملتا ہے دوسرے بزرگوں کے ہاں ورد، اوراد سے بھی نہیں ملتا۔'' پھر فرمایا: ''خدا جانے ورد اوراد سے کیا کچھ ملتا ہوگا۔'' ایک دفعہ فرمایا: ''آفتاب آمد دلیل آفتاب''

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ نے فرمایا: ''حضرت دین پوریؒ کی زندگی پیغمبرانہ زندگی تھی۔''

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے فرمایا: ''حضرت دین پوریؒ کی ولایت مسلم ہے۔ وہ تو ہمارے حاجی صاحبؒ کے پایہ کے بزرگ ہیں۔''

حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا: ''حضرت دین پوریؒ کے چہرے پر صرف نظر ڈالنے سے کئی مقامات طے ہوجاتے ہیں۔''

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا: ''یہ لوگ قافلۂ اصحاب رسول ﷺ سے بچھڑ کر پیچھے رہ گئے تھے۔''

امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی صاحبؒ نے فرمایا: ''حضرت دین پوریؒ سیاست وطریقت میں ایک مستقل امام تھے۔''

امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ نے فرمایا: ''حضرت دین پوریؒ کا امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں مقام متعین کرنا مشکل ہے۔''

مولانا حبیب الرحمان لدھیانویؒ نے فرمایا: ''کاش! میں حضرت دین پوریؒ کو قادیان لے جاسکتا۔ کیا عجب آپ کے چہرۂ انور کو دیکھتے ہی تمام قادیانی امت مسلمان ہوجاتی۔''

حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ کوٹ مٹھن والوں نے فرمایا: ''اس مرد کامل نے تو جنگل میں روحانیت کی آگ لگا رکھی ہے۔''

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے فرمایا: ''حضرت خلیفہ غلام محمد صاحبؒ پر جمال کا غلبہ تھا۔ بڑے صاحب سکینت اور تمکین تھے۔ چہرہ مبارک گلاب کی طرح سرخ اور آفتاب کی طرح پرانوار معلوم ہوتا تھا۔ نہایت صاحب وجاہت اور صاحب جمال تھے۔''

یہ ہیں صاحب بصیرت حضرات کی نگاہیں جس سے ہم کورے ہیں جن خوش بخت انسانوں نے حضرت اقدس قدس سرھما کی زیارت کی اور ان کی صحبت جنہیں میسر ہوئی وہ توجی بھر کر فیض یاب ہوئے اور جنہوں نے فقط تذکرے ہی سنے لیکن زیارت وصحبت سے بہرہ ور نہیں ہوسکے ان کے لئے حاجت تھی اور جماعت کی بھی دلی تمنا تھی کہ حضرت اقدس قدس سرھما کے حالات زندگی، مجالس وملفوظات اور قریہ مبارکہ مسمی بہ ''دین پور شریف'' کا سبب قیام وبنیاد ودیگر احوال کو بصورت کتاب معرض تحریر میں لایا جائے۔ جسے پڑھ کر دیدہ ودل منور کریں اور آنے والی نسلوں کے لئے بھی باعث رشد وہدایت ثابت ہو۔

درحقیقت اولیاء اللہ کے حالات وواقعات، مجالس وملفوظات اللہ تعالیٰ کا ایک لشکر ہیں جو روئے زمین پر رہنے والوں کے لئے باعث عبرت بھی ہیں اور باعث ہدایت بھی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے متعلق فرمایا: ''لقد کان فی قصصہم عبرۃ لا ولی الالباب'' ان جمیع تقاضوں کے پیش نظر سیدی وسندی مرشدی ومولائی حضرت اقدس قبلہ مولانا میاں مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم نے اپنی خصوصی توجہ اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی زیر نگرانی کتاب مرتب فرما کر طبع کرائی۔

مرتب کتاب پیرزادہ میاں خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم نے بھی اپنی گوناگوں مصروفیات کو نظر انداز

فرما کر شب وروز جہد پیہم ومسلسل سے کام لے کر کتاب کو تکمیلی مراحل تک پہنچایا۔ تاوقتیکہ کتاب زیور طباعت سے مرصع ہوکر منظر عام پر آئی۔

’’ید بیضاء‘‘ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اوّل میں ’’اوّل حضرت (حضرت خلیفہ غلام محمدؒ)‘‘ کے جملہ حالات ومساعی جلیلہ ومجالس وملفوظات اور خاندان کا تذکرہ ہے اور حصہ دوم جو طائرہ سدرہ کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں ’’ثانی حضرت (حضرت میاں عبدالہادیؒ)‘‘ کے جملہ احوال ومساعی جمیلہ (شکر اللہ سعیھم) اور مجالس وملفوظات، متعلقین ومتوسلین کا تذکرہ ہے۔

کتاب کا بیرونی ٹائٹل نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے۔ جس پر درگاہ عالیہ کی قدیم وجدید مسجد کا عکس تصویر خوب سجا ہوا ہے اور اندرون کتاب بھی لنگر عالیہ، سراج السالکین، عارف باللہ حضرت اقدس مولانا میاں سراج احمد صاحب دامت برکاتہم کی قیام گاہ، مدرسہ اور مزارات مقدسہ کی رنگین تصاویر سے مرقع ومزین ہے۔ بہر صورت ظاہر وباطن کے اعتبار سے نہایت عمدہ اور ضخیم کتاب ہے۔

حضرت اقدس قدس سرہما کے جمیع احوال کا احصاء واحاطہ تو مشکل ہے۔ تاہم قارئین کے لئے اس میں بہت سارا علمی وعملی بحر ذخار موجود ہے۔ گویا کتاب مذکور دریا را بکوزہ کے مترادف ہے۔

اللہ تعالیٰ مرتب موصوف اور ان کے معاونین کی سعی جمیل کو مثمر اور بارآ ور فرما کر دارین میں بہتر سے بہتر بدلہ عطاء فرمائیں اور ہمارے لئے باعث رشد وہدایت اور توشۂ آخرت بنائیں۔ آمین ثم آمین!

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء: ترتیب وتحقیق: شاہین ختم نبوت، مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ: اہتمام طباعت: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عمر حیات فاروقی: صفحات: ۸۲۴: قیمت: ۵۰۰: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات ختم نبوت، ۳۸؍غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور!

تاریخ برصغیر پاک وہند میں تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے مبارک سلسلہ کی جہد پیہم ومسلسل جسے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے مبارک نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جس سے تقریباً ہر دیہی وشہری بخوبی مطلع اور واقف ہے۔ اس تحریک کو خلیفہ اوّل سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے خیر القرون میں قائم ہونے والی تحریک ختم نبوت کے بعد یقیناً عظیم الشان مرتبہ حاصل ہے۔ اس تحریک میں حضرات اکابرین (شکر اللہ مساعیھم) نے فتنۂ قادیانیت کی گھٹاٹوپ تاریکیوں میں باوجود مالی عسرت وتنگی کے جو اہم کردار محض حسبۃ للہ ادا فرمایا۔ اس کی مثال دور حاضر میں ملنی ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

اولئك ابائی فجئنی بمثلهم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

ان مقدس شخصیات نے اپنی اور اپنے اہل وعیال، حلقۂ احباب، اقارب ورشتہ دار کی پرواہ کئے بغیر صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کے محبت وعشق کا ثبوت دیتے ہوئے شمع رسالت پر جان نثاری کا حق ادا کر دیا ہے۔

حلفاً کہا جاسکتا ہے کہ یہ طبقہ وطائفہ جنتی تھا۔ یہ بات یوں ہی نہیں بلکہ اسی تحریک کے اختتام کے موقعہ پر منعقدہ اجلاس میں بلاد مختلفہ سے شریک ہونے والے علماء وکارکنان تحریک (بالخصوص سزایاب حضرات) سے مخاطب ہوکر صاحب کشف وکرامت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ نے فرمایا کہ:

''میں اپنے یقین ووجدان کی بنیاد پر کہتا ہوں کہ جو لوگ ختم نبوت کی تحریک میں دیوانہ وار شریک ہوئے وہ سب جنتی ہیں۔ میرے سامنے جو تم بیٹھے ہوئے ہو۔ ایسے محسوس کرتا ہوں کہ میں اہل جنت سے خطاب کر رہا ہوں۔'' بلاشبہ یہ حضرات حقیقی طور پر طالب عقبٰی وآخرت تھے۔ (اللہ رب العزت ان کی قبور مبارکہ کو بقعۂ نور بنائیں۔آمین!)

مرتب کتاب حضرت مولانا اللہ وسایا (جن کی ہیبت اور شیر جیسی للکار سے قادیانیوں جیسی چڑیاں دم بخود رہ جاتی ہیں) نے باوجود اپنے تبلیغی مساعی وطویل اسفار اور دفتر مرکزیہ ملتان کی ان گنت مصروفیات کے اس کتاب کی ترتیب کے فکر کو اوڑھ کر مضامین منتشرہ کو یکجا فرمایا۔ (اللہ تعالیٰ حضرت کی عمر، صحت اور علم وعمل میں برکت فرمائیں۔ آمین!) جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ لائل پوری، شیر بیشۂ حریت حضرت ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، وکیل ختم نبوت مولانا مرتضٰی احمد خان میکش دررانیؒ کے رشحات قلم کو ایک لڑی میں سمو کر کتاب کو پانچ ابواب پر منقسم فرمادیا ہے۔

باب اوّل......	چیدہ چیدہ حالات وواقعات
باب دوم......	۱۲؍جنوری سے ۱۰؍مارچ ۱۹۵۳ء تک۔
باب سوم......	تحریک سے متعلق علاقائی رپورٹیں۔
باب چہارم......	تحقیقاتی کمیشن۔
باب پنجم......	ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے مخالفین کا انجام۔

انداز تحریر کچھ ایسا ہی ہے۔ جی چاہتا ہے پڑھتے چلیں اور قاری اپنے آپ کو ہونے والے واقعات میں شریک تصور کرتا ہے۔ تاہم ہر طرح معلومات سے لبریز ہے۔ کتاب مذکور یوں تو کئی بار چھپی اور ہاتھوں ہاتھ بکی ہے۔ اب بھی بہت سارے حضرات کی خواہش پر مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مبلغ لاہور اور مولانا عمر حیات فاروقی نے کمال محنت وجانفشانی سے جدید کمپوزنگ کے ساتھ طبع کرائی ہے۔ کتاب کا ٹائٹل نہایت خوبصورت ودیدہ زیب ہے۔ جلد عمدہ وانتہائی مضبوط اور کاغذ بھی اچھا رکھا ہے۔ آں موصوفین دینی خدمات بالخصوص عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں بڑے متحرک وفعال ہیں اور حضرات بزرگان وعلماء دین کے ساتھ دل وجان سے محبت رکھنے والے ہیں۔ اللہ رب العزت موصوفین کو مزید دین کا کام (خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ) استحکام واخلاص کے ساتھ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں اور کتاب مذکور کو جمیع مسلمانوں خصوصاً ختم نبوت کا تحفظ کرنے والوں کے لئے مشعل راہ بنائیں۔ آمین ثم آمین!

تحذیر الناس (ایک تحقیقی مطالعہ): تالیف: سید شجاعت علی شاہ گیلانی: صفحات:۵۹:

قیمت:۵۰: ملنے کا پتہ: دارالکتاب، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور!

حجۃ الاسلام والمسلمین، قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، ہر صاحب علم کہ ومہ کا سر حضرت کی علمی افادیت سے زیر بار احسانات ہے۔ مگر بمطابق مفہوم حدیث نبوی ﷺ جو جتنا دین پر عمل پیرا ہوگا اتنا ہی ابتلاء کا شکار ہوگا۔

حضرت نانوتویؒ کی شخصیت بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ حضرت کی علمیت کا اندازہ (کہ ان کا علم کتنا عمیق تھا) ان کی جملہ تصانیف سے لگایا جاسکتا ہے۔ منقولات ومعقولات میں مطابقت پیدا کرنا حضرتؒ کا وصف خاص اور خداداد ملکہ تھا۔ امکان نظیر وامتناع نظیر پر دربارہ حدیث (تفسیر) درمنثور علماء حضرات کے مابین بحث ہو چلی۔ (اگرچہ باعث مباحثہ چیزے دیگر تھی) جس کے نتیجہ میں ایک استفتاء کا جواب بصورت کتاب ''تحذیر الناس، من انکار اثر ابن عباسؓ '' معرض تحریر میں آیا۔

چونکہ کتاب مذکور سطحی علم رکھنے والوں کی فہم واستعداد سے کہیں بالاتر تھی اور ہے۔ اس لئے بعض حضرات نے مقامات مختلفہ سے قطع وبرید سے کام لے کر سابقہ کو لاحقہ، اور لاحقہ کو سابقہ کر کے مزید براں اپنی جانب سے ترمیم واضافہ کر کے حضرت اقدسؒ پر حضور ﷺ کی خاتمیت زمانی کے انکار کا (العیاذ باللہ) بہتان عظیم باندھا اور فتنہ قادیانیت کو تقویت پہنچائی۔

حالانکہ کتاب مذکور، وہ کتاب ہے جس کے متعلق حضرت علامہ شمس الحق افغانیؒ جیسا معقولی اور بلا کا قوی حافظہ واستعداد رکھنے والا انسان بھی کہہ اٹھا کہ اگر آج حضرت نانوتویؒ زندہ ہوتے تو میں تحذیر الناس کے تین چار مقامات ان سے جا کر سمجھتا۔ ذی علم وفہم علماء اور منصف مزاج حضرات نے حضرتؒ کی وکالت کا حق ادا کیا۔ زیر تبصرہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ مؤلف موصوف (شکر اللہ سعیهم) نے بھی حضرت سے متعلق صفائی کا حق ادا کرتے ہوئے اس کتابچہ کو تین ابواب میں منقسم کیا ہے۔

باب اوّل...... تحذیر الناس کیا ہے؟

باب دوم...... تحذیر الناس کی عبارات کی توضیح اور اہل علم کی آراء

باب سوم...... تحذیر الناس کی عبارات کی حقیقت اور توجیہہ

آخر میں بطور تکملہ حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب بھیرویؒ کی تحریر کا عکس بھی شامل کیا ہے۔ جس کی اوّلین دو سطروں میں فرمایا: ''حضرت قاسم العلومؒ کی تصنیف لطیف مسمّٰی بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور وتامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف وسرور حاصل ہوا۔'' اگر اس کتابچہ کو بنظر انصاف پڑھا جائے تو انشاء اللہ حضرت نانوتویؒ سے متعلق جملہ وساوس شیطانیہ کا ازالہ ہو جائے گا۔'' واللہ ہو الھادی الیٰ سواء الطریق '' اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کی سعی کو قبول فرما کر دارین میں بہتر بدلہ عطاء فرمائیں اور ہم سب کو اکابر کے ساتھ مستحکم تعلق نصیب فرمائیں۔ آمین!

علامات ترقیم اور ہمزہ لکھنے کے قواعد: مولف: مولانا الیاس احمد: صفحات: ۶۲: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: مدرسۃ العلوم فاروقیہ ساکہ گجرات!

مولانا الیاس احمد صاحب جامعہ فاروقیہ کراچی کے فاضل بھی اور وہاں کے سابق مدرس بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑی خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ زیر نظر رسالہ میں انہوں نے علامات ترقیم اور ہمزہ لکھنے کے قواعد تحریر فرمائے ہیں۔ علامات ترقیم پر عربی میں تو بہت مواد ہے۔ مگر اردو میں اس پر کچھ نہیں لکھا گیا تھا۔ حالانکہ ان علامات کو جاننا اور تحریر میں اس کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ مولانا موصوف نے نہایت سہل انداز میں قواعد تحریر کر دیئے ہیں۔ دینی مدارس کے طلبہ واساتذہ اور عربی تحریر سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے بہت مفید رسالہ ہے۔ اللہ تعالیٰ شرف قبول بخشیں۔ آمین!

افکار معلم: مرتب: پروفیسر حافظ مسعود الحسن رشیدی: صفحات: ۱۴۴: قیمت: ۸۰ روپے: ملنے کا پتہ: ادارہ علم وادب جامعہ عثمانیہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ مارکیٹ پتوکی ضلع قصور!

کتاب ہذا استاذ الاساتذہ حضرت قاری سید احمد صاحبؒ کی خودنوشت سوانح ہے جو پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ جن کا اجمالی خاکہ یہ ہے: ۱...... آپ بیتی۔ ۲...... ایمان افروز واقعات۔ ۳...... قیمتی نصائح۔ ۴...... اوراد ووظائف۔ ۵...... تذکرہ مشائخ۔ حضرت قاری صاحب موصوف نے اس کتاب میں اساتذہ وطلبہ کی سہولت کے لئے بے بہا اصول لکھ دیئے ہیں جو درس وتدریس میں بڑی حد تک راہنما ثابت ہوں گے۔ اس کتاب کو قاری صاحب موصوف کے تلمیذ رشید جناب پروفیسر حافظ مسعود الحسن رشیدی صاحب نے اپنے انداز میں مرتب کر کے افادۂ عامہ کی خاطر شائع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین!

حدود آرڈیننس اور تحفظ نسواں بل: مصنف: مولانا زاہد الراشدی: صفحات: ۱۴۹: قیمت: ۱۲۰: ناشر: الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی، کنگنی والا، گوجرانوالہ!

یہ کتاب حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم کی ہے جس میں حدود آرڈیننس اور اس میں تحفظ نسواں بل کے نام سے ترامیم کا پس منظر اور پیش منظر، حدود آرڈیننس کی مخالفت، حدود وقوانین کی تفصیل وتشریح اور اسلامی نظریاتی کونسل کا کردار، حدود وقوانین اور ہمارا قانونی وعدالتی نظام تحفظ نسواں بل کے بارے میں علماء اور دینی حلقوں کا مؤقف جیسے اہم موضوعات کو بعض احباب کی درخواست پر یکجا کیا ہے۔ ملک میں موجود سیکولر طبقہ کے علاوہ دیگر حلقوں کی طرف سے ہونے والے بعض اعتراضات رکیکہ کا علمی وتحقیقی جائزہ بھی لیا ہے۔

بہرحال کتاب معلومات سے لبریز اور لائق استفادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آں موصوف کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائیں۔ آمین!

خیر المفاتیح اُردو شرح مشکوٰۃ المصابیح

از علامہ شبیر الحق کشمیری مدظلہ (3 جلد)

(استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان)

خصوصیات: محدثین قدیم وجدید کے علوم ومعارف کی امین.... مشکوٰۃ المصابیح کی پہلی مفصل تحقیقی شرح....حدیث کا مکمل معرب عربی متن.... ہرلائن کے نیچے سلیس اُردو ترجمہ ہر حدیث کی تشریح مشکل الفاظ کی تسہیل....حدیث سے جدید وقدیم فقہی مسائل کا استنباط آئمہ فقہاء کے مذاہب مع دلائل...فقہ حنفی کے ترجیحی مدلل ومسکت جوابات....سوال وجواب میں اہم نکات کی عقدہ کشائی...لغوی اصطلاحی اورصرفی نحوی مباحث.... تفصیلی مباحث میں عنوانات وپیرا گرافی...طویل مباحث میں مختلف امور کے ذریعے...تفصیلات کو اقرب الی الفہم بنایا گیا ہے.... مغلق ومجمل مقامات کی دلنشین شرح.... مطبوعہ تمام شروحات کی نسبت زیادہ جامع۔

گلدستہ احادیث

تقریباً دس ہزار منتخب احادیث کا مجموعہ

عقائد، عبادات، اخلاقیات، معاشرت اور حدود سے متعلق تقریباً دس ہزار عام فہم احادیث کا ذخیرہ۔ قرآن کریم کی عام فہم مقبول تفسیر "گلدستہ تفاسیر" کے بعد مؤلف حضرت مولانا عبدالقیوم مہاجر مدنی مدظلہ کا احادیث مبارکہ پر مشتمل پہلا مجموعہ۔ احادیث کی ضخیم عربی کتب سے لے کر اُردو کی مستند کتب ورسائل سے مبارک انتخاب۔ مساجد، مدارس، گھر اور دفتر میں انفرادی واجتماعی مطالعہ کیلئے نہایت موزوں۔ ہر فرد کیلئے دین کا صحیح علم اور فہم پیدا کرنے میں اکسیر کتاب۔ اعلیٰ کاغذ رنگین تصاویر کیساتھ...... ہر حدیث باحوالہ اور عام فہم

زیارتِ حرمین

ایک ہزار سے زائد مقدس مقامات کی رنگین تصاویر سینکڑوں نعتیہ کلام فن خطاطی کے جواہر پارے آنکھوں کو نور اور دل کو سرور بخشنے والی مکہ مکرمہ مدینہ منورہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات اور دیگر مقدس مقامات کی ایک ہزار سے زائد رنگین نادر ونایاب تصاویر کا پہلا مستند ضخیم مجموعہ....اپنے موضوع پر جدید ترین تاریخی کتاب جس میں سب سے زیادہ تصاویر دی گئی ہیں...اعلیٰ معیار طباعت کا شاہکار

خطبات حج وقربانی اور محرم

40 سے زائد خطبات

برصغیر کے اکابر خطباء واہل علم مشاہیر کے علمی، عملی اور اصلاحی خطبات کا مجموعہ فلسفہ حج وقربانی، محرم الحرام، شہادت، عاشوراء، شہادت حضرت عمر فاروق وحسین رضی اللہ عنہما، عاشوراء سن ہجری کی ابتداء جیسے موضوعات پر چالیس سے زائد مستند خطبات ومقالات کا مجموعہ۔ حج پر جانے والے خوش نصیب حضرات کیلئے مکمل تربیتی نصاب کیساتھ۔

رُوحانی مُعالج

روح کے تمام امراض کی نشاندہی اور ان سے شفا کیلئے الہامی ہزاروں نسخوں پر مشتمل بہترین اصلاحی کتاب.....حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی خدمت میں لکھے ہوئے روحانی امراض سے متعلق سوالات کے جوابات اور آپکے اکابر خلفاء کے خطوط جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات نے کیسے اپنی اصلاح کرائی اور پھر کیا سے کیا بنے۔

محاسن اسلام

اب آپ دنیا بھر میں ماہنامہ "محاسن اسلام" انٹرنیٹ پر بھی پڑھ سکتے ہیں

www.mahasineislam.com

ادارہ کی درسی مطبوعات وشروحات

مُشکلات القرآن اُردو

آیات مبارکہ کے درمیان تطبیق اور رفع تعارض کا بہترین حل تفسیر کے معلمین وطلبا کیلئے بے مثال تحفہ

انوار الباری شرح اُردو بخاری

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ ودیگر اکابر کے علمی افادات کا مجموعہ محدثین کرام کا مفصل تذکرہ علم حدیث اس کے متعلقہ مباحث پر علمی وتحقیقی مفصل اُردو شرح۔(۱۹ حصے) طلباء واساتذہ کیلئے علمی ذخیرہ

الخیر الجاری اُردو شرح بخاری (مکمل)

از: شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ (جامعہ اشرفیہ لاہور) تقریباً ساٹھ شروحات بخاری کا جامع خلاصہ.....(کامل ۶ حصے)

تقریر ترمذی (کامل ۲ حصے)

از: حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تخریج وحاشیہ: مولانا مفتی عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ مقدمہ۔ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی

امانی الاحبار شرح معانی الآثار (عربی)

علم حدیث کی معروف کتاب کی مفصل شرح حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی کے علمی قلم کا شاہکار

خیر المعبود شرح ابوداؤد

ابوداؤد شریف کے وفاقی نصاب برائے بنات کے مطابق مقررہ حصہ کی عام فہم تعلیمی اُردو شرح

مکمل شرح ترمذی

جامع الترمذی کی عام فہم مختصر مکمل درسی شرح از: شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب

دروس ترمذی (شرح جلد ثانی)

مظاہر العلوم سہارنپور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا رئیس الدین صاحب مدظلہ کے قلم سے لاجواب شرح

زاد الوقایہ (شرح اُردو شرح وقایہ اخیرین)

فقہ حنفی کی معروف کتاب شرح وقایہ اخیرین کی مکمل اُردو شرح

تشریح السراجی

علم میراث کی معروف کتاب سراجی کی اردو شرح از حضرت مولانا سید وقار علی صاحب (سہارنپور)

صرف فون کیجئے اور گھر بیٹھے بذریعہ ڈاک رعایتی قیمت پر حاصل کیجئے

اِدارۂ تالیفاتِ اَشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

(0092-61-4510513-4519240 Mob: 0322-6180738

Email:taleefat@mul.wol.net.pk Ishaq90@hotmail.com

درگاہِ نورِ فیض احمد

۱۴۲۹ھ

می بگرید آسمان وہم زمیں — بروفاتِ فیض احمد شاہِ دیں

سیزدہ صد ۱۳۰۰ چہل وشش ۴۶ چوں سال بود — در جمادی ثانیہ روئے نمود

مرکزِ نشر و اشاعت ذات او — درس و تصنیف و عمل حاجات او

فیض او مہرِ منیر آمد عیاں — در تواضع گرچہ خود گشتہ نہاں

آنکہ تلمیذ و فدائے خیر بود — خیر از خیرِ محمد در فزود

وانکہ شد محبوب پیشِ عالماں — در گروہِ اولیا محبوب شاں

شد خلیفہ از نفیسِ سیدے — در طریقت ساختہ رہ جیدے

در حضورِ قدس خلاقِ جہاں — آنچناں گشتہ کہ می باید چناں

ہادی و مہدی برائے مسلماں — مخلصے کو رہبرِ کل مخلصاں

بست و پنج ۲۵ و ماہ رمضاں گشتہ — چاردہ صد ۱۴۰۰ بست و نہ ۲۹ کیں رفتہ

ساعتِ سہ ۳ و زد قیقہ دہ شدہ — کیں رسیدہ از دُنی وہ وہ شدہ

الوداعی جمعۂ رمضان بود — کز فنا سوئے بقا راہے ربود

رحمتِ رمضاں را او در ربود — ایں کرامت بہر او ربش نمود

در شبِ قدرے کہ قبرِ او شدہ — ہم کرامت بیں! کہ صبا در زو شدہ

سیدی عمرش بگو صبح و پگاہ ۸۲ — ایں چہ رمزِ عمر آمد واہ واہ

فیض او جاری و ساری صبح و شام — تا قیامت باد بہرِ خاص و عام

رحمتِ مدرار اے پروردگار! — بار بار بر ایں تربتِ او مشکبار

مقطعے گو! اے ندیم ارجمند! — آنکہ شیریں تر بود از شہد و قند

چوں ولادت "فخرِ سادات" آیدت
۱۳۴۶ھ

ولادتِ بزرگ مولانا فیض احمد ۱۳۴۶ھ

مرگ "گلشن زیبِ تختے" بایدت
۱۴۲۹ھ

وفاتِ موافق حالِ مولانا فیض احمد ۱۴۲۹ھ

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی مطبوعات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 4514122